إِزَالَةُ الغُمَّةِ

عَنْ

حُجِّيَّةِ الحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ

حجیّتِ حدیث وسنّت

شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاہر القادری

إِزَالَةُ الغُمَّةِ

عَنْ

حُجِّيَّةِ الحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ

﴿حجیّتِ حدیث وسنّت﴾

إِزَالَةُ الْغُمَّةِ

عَنْ

حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ

﴿حجیّتِ حدیث وسنّت﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تضریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

نظرِ ثانی : ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی، محمد علی قادری

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّت ؒ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعت نمبر 1 : دسمبر 2016ء [1,100 - پاکستان]

اشاعت نمبر 2 : جنوری 2017ء [1,000 - انڈیا]

قیمت :

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا

على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

فہرس

١. بَابٌ فِي مَعْنَى الْحَدِيْثِ وَإِطْلَاقِهِ فِي الْحَدِيْثِ ١٠

﴿حدیث کا معنی اور حدیثِ نبوی میں اُس کا اِطلاق﴾

٢. بَابٌ فِي مَعْنَى السُّنَّةِ وَإِطْلَاقِهَا فِي الْحَدِيْثِ ٢٠

﴿سنت کا معنی اور حدیثِ نبوی میں اُس کا اِطلاق﴾

٣. بَابٌ فِي حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهَا ٣٤

﴿حدیث وسنت کی حجیت اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا﴾

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ فِي حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهَا ﴿حجیتِ حدیث اور تمسک بالسنہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اَقوال﴾ ٥٢

مَا رُوِيَ عَنِ التَّابِعِيْنَ فِي حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهَا ﴿حجیتِ حدیث اور تمسک بالسنہ پر تابعین رحمہم اللہ کے اَقوال﴾ ٦٠

مَا رُوِيَ عَنْ أَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ فِي حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهَا ﴿حجیتِ حدیث اور تمسک بالسنہ پر اَئمہ اَربعہ کے اَقوال﴾ ٦٨

مَا رُوِيَ عَنِ الإِمَامِ أَبِي حَنِيْفَةَ ﴿امام ابوحنیفہ کے اَقوال﴾ ٦٨

مَا رُوِيَ عَنِ الإِمَامِ مَالِكٍ ﴿امام مالک کے اَقوال﴾ ٧٢

مَا رُوِيَ عَنِ الإِمَامِ الشَّافِعِيِّ ﴿امام شافعی کے اَقوال﴾ ٧٤

مَا رُوِيَ عَنِ الإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ﴿امام احمد بن حنبل کے اَقوال﴾ ٨٠

مَا رُوِيَ عَنْ أَئِمَّةِ التَّصَوُّفِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ فِي حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهَا ﴿حجیتِ حدیث اور تمسک بالسنہ پر ائمہ تصوف اور سلف صالحین کے اَقوال﴾ ٨٢

٤. بَابٌ فِي كَوْنِ نُطْقِهٖ ﷺ وَحْيًا وَأَنَّهُ كَانَ لَا يَلْفِظُ مِنْ فَمِهٖ إِلَّا الْحَقَّ ٩٦

﴿حضور ﷺ کے کلامِ مبارک کا سراسر وحی ہونا اور آپ ﷺ کے دہن مبارک سے صرف حق جاری ہونا﴾

٥. بَابٌ فِي أَنَّ السُّنَّةَ وَحْيٌ ١٠٢

﴿سنّتِ نبوی کا وحی ہونا﴾

٦. بَابٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُوْتِيَ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ وَهِيَ السُّنَّةُ ١١٠

﴿حضور ﷺ کو قرآن مجید اور اِس کی مثل سنّت عطا کیا جانا﴾

٧. بَابٌ فِي حُكْمِ الْقَضَاءِ بِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ ﷺ ١٢٢

﴿قرآن مجید اور سنتِ رسول ﷺ کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم﴾

٨. بَابٌ فِي أَنَّ السُّنَّةَ تُثْبِتُ الْأَحْكَامَ كَالْقُرْآنِ ١٣٦

﴿قرآن کی طرح سنتِ نبوی سے بھی اَحکام شرعیہ ثابت ہونا﴾

٩. بَابٌ فِي خِيَارِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّحْلِيْلِ وَالتَّحْرِيْمِ والرُّخْصَةِ فِيْهِمَا ١٦٦

﴿حضور ﷺ کا اِختیارِ حلت وحرمت اور ان میں رخصت﴾

١٠. بَابٌ فِي نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ الْكِتَابَةَ عَمَّا سِوَى الْقُرْآنِ فِي أَوَائِلِ عَهْدِهِ ١٨٢

﴿حضور ﷺ کا اَوائلِ عہدِ نبوت میں قرآن کے سوا کوئی بھی چیز لکھنے سے منع فرما دینا﴾

١١. بَابٌ فِي إِجَازَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَمْرِهِ لِأَصْحَابِهِ بِكِتَابَةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ ١٨٨

﴿حضور ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حدیث و سنّت لکھنے کی اجازت اور حکم فرمانا﴾

١٢. بَابٌ فِي رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَحِفْظِهَا وَفَهْمِهَا ٢٤٠

﴿روایتِ حدیث و سنت اور ان کا حفظ و فہم﴾

١٣. بَابٌ فِي مُذَاكَرَةِ الْحَدِيْثِ لِإِحْيَائِهِ وَتَحَفُّظِهِ ٢٥٦

﴿حدیث مبارک کے اِحیاء اور حفاظت کے لیے مذاکرہ کرنا﴾

١٤. بَابٌ فِي ذَمِّ الْكَذِبِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ٢٧٠

﴿حضور ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی شدید مذمت﴾

١٥. بَابٌ فِي وُجُوْبِ تَعْظِيْمِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ ٢٩٠

﴿حضور ﷺ کی حدیث و سنت کی تعظیم کا واجب ہونا﴾

١٦. بَابٌ فِي اقْتِدَاءِ الصَّحَابَةِ | بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَسُنَّتِهِ ٣٠٨

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضور ﷺ کے اَفعال و سنت کی پیروی کرنا﴾

۞ المصادر والمراجع ٣٣٧

بَابٌ فِي مَعْنَى الْحَدِيْثِ وَإِطْلَاقِهِ فِي الْحَدِيْثِ

١/١. عَنْ وَهْبِ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٢/٢. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيْثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

٣/٣. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا، هَلْ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كتابة العلم، ٥٤/١، الرقم/١١٣، وابن فتوح في الجمع بين الصحيحين، ٢٦٠/٣، الرقم/٢٥٧٥، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٤١٢/١، الرقم/٧٤٨ـ

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٥/٤، الرقم/١٨٢٦٦-١٨٢٦٧، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء فيمن روى حديثا وهو يرى أنه كذب، ٣٦/٥، الرقم/٢٦٦٢، وابن ماجه في السنن، باب من حدث عن رسول الله ﷺ حديثا وهو يرى أنه كذب، ١٥/١، الرقم/٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٠/٧، الرقم/٦٧٥٧ـ

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٣٢/٤، الرقم/١٧٢٣٣، ←

﴿حدیث کا معنی اور حدیثِ نبوی میں اُس کا اِطلاق﴾

۱/۱۔ حضرت وہب بن منبہ، اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی مجھ سے زیادہ احادیث روایت کرنے والا نہیں سوائے حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ کے کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲/۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

اِس حدیث کو امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳/۳۔ حضرت مقدام بن معدی کرب ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سن لو!

..... والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبيﷺ، ٥/٣٨، الرقم/٢٦٦٤، والدار قطني في السنن، ٤/٢٨٦، الرقم/٥٨، والحاكم في المستدرك، ١/١٩١، الرقم/٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٧٦، الرقم/١٣٢٢٠۔

عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِىءٌ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ. فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٤/٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٥/٥. عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ، قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِنِصْفِ النَّهَارِ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا خَرَجَ هٰذِهِ السَّاعَةَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ إِلَّا وَقَدْ سَأَلَهُ عَنْ شَيءٍ، فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: نَعَمْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثاً فَحَفِظَهُ فَأَدَّاهُ

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٣٤/٥، الرقم/٢٦٥٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٣٣/٥- ٢٣٤، الرقم/٥١٧٩.

٥: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الاقتداء بالعلماء، ٨٦/١، الرقم/٢٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٤٥٤/٢-٤٥٥، الرقم/٦٨٠، ←

عنقریب کسی شخص کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مَسند پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوا کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (ہی کافی ہے)، ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے۔ جبکہ (جان لو!) رسول اللہ ﷺ کا کسی شے کو حرام قرار دینا بھی اللہ تعالیٰ ہی کے حرام قرار دینے کے مترادف ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۴/۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے میری حدیث کو سنا، اُسے یاد کیا اور اُسے اچھی طرح ذہن نشین کر بٹھا لیا اور پھر اُسے آگے پہنچایا۔ کیونکہ بعض لوگ جن تک روایت پہنچائی گئی، روایت بیان کرنے والے سے زیادہ سمجھ بوجھ کے مالک ہوتے ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵/۵۔ حضرت ابان بن عثمان بن عفان ؓ سے روایت ہے: انہوں نے فرمایا: حضرت زید بن ثابت، مروان بن حکم کے ہاں سے دوپہر کے وقت باہر نکلے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے (اپنے دل میں) کہا: حضرت زید بن ثابت اس وقت مروان کے دربار سے نکلے ہیں، ضرور اُس نے آپ سے کچھ پوچھا ہوگا۔ میں ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا: کیا مروان نے آپ سے کچھ پوچھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اس نے مجھ سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا تھا جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ (یعنی خوش وخرم رکھے) جس نے ہماری کوئی بات سن کر اسے یاد کرلیا اور اسے

..... والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٧٣-٢٧٤، الرقم/١٧٣٦-١٧٣٧، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/ ١٦٤-١٦٥، الرقم/٤۔

إِلٰى مَنْ هُوَ أَحْفَظُ مِنْهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٦/٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

٧/٧. عَنْ دُجَيْنٍ أَبِي الْغُصْنِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَقِيْتُ أَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي عَنْ عُمَرَ. فَقَالَ: لاَ أَسْتَطِيْعُ، أَخَافُ أَنْ أَزِيْدَ أَوْ أَنْقُصَ، كُنَّا إِذَا قُلْنَا لِعُمَرَ: حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: أَخَافُ أَنْ أَزِيْدَ حَرْفًا أَوْ أَنْقُصَ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَهُوَ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٨/٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَدِّثُوْا

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ١٢٧٥/٣، الرقم/٣٢٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٥٩/٢، ٢٠٢، ٢١٤، الرقم/٦٤٨٦، ٦٨٨٨، ٧٠٠٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤٩/١٤، الرقم/٦٢٥٦.

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٦/١، الرقم/٣٢٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٢/١.

٨: أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/٦١، وابن عساكر في ←

اس شخص تک پہنچا دیا جو اس سے زیادہ بہتر طور پر اسے یاد رکھنے والا ہے، کیونکہ بعض اہل علم کسی ایسے شخص تک بات منتقل کر دیتے ہیں جو اس سے زیادہ سمجھ والے ہوتے ہیں۔

اسے امام دارمی، ابن حبان نے اِسنادِ صحیح کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶/۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے سیکھ کر دوسروں تک پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار سمجھ لے۔

اسے امام بخاری، احمد بن حنبل اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۷/۷۔ حضرت دُجَین ابو الغصن روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ (منورہ) آیا اور حضرت عمر بن الخطاب ؓ کے آزاد کردہ غلام اسلم سے ملا۔ میں نے کہا کہ مجھے حضرت عمر ؓ کے متعلق کچھ بتائیے۔ انہوں نے کہا: مجھ میں اتنی ہمت نہیں، میں ڈرتا ہوں کہ (ان کی شان میں) کہیں کوئی کمی بیشی نہ کر بیٹھوں، (کیونکہ) جب ہم حضرت عمر ؓ کو کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں تو وہ فرماتے کہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں ایک حرف کی کمی یا زیادتی نہ کر بیٹھوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ جہنمی ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۸/۸۔ حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

..... تاریخ مدینة دمشق الکبیر، ۱۲/۳۰٤۔

عَنِّي كَمَا سَمِعْتُمْ وَلاَ حَرَجَ إِلَّا مَنِ افْتَرٰى عَلَيَّ كَذِبًا مُتَعَمِّدًا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٩/٩. عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا حَبَّذَا، كُلُّ عَالِمٍ نَاطِقٍ وَمُسْتَمِعٍ وَاعٍ.

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

١٠/١٠. عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ: مُسْتَمِعٌ وَاعٍ أَوْ عَالِمٌ نَاطِقٌ.

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ.

١١/١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْآنِ.

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ.

٩: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/١٧٠، الرقم/١٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٧١، ٣٠٠، الرقم/٨١٥٧، ٨٢٤٧.

١٠: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/١٧١، الرقم/١٣.

١١: أخرجه الدار قطني في السنن، ٤/١٤٥، الرقم/١٠، والديلمي في ←

ہوئے سنا: تم مجھ سے اسی طرح آگے روایت کیا کرو جس طرح تم نے سنا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، مگر وہ شخص جس نے علم کے بغیر جان بوجھ کر مجھ پر افتراء باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تیار رکھے۔

اسے امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۹/۹۔ حضرت قتادہ، حضرت انس ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (بھلائی کی) گفتگو کرنے والا ہر عالم اور (اس کی بات کو سن کر) محفوظ کر لینے والا ہر سامع کیا ہی اچھا ہے۔

اسے امام رامہرمزی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۰۔ حضرت زبیر بن عدی، حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زندگی میں بھلائی صرف دو قسم کے لوگوں کے لیے ہے: (اچھی بات) محفوظ کر لینے والا سامع، یا (بھلائی کی) گفتگو کرنے والا عالم۔

اسے امام رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قرآن کے ناسخ ومنسوخ کی طرح ہماری بعض احادیث بھی دوسری احادیث کو منسوخ کرنے والی ہیں۔

اِس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

..... مسند الفردوس، ۱/۲۳۵، الرقم/۹۰۲، والسيوطي في مفتاح الجنة، ۱/۴۳۔

١٢/١٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَاءَنَا، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا خُلَفَاؤُكُمْ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِي، يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي، وَيُعَلِّمُونَهَا النَّاسَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٣/١٣. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَاسَ حَدِيْثِي بِرَأْيِهِ فَقَدِ اتَّهَمَنِي.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

١٤/١٤. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ بَلَغَهُ عَنِّي حَدِيْثٌ فَكَذَّبَ بِهِ، فَقَدْ كَذَّبَ ثَلَاثَةً: اللهَ، وَرَسُوْلَهُ، وَالَّذِي حَدَّثَ بِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧٧/٦، الرقم/٥٨٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٢٦/١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٦٢/١، الرقم/١٥٤.

١٣: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤٨٩/٣، الرقم/٥٥١٨، والهندي في كنز العمال، ١١٧/١، الرقم/١٠٥٠.

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣١٣/٧، الرقم/٧٥٩٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤١٠/٢٧، الرقم/٣٢٦٠.

۱۲/۱۲۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو میرے بعد آئیں گے، اور میری احادیث اور سنت کو آگے روایت کریں گے اور لوگوں کو اِن کی تعلیم دیں گے۔

اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۳۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری حدیث کو اپنی رائے پر قیاس کیا پس اُس نے مجھ پر تہمت لگائی۔

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۴۔ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچی اور اُس نے اُسے جھٹلایا تو اُس نے تین ہستیوں کو جھٹلایا: اللہ کو، اُس کے رسول کو اور اُس شخص کو جس نے وہ حدیث بیان کی۔

اِس حدیث کو امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي مَعْنَى السُّنَّةِ وَإِطْلَاقِهَا فِي الْحَدِيْثِ

١/١٥. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَؤُوْا الْقُرْآنَ، وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/١٦. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم/٦٨٤٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب، وعرض الفتن على القلوب، ١/١٢٦، الرقم/١٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٣، الرقم/٢٣٣٠٣، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في رفع الأمانة، ٤/٤٧٤، الرقم/٢١٧٩.

١٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة، ١/٤٦٥، الرقم/٦٧٣، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة، ١/١٥٩، الرقم/٥٨٤، ←

﴿سنت کا معنی اور حدیثِ نبوی میں اُس کا اِطلاق﴾

۱/۱۵۔ حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: (وحی الٰہی کی) امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ سو انہوں نے قرآن کریم پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۶۔ حضرت ابو مسعود انصاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم کی امامت وہ شخص کرے جو سب سے بہتر قرآن مجید کی قراءت کرنے والا ہو، اگر قرآن مجید کی قراءت میں سب برابر ہوں تو پھر وہ امامت کرے جسے حدیث کا سب سے زیادہ علم ہو اور اگر علم حدیث میں بھی سب برابر ہوں تو جو شخص پہلے ہجرت کرنے والا ہو اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو جو اُن میں پہلے اسلام لایا ہو اور کوئی شخص کسی مقرر شدہ امام کے ہوتے ہوئے اُس کی جگہ امامت نہ کرائے اور نہ کوئی کسی کے گھر میں اُس کی مسند پر اُس کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔

اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

..... والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء من أحق بالإمامة، ١/٤٥٩، الرقم/٢٣٥، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب من أحق بالإمامة، ٢/٧٧، الرقم/٧٨٠۔

٣/١٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ ﷺ: اِعْلَمْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: اِعْلَمْ يَا بِلَالُ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا تُرْضِي اللهَ وَرَسُوْلَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٤/١٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ، إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ، وَذَالِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ ثِقَةٌ وَأَبُوْهُ ثِقَةٌ.

١٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥/٤٥، الرقم/٢٦٧٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من أحيا سنة قد أميتت، ١/٧٦، الرقم/٢٠٩ـ ٢١٠ـ

١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥/٤٦، الرقم/٢٦٧٨، والطبراني في ←

۳/۱۷۔ حضرت عمرو بن عوف المزنی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جان لو! انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جان لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جان لو، اے بلال! انہوں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جان لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مٹا دی گئی تھی تو اُس کے لیے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کے لیے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے۔ اور جس نے کسی بدعتِ ضلالت کا آغاز کیا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو پسند نہیں تو اُس پر اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس برائی کا ارتکاب کرنے والوں پر ہوگا بغیر اس کے کہ ان کے عذاب میں کچھ کمی کی جائے۔

اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۴/۱۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تو اپنی صبح و شام اس حالت میں کرنے کی قدرت رکھے کہ تیرے دل میں کسی کے بارے میں کھوٹ نہ ہو، تو ایسا ضرور کر۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! اور یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا تو گویا اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ اور محمد بن عبد اللہ انصاری اور ان کے والد دونوں ثقہ ہیں۔

..... المعجم الأوسط، ۱۲۵/٦، الرقم/٥٩٩١، وأيضًا، ١٦٩/٩، الرقم/٩٤٣٩۔

٥/١٩. عَنْ مَالِكٍ ﷺ أَنَّـهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ.

٦/٢٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوْا أَبَدًا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْمَرْوَزِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

٧/٢١. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ﷺ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ

١٩: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب القدر، باب النهي عن القول بالقدر، ٨٩٩/٢، الرقم/١٥٩٤، والحاكم في المستدرك، ١٧٢/١، الرقم/٣١٩، وابن عبد البر في التمهيد،٣٣١/٢٤، الرقم/١٢٨، والواسطي في تاريخ واسط، ٥٠/١ـ

٢٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١٧١/١، الرقم/٣١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١١٤/١٠، الرقم/٢٠١٢٣-٢٠١٢٤، وأيضًا في الاعتقاد/٢٢٨، والمروزي في السنة، ٢٦/١، الرقم/٦٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤١/١، الرقم/٦٦، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١٢/١، وابن حزم في الإحكام، ٢٤٣/٦، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢٠٦/٢، وابن هشام في السيرة النبوية، ١٠/٦ـ

٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٢٦/٤، الرقم/١٧١٨٥، وأبو ←

۵/۱۹۔ امام مالک ﷺ بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت۔

اسے امام مالک نے روایت کیا اور حاکم نے بھی حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۶/۲۰۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں تمہارے درمیان ایسی شے چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔

اسے امام حاکم، بیہقی اور مروزی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

۷/۲۱۔ حضرت عرباض بن ساریہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فجر کی

..... داود في السنن، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ٤/٢٠٠، الرقم/٤٦٠٧، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥/٤٤، الرقم/٢٦٧٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ١/١٥، الرقم/٤٢، وابن حبان في الصحيح، ١/١٧٨، الرقم/٥، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٤، الرقم/٣٢٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٤٦، الرقم/٦١٨۔

صَلاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلافًا كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّهَا ضَلالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَالِكَ مِنْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ.

٨/٢٢. عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ﷺ قَالَ: ثَلاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي. هٰذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوْهَا وَيَسْأَلُوْا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوْهُ وَيَسْأَلُوْا عَنْهُ، وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٤، الرقم/٦٨٤٦، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير/٩٦، الرقم/١٣٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/٦١، الرقم/٣٦ـ

نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے تو ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو الوداع ہونے والے شخص کے وعظ جیسا (خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری اِختیار کرنے اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیوں کہ یہ گمراہی کا راستہ ہے لہٰذا تم میں سے جو یہ زمانہ پائے تو وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑے، تم لوگ (میری سنت کو) دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھنا (یعنی اس پر سختی سے کاربند رہنا)۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

۸/۲۲۔ حضرت ابن عون ؒ کا قول ہے کہ تین چیزیں میں اپنے لیے اور اپنے بھائیوں کے لیے پسند کرتا ہوں ایک یہ کہ وہ اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق پوچھیں، تیسرا یہ کہ بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارہ کش رہیں۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٩/٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي نُعَيْمٍ: عَنِ ابْنِ فَارِسٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ وَقَالَ: لَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.

١٠/٢٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

٢٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣١٥/٥، الرقم/٥٤١٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٠٠/٨، والديلمي عن ابن عباس ﷺ في مسند الفردوس، ١٩٨/٤، الرقم/٦٦٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤١/١، الرقم/٦٥، وقال: رواه الطبراني بإسناد لا بأس به، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٢/١، وقال: رجاله ثقات، وابن عدي عن بن عباس ﷺ في الكامل، ٣٢٧/٢، الرقم/٤٦٠، وقال: وأرجو أنه لا بأس به، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢٧٠/٢، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢٤٦/٢، الرقم/١٠٣٣، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١٣/١ـ

٢٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٠٠/٨، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ١١٨/٢، الرقم/٢٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١٩٨/٤، الرقم/٦٦٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤١/١، ـــ

۹/۲۳۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری سنت کو اس وقت مضبوطی سے تھامے رکھنے والے کے لیے جبکہ میری امت فساد میں مبتلا ہوگی شہید کے برابر ثواب ہے۔

اسے امام طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

امام ابونعیم کی ایک روایت میں ہے: حضرت ابن فارس ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی اور اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔

۱۰/۲۴۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما جب میری امت فساد میں مبتلا ہو چکی ہو گی تو اس کے لیے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔

اسے امام ابونعیم، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

..... الرقم/٦٥، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/ ٢٧٠۔

١١/٢٥. عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الدِّيْنَ (أَوْ قَالَ: إِنَّ الْإِسْلَامَ) بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ. فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَ اللهِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

١٢/٢٦. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحْمَةُ اللهِ عَلٰى خُلَفَائِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوْا: وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَذَكَرَهُ الْهِنْدِيُّ.

١٣/٢٧. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَمَسَّكَ

٢٥: أخرجه البيهقي في كتاب الزهد الكبير، ١١٧/٢، الرقم/٢٠٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ١٣٨/٢، الرقم/١٠٥٢-١٠٥٣، والسيوطي في مفتاح الجنة، ٦٧/١.

٢٦: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦١/٥١، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٤٦/١، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٠٠/١٠، الرقم/٢٩٢٠٩.

٢٧: أخرجه القزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢٤٣/٢، وابن عساكر ←

۱۱/۲۵۔ حضرت کثیر بن عبد اللہ المزنی بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء اجنبیت سے ہوئی (یعنی دین کی اتباع کرنے والے معاشرے میں اجنبی لگتے تھے یا اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ دین کے پھیلنے کی ابتداء سفر اور ہجرت سے ہوئی) اور (ایک زمانہ پھر ایسا آئے گا کہ) یہ دین (معاشرے میں) دوبارہ اجنبی لگے گا جس طرح کہ شروع میں لگتا تھا۔ اور (دین پھیلانے کی خاطر) الگ تھلگ ہونے والے (غرباء یعنی اجنبی لوگوں) کے لیے خوش خبری ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! غرباء (اجنبی) کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنتوں کو زندہ کرتے اور اللہ کے بندوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔

اسے امام بیہقی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۲۶۔ حضرت حسن بن علی ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (لوگ) جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو بھی ان کی تعلیم دیتے ہیں (وہی میرے خلفاء ہیں)۔

اسے امام ابن عساکر اور ابن عبد البر نے روایت کیا اور متقی ہندی نے بیان کیا ہے۔

۱۳/۲۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ روایت بیان فرماتی ہیں: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے

..... في تاريخ مدينة دمشق، ۳۰/۱٤٥۔

بِالسُّنَّةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الْقَزْوِيْنِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

١٤/٢٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْفَرْيَابِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُقَيِّضُ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُعَلِّمُهُمُ السُّنَنَ وَيَنْفِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْكَذِبَ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَذَكَرَهُ الْمِزِّيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

٢٨: رواه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/ ٦٢، وذكره المزي في تهذيب الكمال، ٢٤/ ٣٦٥، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٩/ ٢٥، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١/ ٢٦١ـ

فرمایا: جس نے میری سنت کو مضبوطی سے تھام لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

اسے امام قزوینی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۲۸۔ حضرت ابوسعید فریابی ﷺ **روایت کرتے ہیں** کہ امام احمد بن حنبل ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے پر لوگوں کے لیے ایک شخص کو بھیجتا ہے جو لوگوں کو سنت کی تعلیم دیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب جھوٹ کی نفی کرتا ہے۔

اِسے خطیب بغدادی نے روایت کیا جب کہ مزی اور عسقلانی نے بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِي حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهَا

١/٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٣٢-٣٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ .....فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا، فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا، فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ.

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأحكام، باب قول الله تعالى: أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُولَ وَأُوْلِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ [النساء، ٤/٥٩]، ٦/٢٦١١، الرقم/٦٧١٨، وأيضًا في كتاب الجهاد، باب يقاتل من وراء الإمام ويتقى به، ٣/١٠٨٠، الرقم/٢٧٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء معصية وتحريمها في المعصية، ٣/١٤٦٦، الرقم/١٨٣٥، والنسائي في السنن، كتاب البيعة، باب الترغيب في طاعة الإمام، ٧/١٥٤، الرقم/٤١٩٣، ٥٥١٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اتباع سنة رسول الله ﷺ، ١/٤، الرقم/٣، وأيضًا في كتاب الجهاد، باب طاعة الإمام، ٢/٩٥٤، الرقم/٢٨٥٩.

٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بِسُنَنِ رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم/٦٨٥٢.

﴿حدیث وسنت کی حجیت اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا﴾

۱/۲۹۔ **حضرت ابو ہریرہ** ؓ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۳۲-۳۰۔ **حضرت جابر بن عبد اللہ** ؓ **سے مروی ہے** کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ محوِ خواب تھے..... تو ان میں سے ایک نے کہا: آپ ﷺ تو سو رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا: (آپ ﷺ کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: حقیقی گھر جنت ہی ہے اور حضرت محمد ﷺ (حق کی طرف) بلانے والے ہیں۔ جس نے حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ ہی کی نافرمانی کی، حضرت محمد ﷺ (اچھے اور برے) لوگوں میں وجہِ امتیاز ہیں۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(٣١) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

(٣٢) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَنْ يَسْتَكْمِلَ مُؤْمِنٌ إِيْمَانَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُكُمْ بِهٖ.

وَقَالَ الْخَطِيْبُ التَّبْرِيْزِيُّ: وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي أَرْبَعِيْنِهٖ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.(١)

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَغَيْرُهٗ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ. وَقَدْ صَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي آخِرِ الْأَرْبَعِيْنَ.(٢)

٣/٣٣. عَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ

٣١-٣٢: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ١/١٢، الرقم/١٥، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/١٨٨، الرقم/٢٠٩، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/١٦٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥٣، الرقم/٧٧٩١.

(١) الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٥٩، الرقم/١٦٧.

(٢) العسقلاني في فتح الباري، ١٣/٢٨٩.

٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٦، الرقم/٦٨٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب شفقته ﷺ على أمته ←

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۳۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ **بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشِ نفس میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔

اسے امام ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

(۳۲) امام بیہقی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن اپنے ایمان کو درجۂ کمال تک نہیں پہنچا سکتا یہاں تک کہ اس کی خواہشِ نفس اُس شریعت کے تابع نہ ہو جائے جو میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں۔

خطیب تبریزی نے فرمایا: امام نووی نے اپنی 'اَربعین' میں کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے ہم نے 'کتاب الحجۃ' میں سندِ صحیح سے بیان کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: اسے حسن بن سفیان اور ان کے علاوہ دیگر محدّثین نے بھی روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اور امام نووی نے بھی اپنی اَربعین کے آخر میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۳/۳۳۔ حضرت ابو موسیٰ (اشعری) ؓ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اور اس (دین حق) کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے مثال اس شخص کی سی

..... ومبالغة في تحذيرهم مما يضرهم، ١٧٨٨/٤، الرقم/٢٢٨٣، وابن حبان في الصحيح، ١٧٦/١، الرقم/٣، وأبو يعلى في المسند، ٢٩٤/١٣، الرقم/٧٣١٠۔

بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَىٰ قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ، إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ. وَإِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَدْلَجُوْا، فَانْطَلَقُوْا عَلَىٰ مَهَلِهِمْ، فَنَجَوْا. وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ. فَذَالِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ. وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَىٰ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ يَأْبَىٰ؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَىٰ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

٥/٣٧-٣٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَمَا

٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٢٦٥٥/٦، الرقم/٦٨٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦١/٢، الرقم/٨٧١٣، وابن حبان في الصحيح، ١٩٦/١، الرقم/١٧، والحاكم في المستدرك، ١٢٢/١، الرقم/١٨٢، وأيضًا، ٢٧٥/٤، الرقم/٨٦٢٦ـ

٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب الترغيب في النكاح، ١٩٤٩/٥، الرقم/٤٧٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب ←

ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آ کر کہا: اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے۔ میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنی حفاظت کا سامان کر لو۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی، راتوں رات نکل کر اپنی پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی (بے فکری سے پڑے) رہے۔ منہ اندھیرے ایک لشکر نے ان پر حملہ کر دیا اُنہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ سو یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو (دین حق) میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی۔ اور (دوسری) اس شخص کی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون ہے جو انکار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا انکار کیا۔

اسے امام بخاری، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳۵-۵/۳۷۔ حضرت انس بن مالک ؓ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم

..... النكاح، باب استحباب النكاح، ۲/۱۰۲۰، الرقم/۱٤۰۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲٤۱، الرقم/۱۳۵۵۸، والنسائي في السنن، كتاب النكاح، باب النهي عن التبتل، ٦/٦۰، الرقم/۳۲۱۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۲۸٦۔

وَاللهِ، إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلهِ، وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّي أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(٣٦) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

(٣٧) وَفِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ (الْبَصَرِيِّ) ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَمَلٌ قَلِيْلٌ فِي سُنَّةٍ، خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ كَثِيْرٍ فِي بِدْعَةٍ، وَمَنِ اسْتَنَّ بِي فَهُوَ مِنِّي، وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.

رَوَاهُ ابْنُ رَاشِدٍ وَالْعَدَنِيُّ وَالْمَرْوَزِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٥٨/٢، الرقم/٦٤٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٩٩/١، الرقم/١٩٧، وأيضًا، ٢٥٨/٣، الرقم/٢٠٢٤ـ

٣٧: أخرجه معمر بن راشد في الجامع، باب الرخص في الأعمال والقصد، ٢٩١/٢، الرقم/٢٠٥٦٨، والعدني في الإيمان، ١١٦/١، الرقم/٥٠، والمرزوي في السنة، ٣٠/١، الرقم/٨٨، والبيهقي في ←

ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ کی خشیت اور اس کا تقویٰ رکھنے والا ہوں، لیکن اس کے باوجود میں (ایک دن) نفلی روزہ رکھتا ہوں اور (ایک دن) چھوڑ دیتا ہوں، (رات کو) نفلی نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں نیز عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ جو میری سنت سے منہ پھیرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۳٦) ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو میری سنت سے (عمداً) منہ پھیرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے اور ابن خزیمہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۳۷) ایک روایت میں حضرت حسن (بصری) ؒ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنت کے مطابق کیا ہوا تھوڑا سا عمل بدعت میں کیے ہوئے بہت سارے عمل سے بہتر ہے۔ جس نے میری سنت کو اختیار کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری سنت سے اِعراض برتا (اور اس پر عمل نہ کیا) وہ مجھ سے نہیں (یعنی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں)۔

اسے امام ابن راشد، عدنی، مروزی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

..... شعب الإيمان، ٧/٧٢، الرقم/٩٥٢٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٣٩، الرقم/ ١٢٧٠، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٢/١٩٤۔

٦/٣٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ. حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ. وَيَقُوْلُ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. وَيَقُوْلُ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ. وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ. وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا. وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ. مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

٣٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ٢/٥٩٢، الرقم/٨٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٠، الرقم/١٤٣٧٣، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، باب كيف الخطبة، ٣/١٨٨، الرقم/١٥٧٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥٥٠، الرقم/١٧٨٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اجتناب البدع والجدل، ١/١٧، الرقم/٤٥، وابن حبان في الصحيح، ١/١٨٦، الرقم/١٠، والدارمي في السنن، ١/٨٠، الرقم/٢٠٦، وابن راشد في الجامع، ١١/١٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٦٠، الرقم/٩٤١٨، وأيضًا في المعجم الكبير، ٣/١٠٠، الرقم/٨٥٣١، وأبو يعلى في المسند، ٤/٨٥، ٩٠، الرقم/٢١١١، ٢١١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٠٦، الرقم/٥٥٤٤ـ

٦/٣٨۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ ﷺ کی چشمان مقدس سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہوتی اور جلال زیادہ ہو جاتا اور یوں لگتا جیسے آپ کسی ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہوں جو صبح و شام میں حملہ کرنے والا ہو۔ اور فرماتے: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے اور حمد و ثناء کے بعد فرماتے: یاد رکھو! بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت، محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی سیرت ہے؛ اور بدترین کام عبادت کے نئے طریقے (وضع کرنا) ہے اور عبادت کا ہر نیا طریقہ گمراہی ہے۔ پھر فرماتے: ہر مومن کی جان پر تصرف کا سب سے زیادہ حق دار میں ہوں۔ جس شخص نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا اہل وعیال کو چھوڑا وہ میرے ذمہ ہیں۔

اِسے امام مسلم، اَحمد بن حنبل، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٧. عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ. وَقَالَ: هٰذَا مَحْفُوْظٌ، مَعْرُوْفٌ، مَشْهُوْدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ مُتَّصِلًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ.

٤٠/٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوْا أَبَدًا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْمَرْوَزِيُّ.

٤١/٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَلَّفْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ

٣٩: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب القدر، باب النهي عن القول بالقدر، ٨٩٩/٢، الرقم/١٥٩٤، وابن عبد البر في التمهيد، ٣٣١/٢٤، الرقم/١٢٨ـ

٤٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١٧١/١، الرقم/٣١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١١٤/١٠، الرقم/ ٢٠١٢٣، وأيضًا في الاعتقاد، ٢٢٨/١، والمروزي في السنة، ٢٦/١، الرقم/٦٨، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢٠٦/٢، وابن هشام في السيرة النبوية، ١٠/٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤١/١، الرقم/٦٦، والسيوطي في مفتاح الجنة، ٥٦/١، وابن حزم في الأحكام، ٢٤٣/٦ـ

٤١: أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب الأحباس، ٢٤٥/٤، ←

۳۹/۷۔ امام مالک تک یہ حدیث پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو (اہم) چیزیں چھوڑ رہا ہوں، اگر تم انہیں تھامے رکھو گے (یعنی اِن پر عمل پیرا رہو گے) تو کبھی گمراہ نہ ہوگے: وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

اِسے امام مالک اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے، آپ فرماتے ہیں یہ (حدیث مبارکہ) حضور نبی اکرم ﷺ سے محفوظ معروف اور مشہور طریقے پر مروی ہے۔ آپ نے اسی حدیث کو حضرت ابو ہریرہ ؓ سے متصل سند کے ساتھ روایت کیا۔

۴۰/۸۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ رہا ہوں، جب تک تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے (یعنی ان پر عمل پیرا رہو گے تو) ہرگز گمراہ نہیں ہوگے: وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

اِسے امام حاکم، بیہقی اور مروزی نے روایت کیا ہے۔

۴۱/۹۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں جن کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، (وہ) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور

..... الرقم/١٤٩، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/١١١، الرقم/٨٨، وأيضًا في الفقيه والمتفقه، ١/٢٧٤۔

تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا، كِتَابَ اللهِ وَسُنَّتِي، وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

٤٢/١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنِّي قَدْ خَلَّفْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا أَمَا أَخَذْتُمْ بِهِمَا أَوْ عَمِلْتُمْ بِهِمَا، كِتَابَ اللهِ وَسُنَّتِي، وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاللَّالْكَائِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

٤٣/١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، وَنَحْنُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ، وَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّتِي فَاسْتَنْطِقُوا الْقُرْآنَ بِسُنَّتِي، وَلَا تَعْسِفُوْهُ، فَإِنَّهُ لَنْ تَعْمَى أَبْصَارُكُمْ، وَلَنْ تَزِلَّ أَقْدَامُكُمْ، وَلَنْ تُقَصِّرَ أَيْدِيْكُمْ مَا أَخَذْتُمْ بِهِمَا.

٤٢: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١١٤، الرقم/٢٠١٢٤، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/٨٠، الرقم/٩٠، والخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ١/٢٧٤، والهندي في كنز العمال، ١/١٠٧، الرقم/٩٤٩.

٤٣: أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ١/٢٧٥، وذكره ابن ←

میری سنت ہیں۔ اور یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر حاضر ہوں گے۔

اسے امام دارقطنی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں جن کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے جب تک کہ تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے یا ان دونوں پر عمل پیرا رہو گے، (وہ) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت ہیں۔ اور یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔

اسے امام بیہقی، لالکائی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۴۳۔ حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وصال میں (اپنے حجرۂ مبارک سے نکل کر) ہماری طرف تشریف لائے جب کہ ہم صبح کی نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے (مصلیٰ امامت چھوڑ کر) پیچھے ہونا چاہا تو آپ ﷺ نے اِشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی رہو اور آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی، پھر جب آپ ﷺ (نماز کی ادائیگی سے) فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان کتاب اللہ اور اپنی سنت (کی شکل میں) دو قیمتی چیزیں چھوڑی ہیں۔ لہٰذا تم قرآن کو میری سنت کے ذریعے سمجھو، اور فہم قرآن میں تکلف سے کام نہ لو (یعنی اپنی مرضی کا مطلب نہ نکالو)۔ بے شک (جب تک تم اِن دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے) تمہاری نگاہیں (حق کو پہچاننے سے) قاصر نہیں رہیں گی، تمہارے قدم (راہِ حق سے) ہرگز نہیں پھسلیں گے اور تمہارے ہاتھ (کارِ خیر کی انجام دہی میں) ہرگز کوتاہی نہیں کریں گے۔

..... حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة، ٢/٣٦٧-٣٦٨۔

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

١٢/٤٤. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ﷺ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَالِكَ مِنْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ.

١٣/٤٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْعِلْمُ

٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٦، الرقم/١٧١٨٢، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ٤/٢٠٠، الرقم/٤٦٠٧، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥/٤٤، الرقم/٢٦٧٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ١/١٥، الرقم/٤٢، وابن حبان في الصحيح، ١/١٧٨، الرقم/٥، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٤، الرقم/٣٢٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٤٦، الرقم/٦١٨ـ

٤٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الفرائض، باب ما جاء في تعليم ←

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۴۴۔ حضرت عرباض بن ساریہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے تو ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو الوداع ہونے والے شخص کے وعظ جیسا (خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیوں کہ یہ گمراہی کا راستہ ہے لہٰذا تم میں سے جو یہ زمانہ پائے تو وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑے، تم لوگ (میری سنت کو) دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھنا (یعنی اس پر سختی سے کاربند رہنا)۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

۱۳/۴۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

..... الفرائض، ۳/۱۱۹، الرقم/۲۸۸۵، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اجتناب الرأي والقياس، ۱/۲۱، الرقم/٥٤، والدار قطني في السنن، كتاب الفرائض والسير وغير ذلك، ٤/٦٧، الرقم/٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٦٩، الرقم/٧٩٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢٠٨، الرقم/١١٩٥٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٧٠، الرقم/٤١٩٧۔

ثَلَاثَةٌ، وَمَا سِوىٰ ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ: آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارَ قُطْنِيُّ.

١٤/٤٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ..... وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلىٰ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلىٰ ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً. قَالُوْا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مُفَسَّرٌ.

١٥/٤٧. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَمَسَّكَ بِالسُّنَّةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الْقَزْوِيْنِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٤٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، ٥/٢٦، الرقم/٢٦٤١، والحاكم في المستدرك، ١/٢١٨، الرقم/٤٤٤، والطبراني في المعجم الكبير بلفظٍ: (كلهم على الضلالة إلا السواد الأعظم)، ٨/١٥٢، الرقم/٧٦٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٥٦ـ

٤٧: أخرجه القزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٤٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٠/١٤٥ـ

فرمایا: علم تین ہیں اور ان کے علاوہ باقی زائد ہیں: آیات محکمات کا علم، حدیث کا علم اور (قرآن وحدیث کے اصولوں کے مطابق) میراث کے حصوں کا مبنی بر انصاف علم۔

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۴۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:..... بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ نجات پانے والا گروہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر ہوگا (یعنی اہل السنّت والجماعت)۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے۔

۱۵/۴۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ **روایت کرتی ہیں** کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سنت کو مضبوطی سے تھام لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اسے امام قزوینی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ فِي حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهَا

١٦/٤٨. عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ﷺ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا قَالَ: فَقَالَ لَهَا: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ شَيْءٌ وَمَا لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ، فَارْجِعِي حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا، فَقَالَ: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ شَيْءٌ، وَلٰكِنْ هُوَ ذَاكَ السُّدُسُ، فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا.

٤٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الفرائض، باب في الجدة، ١٢١/٣، الرقم/٢٨٩٤، والترمذي في السنن، كتاب الفرائض، باب ما جاء في ميراث الجدة، ٤٢٠/٤، الرقم/٢١٠١، وابن ماجه في السنن، كتاب الفرائض، باب ميراث الجدة، ٩٠٩/٢، الرقم/٢٧٢٤، ومالك في الموطأ، كتاب الفرائض، باب ميراث الجدة، ٥١٣/٢، الرقم/١٠٧٦ـ

حجیتِ حدیث اور تمسک بالسنہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اَقوال

۱۶/۴۸۔ حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (کسی شخص کی) دادی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے میراث میں اپنے حصہ کے متعلق سوال کیا (کہ وراثت میں دادی کتنے حصے کی حق دار ہے؟)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تمہارے لیے کچھ حصہ (مقرر) نہیں۔ (بظاہر) سنت رسول کے مطابق بھی تمہارا کچھ حصہ نہیں بنتا، تم اس وقت تو واپس چلی جاؤ، میں (اس سلسلے میں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کر کے حتمی فیصلہ کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس مسئلہ پر مشاورت کی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ (۱/۶) دلایا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے ساتھ اپنی بات کی تائید میں کوئی اور بھی ہے؟ اس پر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور وہی بات بیان کی جو حضرت مغیرہ بیان کر چکے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادی کے لیے میراث (میں چھٹے حصہ) کا حکم جاری فرمایا۔ بعد ازاں ایک اور دادی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنے حصہ میراث کا مطالبہ لیے حاضر ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے قرآن میں کچھ حصہ مقرر نہیں، البتہ یہی چھٹا حصہ (۱/۶) ہے (جو سنتِ مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہے)، اگر دونوں (میاں بیوی) وارث ہوں تو یہ (چھٹا حصہ) دونوں کے لیے مشترکہ ہوگا اور اگر دادی اکیلی ہوگی (اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا) تو یہ (تمام حصہ) اُسی کا ہوگا۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجه وَمَالِكٌ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ وَهٰذَا أَحْسَنُ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

١٧/٤٩. عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ ﷺ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ الْخَصْمُ نَظَرَ فِي كِتَابِ اللهِ فَإِنْ وَجَدَ فِيْهِ مَا يَقْضِي بَيْنَهُمْ قَضَى بِهٖ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْكِتَابِ وَعَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي ذَالِكَ الْأَمْرِ سُنَّةً قَضَى بِهٖ، فَإِنْ أَعْيَاهُ خَرَجَ فَسَأَلَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ: أَتَانِي كَذَا وَكَذَا، فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي ذَالِكَ بِقَضَاءٍ فَرُبَّمَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّفَرُ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْهِ قَضَاءً، فَيَقُوْلُ أَبُو بَكْرٍ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِيْنَا مَنْ يَحْفَظُ عَلٰى نَبِيِّنَا. فَإِنْ أَعْيَاهُ أَنْ يَجِدَ فِيْهِ سُنَّةً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ جَمَعَ رُءُوْسَ النَّاسِ وَخِيَارَهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ فَإِنْ أَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلٰى أَمْرٍ قَضَى بِهٖ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٤٩: أخرجه الدارمي في السنن، باب الفتيا وما فيه من الشدة، ٦٩/١، الرقم/١٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١١٤/١٠، الرقم/٢٠١٢٨، وأبو بكر الإسماعيلي في معجم شيوخه، ٤١٧/١-٤١٨، الرقم/٧٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٢٧/٣٠-٣٢٨، ومحب الطبري في الرياض النضرة، ١٤٢/٢، وذكره السيوطي في مفتاح الجنة/٦٠، والهندي في كنز العمال، ٢٤٠/٥، الرقم/١٤٠٦٣.

اِس حدیث کو امام ابو داؤد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، امام ابن ماجہ اور مالک نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ ابنِ عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے، اس باب میں حضرت بریدہ ﷺ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۴۹/۱۷۔ حضرت میمون بن مہران ﷺ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر ﷺ کی خدمت میں جب کوئی شخص مسئلہ لے کر آتا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے رہنمائی لیتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے کوئی ایسا حکم پا لیتے جو ان کے درمیان فیصلہ کن ہوتا تو اُس کے مطابق فیصلہ کر دیتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں وہ بات نہ پاتے اور اس معاملے میں اللہ کے رسول کی سنت معلوم ہوجاتی تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کر دیتے۔ اگر یہ بھی نہ ہوتا تو پھر وہ مسلمانوں سے اس بارے میں دریافت کرتے اور فرماتے: میرے پاس فلاں فلاں شخص (اس مسئلہ کے لیے) آیا ہے کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ دیا ہو؟ بعض اوقات جو لوگ جمع ہوتے وہ سب اس بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی فیصلہ بیان کر دیتے، اس پر حضرت ابوبکر ﷺ فرماتے: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے ہمارے درمیان ایسے حضرات رکھے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کی سنت کا علم رکھتے ہیں۔ لیکن اگر اُس معاملے میں سنتِ رسول سے کوئی نظیر نہ ملتی تو حضرت ابوبکر ﷺ سمجھدار اور (صاحب الرائے) سرداروں اور بزرگ لوگوں کو اکٹھا کر کے ان سے مشورہ کرتے اور جس معاملے میں ان کی رائے متفق ہوتی اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے۔

اِس حدیث کو امام دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٨/٥٠. عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ﷺ أَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ؟ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ، رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا. فَقَالَ: وَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا. ثُمَّ قَالَ: رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسُنَّةُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٩/٥١. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ أَخِي، إِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَدِيْثًا فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

٢٠/٥٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ

٥٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يلزم من أحرم بالحج ثم قدم مكة من الطواف والسعي، ٢/٩٠٥، الرقم/١٢٣٣ـ

٥١: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ١/١٠، الرقم/٢٢، وعبد الرزاق في المصنف، ١/١٧٤، الرقم/٦٧٢ـ

٥٢: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب من هاب الفتيا وكره التنطع والتبدع، ١/٦٦، الرقم/١٤٣، وعبد الرزاق في المصنف، ←

١٨/٥٠۔ حضرت وبرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے پوچھا: میں نے حج کا احرام باندھا ہوا ہے، کیا میں طواف کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے دریافت کیا: تمہیں اس میں کیا چیز مانع ہے؟ اُس نے کہا: میں نے ابن فلاں کو دیکھا ہے وہ اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔ آپ ہمیں ان سے زیادہ عزیز ہیں، ہم نے دیکھا ہے کہ دنیا نے ان کو آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ نے فرمایا: ہم میں اور تم میں کون ایسا ہے جسے دنیا نے آزمائش میں مبتلا نہ کیا ہو! پھر فرمایا: ہم نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ میں سعی کی؛ لہٰذا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت پیروی کے زیادہ لائق ہے، بہ نسبت اُس ابن فلاں کی پیروی کے، بشرطیکہ تم (اپنے اسلام کے دعویٰ میں) سچے ہو۔

اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٩/٥١۔ حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کیا کروں تو اس کے مقابلے میں (دوسری) مثالیں بیان نہ کیا کرو۔

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٥٢۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: علم کے قبض ہو

..... ٢٥٢/١١، الرقم/٢٠٤٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧٠/٩، الرقم/٨٨٤٥، والمروزي في السنة، ٣٠/١، الرقم/٨٥، والخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ١٦٧/١، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٢٧١/١-٢٧٢، الرقم/٣٨٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٢٦/١، ومحمد بن عبد الوهاب في أصول الإيمان/١٥٩، الرقم/١٢٤۔

وَقَبْضُهُ أَنْ يُذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتٰى يُفْتَقَرُ إِلَيْهِ أَوْ يُفْتَقَرُ إِلٰى مَا عِنْدَهُ، وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ أَقْوَامًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ يَدْعُوْنَكُمْ إِلٰى كِتَابِ اللهِ وَقَدْ نَبَذُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيْقِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٢١/٥٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجاً﴾ [المائدة، ٥/٤٨]، قَالَ: سَبِيْلٌ وَسُنَّةٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ، وَاللَّالَكَائِيُّ. وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ: وَصَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ. وَقَالَ أَيضًا فِي تَغْلِيْقِ التَّغْلِيْقِ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، ثُمَّ قَالَ: وَتَفَاسِيْرُ الصَّحَابَةِ عِنْدَ جَمْهُوْرِ الْأَئِمَّةِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ، عَلٰى مَا نَقَلَهُ الْحَاكِمُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ، مَحْمُوْلَةٌ عَلَى الرَّفْعِ.

٥٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب قول النبيﷺ: بني الإسلام على خمس، ١/١١، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، ١/٦٩، الرقم/٦٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٢٧٠، وأيضًا في تغليق التعليق، ٢/٢٥ـ

جانے سے پہلے علم (کے حصول) کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ اس کا قبض ہو جانا یہ ہے کہ صاحبان علم (دنیا سے) رخصت ہو جائیں گے۔ لہٰذا اپنے لیے حصولِ علم کو لازم کر لو، کیوں کہ تم میں سے کوئی شخص بھی یہ نہیں جانتا کہ کب اُس کی یا اُس کے پاس موجود علم کی کسی کو ضرورت پیش آ جائے۔ تم عنقریب ایسے لوگوں کو دیکھو گے جو یہ دعوی کریں گے کہ وہ تمہیں اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دے رہے ہیں، حالانکہ وہ اس کتاب کو اپنی پشت پیچھے پھینک چکے ہوں گے (یعنی قرآن مجید سے اپنی خواہشات کے مطابق استنباط و استدلال کرتے ہوئے اس کی حقیقی تعلیمات کو فراموش کر رہے ہوں گے)۔ لہٰذا تم علم ضرور حاصل کرو (تاکہ ان لوگوں کے فریب سے بچ سکو) اور بدعت اختیار کرنے سے بچو، مبالغہ آمیزی اور بال کی کھال اُتارنے (خواہ مخواہ کسی بات کے پیچھے پڑ جانے) سے پرہیز کرو۔ تم پر سلف صالحین کا طریقہ اختیار کرنا لازم ہے۔

اِسے امام دارمی، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۵۳۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے الگ شریعت اور کشادہ راہِ عمل بنائی ہے﴾ - کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد صحیح راستہ اور سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

اِسے امام بخاری نے ترجمۃ الباب -'اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' - میں، اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے 'فتح الباری' میں فرمایا: یہ روایت امام عبد الرزاق تک سندِ صحیح سے پہنچی ہے۔ اُنہوں نے 'تغلیق التعلیق' میں فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ پھر فرمایا: جمہور ائمہ متقدمین کے نزدیک صحابہ کرام ﷺ کی تفاسیر حدیثِ مرفوع کا درجہ رکھتی ہیں؛ جیسا کہ امام ابو عبد اللہ حاکم نے نقل کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ التَّابِعِيْنَ فِي حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهَا

٢٢/٥٤. عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [البقرة، ١٢٩/٢]، **قَالَ: الْكِتَابُ: الْقُرْآنُ؛ وَالْحِكْمَةُ: اَلسُّنَّةُ.**

رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٢٣/٥٥. عَنِ الْحَسَنِ ﷺ **﴿ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا﴾** [الجاثية، ١٨/٤٥] **قَالَ: عَلَى السُّنَّةِ.**

رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ.

٢٤/٥٦. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰىo﴾ [طٰهٰ، ٨٢/٢٠]، **قَالَ: ثُمَّ اسْتَقَامَ، قَالَ: لُزُوْمُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.**

رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ.

٥٤: أخرجه اللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٧١/١، الرقم/٧٠، والخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ٢٦٠/١، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٨٥/١ـ

٥٥: أخرجه اللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، ٦٩/١، الرقم/٦٦ـ

٥٦: أخرجه اللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، ٧١/١، الرقم/٧٢، وذكره البغوي في معالم التنزيل، ٢٥/٤ـ

حجیتِ حدیث اور تمسک بالسنہ پر تابعین رحمہم اللہ کے اَقوال

۲۲/۵۴۔ حضرت حسن (بصری) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے)﴾ - کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کتاب سے مراد قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت ہے۔

اِسے امام لالکائی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۵۵۔ حضرت حسن (بصری) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: قرآن مجید کی اِس آیت- ﴿پھر ہم نے آپ کو دین کے کھلے راستے پر مامور فرما دیا، سو آپ اسی راہ پر چلتے جائیے﴾ - میں دین کے کھلے راستے سے مراد سنت ہے۔

اِسے امام لالکائی نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۵۶۔ حضرت سعید بن جبیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿اور بے شک میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں اس شخص کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا پھر ہدایت پر (قائم) رہا﴾ - کے بارے میں فرماتے ہیں: پھر وہ استقامت اختیار کرے اور فرمایا: اِس (ہدایت) سے مراد سنت اور جماعت کا لزوم ہے (یعنی سنتِ مصطفیٰ ﷺ پر عمل پیرا ہونا اور اکثریتی جماعت سے وابستہ رہنا لازم ہے)۔

اِسے امام لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٥٧. عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مَهْرَانَ: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ [النساء، ٤/٥٩]، **مَا دَامَ حَيًّا، فَإِذَا قُبِضَ فَإِلٰى سُنَّتِهٖ.**

رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ.

٢٦/٥٨. عَنْ قَتَادَةَ ﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [البقرة، ٢/١٢٩] **قَالَ: اَلسُّنَّةُ.**

رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ.

٢٧/٥٩. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مَنْ مَضٰى مِنْ عُلَمَائِنَا يَقُوْلُوْنَ: اَلْاِعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ نَجَاةٌ، وَالْعِلْمُ يُقْبَضُ قَبْضًا سَرِيْعًا، فَنَعْشُ الْعِلْمِ ثَبَاتُ الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَفِي ذَهَابِ الْعِلْمِ ذَهَابُ ذَالِكَ كُلِّهٖ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٥٧: أخرجه اللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، ١/٧٣، الرقم/٧٦، وذكره الطبري في جامع البيان في تفيسر القرآن، ٥/١٥١.

٥٨: أخرجه اللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، ١/٧١، الرقم/٧١، وذكره الطبري في جامع البيان في تفيسر القرآن، ١/٥٥٧.

٥٩: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب اتباع السنة، ١/٥٨، الرقم/٩٦، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/٩٥، الرقم/١٣٧، ←

٢٥/٥٧۔ حضرت میمون بن مہران آیت مبارکہ - ﴿پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو﴾ - کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ حکم حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ تک تو واضح ہے، اور آپ ﷺ کے وصال مبارکہ کے بعد اِس سے مراد یہ ہے کہ اِس (پیش آمدہ مسئلہ) کا حل سنتِ رسول ﷺ سے تلاش کرو۔

اِسے امام لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٥٨۔ حضرت قتادہ (بن دعامہ) رضی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے)﴾ - کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حکمت سے مراد سنت ہے۔

اِسے امام لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٥٩۔ امام زہری بیان کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگ علماء کہا کرتے تھے: سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا ہی نجات کی ضمانت ہے۔ علم بڑی تیزی سے اُٹھا لیا جائے گا، جبکہ علم کی ترقی اور فروغ میں ہی دین و دنیا کا استحکام ہے اور علم کے زوال میں ان تمام (دین و دنیا) کا زوال ہے۔

اِسے امام دارمی، لالکائی، ابن عبد البر اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

..... وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١٥٢/١، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٤٥٤/١، الرقم/٨٦٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣٦٩/٣۔

٦٠-٢٨/٦١. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّهُ عَلَى الطَّرِيْقِ مَا كَانَ عَلَى الْأَثَرِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

(٦١) وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ قَالَ: مَا دَامَ عَلَى الْأَثَرِ فَهُوَ عَلَى الطَّرِيقِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٩/٦٢. عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتَ الرَّجُلَ بِسُنَّةٍ فَقَالَ: دَعْنَا مِنْ هٰذَا وَأَجِبْنَا عَنِ الْقُرْآنِ، فَاعْلَمْ أَنَّهُ ضَالٌّ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٣٠/٦٣. عَنْ عَطَاءٍ ﴿أَطِيْعُوا اللهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النساء، ٥٩/٤). **قَالَ: أُوْلُو الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَطَاعَةُ الرَّسُوْلِ ﷺ، اتِّبَاعُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.**

٦٠-٦١: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب من هاب الفتيا وكره التنطع والتبدع، ٦٦/١، الرقم/١٤٠-١٤١، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١٩٨/١، الرقم/٢٣٠، وذكره السيوطي في مفتاح الجنة، ٤٨/١ـ

٦٢: أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/٦٥، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٦، والهروي في ذم الكلام وأهله، ٥٥/٢-٥٦، الرقم/٢٠٨، والمقدسي في الآداب الشرعية، ٢٩٢/٢، وذكره السيوطي في مفتاح الجنة/٣٥ـ

٦٣: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الاقتداء بالعلماء، ٨٣/١، ←

٦٠-٦١/٢٨۔ امام ابن سیرین بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے کے لوگ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ جو سنت کی پیروی کرے گا وہ ہی صحیح راستے پر گامزن ہوگا۔

اسے امام دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(٦١) امام ابن سیرین ہی نے فرمایا: آدمی جب تک سنت کی پیروی کرتا رہے وہ سیدھے راستے پر گامزن رہتا ہے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٦٢/٢٩۔ حضرت ایوب سختیانی نے بیان فرمایا: جب تم کسی شخص سے (کسی معاملہ پر) سنت (دلائل) کے ساتھ بات کرو اور وہ کہے: اس (سنت) کو چھوڑو اور ہمیں (صرف) قرآن سے جواب دو، تو تم جان لو کہ وہ شخص گمراہ ہے۔

اسے امام حاکم اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٦٣/٣٠۔ حضرت عطاء (بن ابی رباح القرشی) بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی۔'' حضرت عطاء نے فرمایا: اس سے مراد علم اور فقہ کے ماہرین ہیں اور رسول ﷺ کی اطاعت سے مراد کتاب اللہ اور سنت کی پیروی کرنا ہے۔

..... الرقم/٢١٩۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٣١/٦٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ أَوَّلَ ذَهَابِ الدِّيْنِ تَرْكُ السُّنَّةِ، يَذْهَبُ الدِّيْنُ سُنَّةً سُنَّةً كَمَا يَذْهَبُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ.

٣٢/٦٥. قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ (١٥٧هـ): اَلْكِتَابُ أَحْوَجُ إِلَى السُّنَّةِ مِنَ السُّنَّةِ إِلَى الْكِتَابِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٣٣/٦٦. قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التُّسْتَرِيُّ – فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿صِرٰطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ قَالَ: بِمُتَابَعَةِ السُّنَّةِ، فَأَمَرَهُمْ تَعَالٰى بِذٰلِكَ، وَوَعَدَهُمُ الاِهْتِدَاءَ بِاتِّبَاعِهِ، لِأَنَّ اللهَ تَعَالٰى أَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُزَكِّيَهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ، وَيَهْدِيَهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ، وَوَعَدَهُمْ مَحَبَّتُهُ تَعَالٰى فِي الآيَةِ الْأُخْرٰى وَمَغْفِرَتَهُ إِذَا اتَّبَعُوهُ، وَآثَرُوهُ عَلٰى أَهْوَائِهِمْ، وَمَا تَجْنَحُ إِلَيْهِ نُفُوسُهُمْ، وَأَنَّ صِحَّةَ إِيْمَانِهِمْ بِانْقِيَادِهِمْ لَهُ، وَرِضَاهُمْ بِحُكْمِهِ، وَتَرْكِ الاِعْتِرَاضِ عَلَيْهِ.

٦٤: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب اتباع السنة، ١/٥٨، الرقم/٩٧، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/٩٢-٩٣، الرقم/١٢٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٤٤ـ

٦٥: ذكره ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٢/١٩ـ

٦٦: ذكره القاضي عياض في الشفا/٤٧٩ـ

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٣١/٦٤۔ حضرت عبداللہ بن دیلمی بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ دین کو ترک کرنے کا آغاز سنت کو ترک کرنے سے ہوگا۔ ایک ایک سنت کے رخصت ہونے سے پورا دین رخصت ہو جائے گا جیسے کوئی (مضبوط) رسی دھاگہ دھاگہ کر کے ٹوٹ جاتی ہے۔

اِسے امام دارمی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٦٥۔ امام اوزاعی نے فرمایا: جتنی سنت کو (اپنی توثیق و تائید کے لیے) کتاب اللہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کتاب اللہ کو اس سے بڑھ کر (اپنی تشریح وتوضیح کے لیے) سنت کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسے امام ابن عبدالبر نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٦٦۔ حضرت سہل بن عبداللہ التستری، آیۂ کریمہ ﴿اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اِنعام فرمایا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے سنت کی پیروی مراد ہے۔ پس اللہ ﷻ نے اس کا حکم دیا اور آپ کی ہدایت کے اتباع پر وعدہ فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہدایت اور دینِ حق عطا فرما کر بھیجا۔ تاکہ آپ ﷺ مسلمانوں کو پاک کردیں اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیں اور ان کو صراط مستقیم کی ہدایت فرما دیں اور دوسری آیت میں مسلمانوں سے اپنی محبت کا وعدہ کیا اور جب آپ ﷺ کی وہ اتباع کریں تو انکی مغفرت کا مژدہ دیا اور مسلمان اپنی خواہشوں پر اور ان پر بھی جن کی طرف ان کے دل مائل ہوں (آپ کا اتباع کریں گے) بلاشبہ مسلمانوں کے ایمان کی صحت آپ ﷺ کی انقیاد و اطاعت پر اور اس کی رضا آپ ﷺ کے حکم کی متابعت اور آپ ﷺ پر اعتراض کر کے ترک پر موقوف ہے۔

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

مَا رُوِيَ عَنْ أَئِمَّةِ الأَرْبَعَةِ فِي حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهَا

مَا رُوِيَ عَنِ الإِمَامِ أَبِي حَنِيْفَةَ

٣٤/٦٧. دَخَلَ عَلَى أَبِي حَنِيْفَةَ مَرَّةً رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ، وَالْحَدِيْثُ يُقْرَأُ عِنْدَهُ. فَقَالَ الرَّجُلُ: دَعُوْنَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ. فَزَجَرَهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ أَشَدَّ الزَّجْرِ، وَقَالَ لَهُ: لَوْلَا السُّنَّةُ مَا فَهِمَ أَحَدٌ مِنَّا الْقُرْآنَ.

ذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٣٥/٦٨. عَنْ كُلٍّ مِنْ أَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا قُلْتُ قَوْلًا يُخَالِفُ كِتَابَ اللهِ وَخَبَرَ الرَّسُوْلِ ﷺ فَاتْرُكُوْا قَوْلِي.

ذَكَرَهُ الْعُمَرِيُّ.

٣٦/٦٩. وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ: آخُذُ بِكِتَابِ اللهِ، فَمَا لَمْ أَجِدْ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَإِنْ لَمْ أَجِدْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا سُنَّةٍ، آخُذُ بِقَوْلِ أَصْحَابِهِ.

٦٧: ذكره الخطيب البغدادي في فضل شرف علم الحديث وأهله/١٥ـ

٦٨: ذكره العمري في إيقاظ الهمم/٦٢ـ

٦٩: ذكره يحيى بن معين في تاريخ برواية الدوري، ٦٣/٤، الرقم/٣١٦٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣٦٨/١٣، ـــ

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

حجیتِ حدیث اور تمسک بالسنہ پر اَئمہ اَربعہ کے اَقوال

امام ابوحنیفہ کے اَقوال

٣٤/٦٧۔ امام ابوحنیفہ کے پاس ایک روز اہل کوفہ سے ایک شخص آیا جبکہ آپ کے سامنے حدیث پڑھی جا رہی تھی، اس شخص نے کہا: آپ ہمیں یہ احادیث نہ پڑھائیں (یعنی ہمیں ان کی ضرورت نہیں) اس پر امام ابوحنیفہ نے اسے خوب ڈانٹا اور فرمایا: اگر سنتِ رسول ﷺ نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی بھی قرآن کو نہ سمجھ سکتا۔

اسے خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے۔

٣٥/٦٨۔ امام ابوحنیفہ اور امام محمد میں سے ہر ایک نے فرمایا: جب میں کوئی ایسی بات کہوں جو کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے خلاف ہو تو میرے قول کو چھوڑ دو۔

اسے امام عمری نے بیان کیا ہے۔

٣٦/٦٩۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میں کتاب اللہ سے رہنمائی لیتا ہوں یعنی معاملات مسائل کے حال کے لئے اولاً قرآن سے رہنمائی لیتا ہوں اور جو چیز اس (قرآن مجید) میں نہ پا سکوں تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اُس (پیش آمدہ معاملات) کے بارے میں رہنمائی لیتا ہوں، پھر اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت دونوں میں (پیش آمدہ مسئلہ) نہ پا سکوں تو پھر آپ ﷺ کے صحابہ کے اقوال سے دلیل پکڑتا ہوں۔

..... والصيمري في أخبار أبي حنيفة وأصحابه/٢٤، وأبوشامة المقدسي في مختصر المؤمل في الرد إلى الأمر الأوّل/٦٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٩/٤٤٣، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٠/٤٠٢۔

ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٣٧/٧٠. وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ: إِنَّا نَأْخُذُ أَوَّلًا بِالْكِتَابِ، ثُمَّ بِالسُّنَّةِ، ثُمَّ بِأَقْضِيَةِ الصَّحَابَةِ.

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ.

٣٨/٧١. وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ: إِنَّا نَعْمَلُ أَوَّلًا بِكِتَابِ اللهِ، ثُمَّ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ بِأَحَادِيْثِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ ﷺ.

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ.

٣٩/٧٢. كَانَ الإِمَامُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ، يَقُوْلُ: إِيَّاكُمْ وَالْقَوْلَ فِي دِيْنِ اللهِ تَعَالَى بِالرَّأْيِ، عَلَيْكُمْ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ، فَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا ضَلَّ.

ذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٤٠/٧٣. قِيْلَ لِأَبِي حَنِيْفَةَ مَرَّةً: قَدْ تَرَكَ النَّاسُ الْعَمَلَ بِالْحَدِيْثِ وَأَقْبَلُوْا عَلَى سَمَاعِهِ. فَقَالَ: نَفْسُ سَمَاعِهِمْ لِلْحَدِيْثِ عَمَلٌ بِهِ.

ذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٤١/٧٤. كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ: لَمْ تَزَلِ النَّاسُ فِي صَلَاحٍ مَا دَامَ فِيْهِمْ مَنْ

٧٠: ذكره الشعراني في الميزان الكبرى، ١/٦٥ـ

٧١: ذكره الشعراني في الميزان الكبرى، ١/٦٥ـ

٧٢: ذكره الخطيب البغدادى في فضل شرف علم الحديث وأهله/١٥، والقاسمي في قواعد التحديث/٥٢ـ

٧٣: ذكره الخطيب البغدادي في فضل شرف علم الحديث وأهله/١٥ـ

٧٤: ذكره الخطيب البغدادي في فضل شرف علم الحديث وأهله/١٥ـ

اِسے امام یحییٰ بن معین اور خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے۔

۳۷/۷۰۔ امام ابو حنیفہ نے فرمایا: ہم سب سے پہلے کتاب اللہ سے دلیل لیتے ہیں پھر سنت رسول اللہ ﷺ سے، پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلوں سے۔

اِسے امام شعرانی نے بیان کیا ہے۔

۳۸/۷۱۔ امام ابو حنیفہ نے فرمایا: ہم سب سے پہلے کتاب اللہ کی روشنی میں عمل کرتے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت پر، پھر حضرت ابوبکر وعمر اور عثمان وعلی رضی اللہ عنہم کی احادیث (ارشادات) پر عمل کرتے ہیں۔

اِسے امام شعرانی نے بیان کیا ہے۔

۳۹/۷۲۔ امام ابو حنیفہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں (قرآن وسنت سے ہٹ کر اپنی ذاتی) رائے دینے سے بچو، تم پر سنت کی اتباع لازم ہے، لہٰذا جو شخص اس (اتباعِ سنت) سے خارج ہوگیا وہ گمراہ ہوگیا۔

اسے خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے۔

۴۰/۷۳۔ امام ابو حنیفہ سے ایک بار عرض کیا گیا: لوگوں نے حدیث پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور صرف اُس کی سماعت کی رغبت رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا: اُن کا حدیث کی سماعت کرنا بھی حدیث پر عمل کرنا ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے۔

۴۱/۷۴۔ امام ابو حنیفہ بیان کیا کرتے تھے کہ لوگ اس وقت تک درست رہیں گے جب تک

يَطْلُبُ الْحَدِيْثَ، فَإِذَا طَلَبُوْا الْعِلْمَ بِلَا حَدِيْثٍ فَسَدُوْا.

ذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٤٢/٧٥ . فَقَدْ صَحَّ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِي.

ذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ عَابِدِيْنَ.

مَا رُوِيَ عَنِ الإِمَامِ مَالِكٍ

٤٣/٧٦ . قَالَ الْإِمَامُ مَالِكٌ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُخْطِيءُ وَأُصِيْبُ، فَانْظُرُوْا فِي رَأْيِي، فَكُلُّ مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ، وَكُلُّ مَا لَمْ يُوَافِقِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاتْرُكُوْهُ.

ذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ حَزْمٍ.

٤٤/٧٧ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: كُنَّا عِنْدَ مَالِكٍ،

٧٥: ذكره الخطيب البغدادي في فضل شرف علم الحديث وأهله/١٥، وابن عابدين في رد المحتار على الدر المختار، ١/١٦٦، والعمري في إيقاظ الهمم/٥٢ـ

٧٦: ذكره الخطيب البغدادي في فضل شرف علم الحديث وأهله/١٥، وابن حزم في الإحكام، ٦/٢٢٤، وابن أبي العز في الاتباع/٧٩، وأبو شامه المقدسي في مختصر المؤمل في الرد إلى الأمر الأول/٦١، والشاطبي في الموافقات في أصول الفقه، ٤/٢٨٩، والشوكاني في إرشاد الفحول إلى تحقيق علم الأصول، ١/٤٤٦ـ

٧٧: ذكره الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٧/٣٣٦، وابن عساكر في ←

ان میں کوئی حدیث طلب کرنے والا باقی رہے گا۔ پھر جب وہ حدیث کے بغیر (فقہ کا) علم طلب کریں گے تو ان میں فساد در آئے گا۔

اسے خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے۔

۴۲/۷۵۔ امام ابوحنیفہ کا یہ قول درست ہے کہ جب (کوئی مسئلہ) حدیثِ صحیح (سے) ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہوگا۔

اسے خطیب بغدادی اور ابن عابدین شامی نے ذکر کیا ہے۔

امام مالک کے اَقوال

۴۳/۷۶۔ امام مالک نے فرمایا: بے شک میں بھی انسان ہی ہوں کبھی خطا کرتا ہوں، کبھی درست کہتا ہوں، لہٰذا میری رائے میں غور کرو، اور (میری) ہر وہ رائے جو کتاب وسنت کے موافق ہو اسے لے لو، اور میری ہر وہ رائے جو کتاب وسنت کے موافق نہ ہو تو اسے چھوڑ دو۔

اِسے خطیب بغدادی اور ابن حزم نے بیان کیا ہے۔

۴۴/۷۷۔ احمد بن صالح سے مروی ہے کہ ابن وہب نے فرمایا: ہم امام مالک کے پاس تھے،

..... تاریخ دمشق الکبیر، ۹/۱٤۔

فَذَكَرْتُ السُّنَّةَ. فَقَالَ مَالِكٌ: اَلسُّنَّةُ سَفِيْنَةُ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

مَا رُوِيَ عَنِ الإِمَامِ الشَّافِعِيّ

٤٥/٧٨. **قَالَ الشَّافِعِيُّ**: إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ.

ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ.

٤٦/٧٩. **وَيَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ**: كُلُّ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَهُوَ قَوْلِي، وَإِنْ لَمْ تَسْمَعُوْهُ مِنِّي.

ذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ.

٤٧/٨٠. **قَالَ الشَّافِعِيُّ**: أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى أَنَّ مَنِ اسْتَبَانَتْ لَهُ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَدَعَهَا لِقَوْلِ أَحَدٍ.

ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي الْعِزِّ الْحَنَفِيُّ.

٤٨/٨١. **قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَاهَانَ الرَّازِيُّ**: سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ يَقُوْلُ:

٧٨: ذكره النووي في المجموع، ١/١٣٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠/٣٥.

٧٩: ذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠/٣٥.

٨٠: ذكره ابن أبي العز الحنفي في الإتباع/٢٤، والعمري في إيقاظ الهمم/٥٨.

٨١: ذكره ابن القيم في إعلام الموقعين، ٢/٢٨٥، والشوكاني في القول ←

میں نے سنت کا ذکر کیا تو امام مالک نے فرمایا: سنت سفینہ نوح کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا، اور جو اس میں سوار ہونے سے رہ گیا وہ ڈوب گیا۔

اِسے خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

امام شافعی کے اَقوال

۷۸/۴۵۔ امام شافعی نے فرمایا: جب (کوئی معاملہ اور مسئلہ) حدیثِ صحیح (سے) ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔

اسے امام نووی نے بیان کیا ہے۔

۷۹/۴۶۔ امام شافعی فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی ہر حدیث میرا ہی قول ہے، اگرچہ تم نے اس (حدیث) کو مجھ سے نہ سنا ہو۔

اِسے امام ذہبی نے بیان کیا ہے۔

۸۰/۴۷۔ امام شافعی نے فرمایا: تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس شخص پر رسول اللہ ﷺ کی سنت واضح ہو جائے اُس کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی امام کے قول کی وجہ سے اُس (سنت) کو چھوڑ دے۔

اسے ابن ابی عز حنفی نے بیان کیا ہے۔

۸۱/۴۸۔ احمد بن علی بن ماہان رازی نے بیان کیا کہ میں نے ربیع کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ

..... المفيد/٥٦، والعمري في إيقاظ الهمم/١٠٤۔

سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: كُلُّ مَسْأَلَةٍ تَكَلَّمْتُ فِيْهَا صَحَّ الْخَبَرُ فِيْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ أَهْلِ النَّقْلِ بِخِلَافِ مَا قُلْتُ، فَأَنَا رَاجِعٌ عَنْهَا فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَوْتِي.

ذَكَرَهُ ابْنُ الْقَيِّمِ وَالشَّوْكَانِيُّ.

٨٢/٤٩. **قَالَ الشَّافِعِيُّ**: كُلَّمَا قُلْتُ وَكَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خِلَافُ قَوْلِي مِمَّا يَصِحُّ، فَحَدِيْثُ النَّبِيِّ ﷺ أَوْلَى وَلَا تُقَلِّدُوْنِي.

ذَكَرَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٨٣/٥٠. **عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ**: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَهُوَ أَوْلَى أَنْ يُؤْخَذُ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ.

ذَكَرَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

٨٤/٥١. **عَنْ زَكَرِيَّا السَّاجِيِّ قَالَ**: سَمِعْتُ الزَّعْفَرَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ: إِذَا وَجَدْتُمْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ سُنَّةً فَاتَّبِعُوْهَا وَلَا تَلْتَفِتُوْا إِلَى قَوْلِ أَحَدٍ.

ذَكَرَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

٨٢: ذكره أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١٠٦-١٠٧، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥١/٣٨٦، وأبو شامة المقدسي في مختصر المؤمل/٥٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٢٩٥.

٨٣: ذكره أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١٠٧.

٨٤: ذكره أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١٠٧.

میں نے امام شافعی کا یہ فرمان سنا ہے: ہر وہ مسئلہ جس پر میں نے کلام کیا ہے، اگر اس مسئلہ میں میرے کہے ہوئے کے برعکس اہلِ نقل (محدثین) کے ہاں حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو میں ہر اُس مسئلہ پر اپنے قول سے اپنی حیات و بعد از وفات رجوع کرتا ہوں۔

اسے علامہ ابن القیم اور شوکانی نے بیان کیا ہے۔

۴۹/۸۲۔ امام شافعی نے فرمایا: میری کہی ہوئی کسی بات کے برعکس حضور نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث میں سے کوئی حدیث مل جائے تو (میرے اجتہاد کے مقابلے میں) حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث اولیٰ (مقدم) ہے، اس (معاملہ) میں میری (رائے کی) پیروی نہ کرو۔

اسے امام ابونعیم اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

۵۰/۸۳۔ حضرت ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو بیان کرتے ہوئے سنا: جب رسول اللہ ﷺ سے مروی کوئی صحیح حدیث ہو تو اپنی رائے کے مقابلے میں اس کی پیروی کرنا اولیٰ (مقدم) ہے۔

اسے ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

۵۱/۸۴۔ حضرت زکریا ساجی بیان کرتے ہیں کہ میں نے زعفرانی کو امام شافعی سے روایت کرتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: جب تمہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی سنت مل جائے تو اُس کی پیروی کرو اور اُس کے مقابلے میں کسی اور کے قول کی طرف التفات نہ کرو۔

اسے امام ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

٨٥/٥٢. قَالَ الشَّافِعِيُّ: لَيْسَ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا اتِّبَاعُهَا.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

٨٦/٥٣. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَصَّاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُوْلُ: سَأَلَ رَجُلٌ الشَّافِعِيَّ عَنْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: فَمَا تَقُوْلُ فَارْتَعَدَ وَانْتَفَضَ. وَقَالَ: أَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِي وَأَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّنِي إِذَا رَوَيْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقُلْتُ بِغَيْرِهِ؟

ذَكَرَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٨٧/٥٤. قَالَ الشَّافِعِيُّ: إِذَا وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِي خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُوْلُوْا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَدَعُوْا مَا قُلْتُ.

ذَكَرَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٨٨/٥٥. عَنْ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَتْبَعَ لِلْحَدِيْثِ مِنَ الشَّافِعِيِّ.

٨٥: ذكره القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ/٤٨٧ـ

٨٦: ذكره أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠٦/٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٨٩/٥١، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢٥٦/٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣٥/١٠ـ

٨٧: ذكره البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى/٢٠٥، الرقم/٢٤٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٨٦/٥١، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢٥٧/٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣٤/١٠ـ

٨٨: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠٧/٩ـ

۵۲/۸۵۔ امام شافعی نے فرمایا ہے: رسول اللہ ﷺ کی ہر سنت کی اتباع لازم ہے۔

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

۵۳/۸۶۔ حسن بن علی جصاص سے مروی ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بن سلیمان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے امام شافعی سے حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا، اور پوچھا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اِس سوال پر آپ کانپ اُٹھے اور فرمایا: کون سا آسمان میرے اوپر سایہ کرے گا اور کون سی زمین مجھے پناہ دے گی، اگر میں روایت تو رسول اللہ ﷺ سے کروں اور اپنی رائے کچھ اور بیان کروں۔

اِسے امام ابونعیم اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

۵۴/۸۷۔ امام شافعی نے فرمایا: جب تم میری کتاب میں سے کوئی چیز رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف پاؤ تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے دلیل بیان کرو اور جو میں نے کہا ہو اس کو چھوڑ دو۔

اِسے امام بیہقی اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

۵۵/۸۸۔ ابو طالب بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے امام شافعی سے بڑھ کر کسی کو حدیث کی اتباع کرنے والا نہیں دیکھا۔

ذَكَرَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

مَا رُوِيَ عَنِ الإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

٨٩/٥٦. عَنِ الْفَضْلِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ: مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَهُوَ عَلٰى شَفَا هَلَكَةٍ.

ذَكَرَهُ اللَّالَكَائِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

٩٠/٥٧. عَنِ الْفَضْلِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ – وَسُئِلَ عَنِ الْحَدِيْثِ الَّذِي رَوَى أَنَّ السُّنَّةَ قَاضِيَةٌ عَلَى الْكِتَابِ – قَالَ: مَا أَجْسِرُ عَلٰى هٰذَا أَنْ أَقُوْلَهُ وَلٰكِنَّ السُّنَّةَ تُفَسِّرُ الْكِتَابَ وَتُعَرِّفُ الْكِتَابَ وَتُبَيِّنُهُ.

ذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٩١/٥٨. قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي إِعْلَامِ الْمُوَقِّعِيْنَ: وَقَدْ صَنَّفَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ كِتَابًا فِي طَاعَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ رَدَّ فِيْهِ عَلٰى مَنِ احْتَجَّ بِظَاهِرِ الْقُرْآنِ فِي مُعَارَضَةِ سُنَنِ

٨٩: ذكره اللالكائي في أصول إعتقاد أهل السنة، ٣/٤٣٠، الرقم/٧٣٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١١/٢٩٧، وابن مفلح في المقصد الأرشد، ١/١٦٨، الرقم/١٣٦ـ

٩٠: أخرجه الخطيب في الكفاية/١٥، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٢/١٩١-١٩٢ـ

٩١: ذكره ابن القيم في إعلام الموقعين، ٢/٢٩٠-٢٩١ـ

اِسے امام ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل کے اَقوال

۵۶/۸۹۔ حضرت فضل بن زیاد سے مروی ہے، اُنہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوعبداللہ احمد بن حنبل کو بیان کرتے سنا: جس نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو ردّ (تسلیم نہ) کیا تو وہ تباہی کے کنارے جا پہنچا۔

اسے امام لالکائی اور ذہبی نے بیان کیا ہے۔

۵۷/۹۰۔ حضرت فضل بن زیاد ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل کو اس وقت سنا جب آپ سے آپ کی روایت کردہ اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا کہ 'بے شک سنت، کتاب (قرآن) پر فیصلہ کرنے والی ہے،' تو آپ نے فرمایا: میں یہ جسارت نہیں کرسکتا کہ ایسا کہوں، لیکن (یہ ضرور کہتا ہوں کہ) سنت، کتاب کی تفسیر کرنے والی ہے، کتاب کی معرفت عطا کرنے والی ہے اور اِس کو وضاحت سے بیان کرنے والی ہے۔

اِسے خطیب بغدادی اور ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے۔

۵۸/۹۱۔ علامہ ابن القیم نے اعلام الموقعین میں بیان کیا: امام احمد بن حنبل نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے موضوع پر ایک کتاب لکھی، اس کتاب میں آپ نے اُن لوگوں کا ردّ کیا جو سنتِ رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں قرآن کے ظاہر سے استدلال کرتے ہیں اور سنت سے

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَتَرَكَ الْاِحْتِجَاجَ بِهَا، فَقَالَ فِي أَثْنَاءِ خُطْبَتِهِ: إِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابَهُ، الْهُدَى وَالنُّوْرُ لِمَنِ اتَّبَعَهُ، وَجَعَلَ رَسُوْلَهُ الدَّالَ عَلٰى مَا أَرَادَ مِنْ ظَاهِرِهِ، وَبَاطِنِهِ، وَخَاصِّهِ وَعَامِّهِ، وَنَاسِخِهِ، وَمَنْسُوْخِهِ، وَمَا قَصَدَ لَهُ الْكِتَابُ.

فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُعَبِّرُ عَنْ كِتَابِ اللهِ، اَلدَّالُّ عَلٰى مَعَانِيْهِ، شَاهَدَهُ فِي ذَالِكَ أَصْحَابُ الَّذِيْنَ ارْتَضَاهُمُ اللهُ لِنَبِيِّهِ وَاصْطَفَاهُمْ لَهُ، وَنَقَلُوْا ذَالِكَ عَنْهُ، فَكَانُوْا هُمْ أَعْلَمُ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبِمَا أَرَادَ اللهُ مِنْ كِتَابِهِ بِمُشَاهَدَتِهِمْ، وَمَا قَصَدَ لَهُ الْكِتَابُ، فَكَانُوْا هُمُ الْمُعَبِّرِيْنَ عَنْ ذَالِكَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ جَابِرٌ ﷺ: وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيْلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيءٍ عَمِلْنَا بِهِ. ثُمَّ سَاقَ الْآيَاتِ الدَّالَّةَ عَلٰى طَاعَةِ الرَّسُوْلِ.

مَا رُوِيَ عَنْ أَئِمَّةِ التَّصَوُّفِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ فِي حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهَا

٥٩/٩٢. قَالَ أَبُوْ يَزِيْدَ الْبِسْطَامِيُّ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ: قُمْ بِنَا حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى هٰذَا

٩٢: ذكره القشيري في الرسالة القشيرية، ١/٥٧ـ

استدلال کو چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ نے اپنے خطبہ کے دوران فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، جس کی ثنا جلالت والی اور جس کے اسماء تقدس والے ہیں، اس ذات نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث فرمایا تاکہ آپ اسے تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کریں اگرچہ مشرکین اس کو ناپسند ہی کریں اور آپ پر اپنی کتاب نازل فرمائی، جو کہ ہدایت اور نور ہے ہر اُس شخص کے لیے، جو اس کی پیروی کرے، اور اُس نے اپنے رسول کو اُس کتاب کے ظاہر، باطن، خاص، عام، ناسخ، منسوخ، اور کتاب کے ہر معنی ومقصود پر رہنمائی کرنے والا بنایا۔

لہٰذا رسول اللہ ﷺ ہی کتاب اللہ کی تعبیر وتشریح اور اس کے معانی کی رہنمائی فرمانے والے ہیں، اِن اُمور میں آپ ﷺ کا مشاہدہ کرنے والے آپ کے وہ اصحاب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ (کی رفاقت) کے لیے پسند فرمایا اور جنہیں آپ کے لیے منتخب فرمایا۔ اُنہوں نے اس کتاب کو آپ ﷺ سے آگے منتقل کیا، لہٰذا وہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس اَمر کا ارادہ فرمایا، اس کا بھی مشاہدہ کرنے والے تھے اور کتاب کے مقصود کو بھی سب سے بڑھ کر جاننے والے تھے۔ وہی رسول اللہ ﷺ کے بعد اس کی تعبیر بیان کرنے والے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے، اور آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا، اور آپ اس کی تاویل جانتے تھے۔ جس طرح آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کیا ہم نے اس میں آپ کی پیروی کی۔ پھر آپ (حضرت احمد بن حنبل) نے وہ آیات بیان کیں جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پر دلالت کرنے والی ہیں۔

حجیتِ حدیث اور تمسک بالسنہ پر ائمہ تصوف اور سلف صالحین کے اَقوال

۵۹/۹۲۔ حضرت ابو یزید بسطامی نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا: آؤ ہم اس شخص کو دیکھتے

الرَّجُلِ الَّذِي قَدْ شَهَرَ نَفْسَهُ بِالْوِلَايَةِ، وَكَانَ رَجُلًا مَقْصُوْدًا مَشْهُوْرًا بِالزُّهْدِ، فَمَضَيْنَا إِلَيْهِ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ رَمَى بِبُصَاقِهِ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ، فَانْصَرَفَ أَبُوْ يَزِيْدَ وَلَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَقَالَ: هٰذَا غَيْرُ مَأْمُوْنٍ عَلٰى أَدَبٍ مِنْ آدَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ مَأْمُوْنًا عَلٰى مَا يَدَّعِيْهِ.

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ.

٦٠/٩٣. **قَالَ أَبُوْ يَزِيْدَ الْبِسْطَامِيُّ**: عَمِلْتُ فِي الْمُجَاهِدَةِ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً، فَمَا وَجَدْتُ شَيْئاً أَشَدَّ مِنَ الْعِلْمِ وَمُتَابَعَتِهِ، وَلَوْلَا اخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ لَشَقِيْتُ. وَاخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ إِلَّا فِي تَجْرِيْدِ التَّوْحِيْدِ، وَمُتَابَعَةُ الْعِلْمِ هِيَ مُتَابَعَةُ السُّنَّةِ لَا غَيْرُهَا.

رَوَاهُ الشَّاطِبِيُّ.

٦١/٩٤. **قَالَ أَبُوْ يَزِيْدَ الْبِسْطَامِيُّ**: إِنَّ الْوِلَايَةَ لَا تَحْصُلُ لِتَارِكِ السُّنَّةِ، وَإِنْ كَانَ ذَالِكَ جَهْلًا مِنْهُ، فَمَا ظَنُّكَ بِهِ إِذَا كَانَ عَامِلًا بِالْبِدْعَةِ كِفَاحاً؟

رَوَاهُ الشَّاطِبِيُّ.

٦٢/٩٥. **قَالَ الْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ**: مَنْ لَمْ يَحْفَظِ الْقُرْآنَ وَيَكْتُبِ الْحَدِيْثَ لَا

٩٣: ذكره الشاطبي في الاعتصام، ١/٩٣-

٩٤: ذكره الشاطبي في الاعتصام، ١/٩٤-

٩٥: ذكره ابن تيمية في الإستقامة/٩٧-

چلیں جس نے خود کو ولایت کے ساتھ مشہور کر رکھا ہے اور وہ آدمی لوگوں کا مرجع اور زہد میں مشہور تھا، چنانچہ ہم اُس کے پاس گئے، جب وہ اپنے گھر سے نکلا اور مسجد میں داخل ہوا تو اس نے قبلہ کی سمت تھوک دیا، (یہ دیکھ کر) ابو یزید بسطامی وہیں سے لوٹ آئے، اُس شخص کو سلام تک نہ کیا، اور فرمایا: یہ شخص رسول اللہ ﷺ کے آداب میں سے ایک ادب کی حفاظت کرنے والا نہیں ہے، تو یہ اس شے (ولایت) کی حفاظت کرنے والا کیسے ہوسکتا ہے جس کا یہ دعویٰ کرتا ہے۔

اسے امام قشیری نے بیان کیا ہے۔

۶۰/۹۳۔ امام ابو یزید بسطامی نے فرمایا: میں نے تیس سال مجاہدہ کیا، میں نے علم اور اس کے مطابق عمل کرنے سے بڑھ کر کوئی اہم چیز نہیں پائی، اگر علماء کا (مسائل کی تعبیر میں) اختلاف نہ ہوتا تو میں مشکل میں پڑ جاتا۔ علماء کا (علمی) اختلاف، سوائے اُس اختلاف کے جو توحید کی خالصیت کے حوالے سے ہے، رحمت ہے۔ علم کی پیروی سے مراد سنت کی پیروی ہے، اِس کے علاوہ کچھ نہیں۔

اسے امام شاطبی نے بیان کیا ہے۔

۶۱/۹۴۔ امام ابو یزید بسطامی نے فرمایا: ولایت کبھی تارکِ سنت کو نہیں ملتی خواہ وہ لاعلمی کی بنیاد پر ہی تارکِ (سنت) کیوں نہ ہو، لہٰذا تیرا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو سنت کے مقابل بدعت کا مرتکب ہو؟ (یعنی جو سنت چھوڑ کر اس کے مقابل بدعت پر عمل کرے وہ صاحبِ ولایت کیسے ہوسکتا ہے؟)

اسے امام شاطبی نے بیان کیا ہے۔

۶۲/۹۵۔ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا: جس نے قرآن مجید (کے اَوامر و نواہی) کی حفاظت

يُقْتَدَى بِهِ فِي هٰذَا الْأَمْرِ لِأَنَّ عِلْمَنَا هٰذَا مُقَيَّدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

رَوَاهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ.

٦٣/٩٦. **قَالَ الْجُنَيْدُ**: مَذْهَبُنَا مُقَيَّدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ. فَمَنْ لَمْ يَقْرَإِ الْقُرْآنَ، وَيَكْتُبِ الْحَدِيْثَ، لَا يُقْتَدَى بِهِ فِي طَرِيْقِنَا.

رَوَاهُ ابْنُ الْقَيِّمِ.

٦٤/٩٧. **قَالَ الْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ**: اَلطُّرُقُ كُلُّهَا مَسْدُوْدَةٌ عَلَى الْخَلْقِ إِلَّا عَلٰى مَنِ اقْتَفَى أَثَرَ الرَّسُوْلِ ﷺ، وَاتَّبَعَ سُنَّتَهُ وَلَزِمَ طَرِيْقَتَهُ، فَإِنَّ طُرُقَ الْخَيْرَاتِ كُلَّهَا مَفْتُوْحَةٌ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ وَابْنُ تَيْمِيَّةَ.

٦٥/٩٨. **قَالَ ذُوْ النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ**: مِنْ عَلَامَةِ حُبِّ اللهِ مُتَابَعَةُ حَبِيْبِ اللهِ ﷺ فِي أَخْلَاقِهِ وَأَفْعَالِهِ وَأَمْرِهِ وَسُنَّتِهِ.

رَوَاهُ الشَّاطِبِيُّ.

٩٦: ذكره ابن القيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٤٠ـ

٩٧: ذكره السلمي في طبقات الصوفية/٣٢، وابن تيمية في الإستقامة/٩٧ـ

٩٨: ذكره الشاطبي في الاعتصام، ١/٩٠ـ

نہیں کی اور احادیث مبارکہ کو نہیں لکھا (یعنی اُن کا علم حاصل نہ کیا) اس کی ہمارے اس امر (تصوف) میں اقتداء نہیں کی جا سکتی، کیونکہ ہمارا یہ علم (تصوف) کتاب وسنت کی حدود میں مقید ہے (یعنی کتاب وسنت سے بے بہرہ شخص رہبر اور پیشوا نہیں بن سکتا)۔

اسے علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا ہے۔

۶۳/۹۶۔حضرت جنید نے فرمایا: ہمارا یہ مذہب (تصوف) کتاب وسنت (کی حدود) میں مقید ہے۔ لہٰذا جس شخص نے قرآن نہیں پڑھا اور حدیث نہیں لکھی (یعنی اُس کا علم حاصل نہیں کیا)، اُس کی ہمارے اس طریقہ (تصوف وروحانیت) میں اقتداء نہیں کی جا سکتی۔

اسے علامہ ابن القیم نے بیان کیا ہے۔

۶۴/۹۷۔حضرت جنید بغدادی نے فرمایا: مخلوق پر (خیر کے) تمام راستے مسدود ہیں، مگر جو شخص رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلے، آپ ﷺ کی سنت کی اتباع کرے اور آپ کے طریقہ کو لازم پکڑے تو بے شک اُس پر خیرات (بھلائیوں) کے سارے راستے کھلے ہوئے ہیں۔

اسے امام سلمی اور علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا ہے۔

۶۵/۹۸۔حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی اُن کے اخلاق، افعال، اوامر اور سنت میں اتباع کرنا اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت میں سے ہے۔

اسے امام شاطبی نے بیان کیا ہے۔

٦٦/٩٩. **وَقَالَ ذُوْ النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ أَيْضًا**: إِنَّمَا دَخَلَ الْفَسَادُ عَلَى الْخَلْقِ مِنْ سِتَّةِ أَشْيَاءَ، الْأَوَّلُ: ضَعْفُ النِّيَّةِ بِعَمَلِ الآخِرَةِ، وَالثَّانِي: صَارَتْ أَبْدَانُهُمْ مُهَيَّئَةً لِشَهَوَاتِهِمْ، وَالثَّالِثُ: غَلَبَهُمْ طُوْلُ الْأَمَلِ مَعَ قَصْرِ الْأَجَلِ، وَالرَّابِعُ: آثَرُوْا رِضَاءَ الْمَخْلُوْقِيْنَ عَلٰى رِضَاءِ اللهِ، وَالْخَامِسُ: اتَّبَعُوْا أَهْوَائَهُمْ وَنَبَذُوْا سُنَّةَ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَالسَّادِسُ: جَعَلُوْا زَلَّاتِ السَّلَفِ حُجَّةً لِأَنْفُسِهِمْ وَدَفَنُوْا أَكْثَرَ مَنَاقِبِهِمْ.

رَوَاهُ الشَّاطِبِيُّ.

٦٧/١٠٠. **وَرَوَى الشَّاطِبِيُّ**: قِيْلَ لِإِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَدْهَمَ: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ فِي كِتَابِهِ: ﴿ادْعُوْنِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط﴾، وَنَحْنُ نَدْعُوْهُ مُنْذُ دَهْرٍ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَنَا! فَقَالَ: مَاتَتْ قُلُوْبُكُمْ فِي عَشْرَةِ أَشْيَاءَ: أَوَّلُهَا عَرَفْتُمُ اللهَ فَلَمْ تُؤَدُّوْا حَقَّهُ، وَالثَّانِي: قَرَأْتُمْ كِتَابَ اللهِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا بِهِ، وَالثَّالِثُ: ادَّعَيْتُمْ حُبَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَتَرَكْتُمْ سُنَّتَهُ، وَالرَّابِعُ: ادَّعَيْتُمْ عَدَاوَةَ الشَّيْطَانِ وَوَافَقْتُمُوْهُ، وَالْخَامِسُ: قُلْتُمْ نُحِبُّ الْجَنَّةَ وَمَا تَعْمَلُوْنَ لَهَا.

٦٨/١٠١. **قَالَ بِشْرٌ الْحَافِيُّ**: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ لِي: يَا بِشْرُ، تَدْرِي لِمَ رَفَعَكَ اللهُ بَيْنَ أَقْرَانِكَ؟ قُلْتُ: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ:

٩٩: ذكره الشاطبي في الاعتصام، ١/٩٠-٩١.

١٠٠: ذكره الشاطبي في الإعتصام، ١/٩٠.

١٠١: ذكره الشاطبي في الاعتصام، ١/٩١.

۶۶/۹۹۔ حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا: مخلوق میں فساد چھ چیزوں سے پیدا ہوتا ہے، اوّل: آخرت کے لیے کیے گئے عمل میں نیت کا کمزور ہونا۔ دوم: ان کے جسم ان کی خواہشات نفسانیہ کے لیے آمادہ رہتے ہیں۔ سوم: عمر کے کم ہونے کے باوجود ان پر لمبی اُمید غالب رہتی ہے۔ چہارم: اُنہوں نے مخلوقات کی رضا کو اللہ کی رضا پر ترجیح دی ہے۔ پنجم: اُنہوں نے اپنی خواہشات کی اتباع کی ہے اور اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا ہے۔ ششم: اُنہوں نے اپنے اَسلاف کی لغزشوں کو اپنے لیے حجت بنا لیا ہے اور ان کے اکثر مناقب (خوبیوں) کو دفن (یعنی ترک) کر دیا ہے۔

اسے امام شاطبی نے بیان کیا ہے۔

۶۷/۱۰۰۔ امام شاطبی نے بیان کیا: حضرت ابراہیم بن ادہم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: - ﴿تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔﴾ جبکہ ہم اس کو ایک زمانہ سے پکار رہے ہیں اور وہ ہماری دعا کو قبول نہیں فرماتا (ایسا کیوں ہے؟)۔ آپ نے فرمایا: تمہارے دل دس چیزوں میں مُردہ ہو چکے ہیں: اوّل: تم نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا لیکن اس کا حق ادا نہیں کیا، دوم: تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اور اس پر عمل نہیں کیا، سوم: تم نے محبتِ رسول ﷺ کا دعوی تو کیا مگر اُن کی سنت کو ترک کر دیا، چہارم: تم نے شیطان کی دشمنی کا دعویٰ کیا مگر عملاً اُس کی موافقت اختیار کی، پنجم: تم نے کہا: ہم جنت سے محبت کرتے ہیں لیکن تم اُس کے لیے عمل نہیں کرتے۔

۶۸/۱۰۱۔ حضرت بشر حافی نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بشر! تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے ساتھیوں میں بلند درجہ کیوں عطا فرمایا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نہیں جانتا، آپ نے فرمایا: تمہارا میری

لِاتِّبَاعِكَ سُنَّتِي، وَحُرْمَتِكَ لِلصَّالِحِيْنَ، وَنَصِيْحَتِكَ لِإِخْوَانِكَ، وَمَحَبَّتِكَ لِأَصْحَابِي وَأَهْلِ بَيْتِي هُوَ الَّذِي بَلَّغَكَ مَنَازِلَ الْأَبْرَارِ.

رَوَاهُ الشَّاطِبِيُّ.

١٠٢/٦٩. **وَرَوَى الشَّاطِبِيُّ**: قِيْلَ لِإِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ السُّلَمِيِّ ـ جَدُّ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ وَلَقِيَ الْجُنَيْدَ وَغَيْرَهُ ـ: مَا الَّذِي لَا بُدَّ لِلْعَبْدِ مِنْهُ؟ فَقَالَ: مُلَازَمَةُ الْعُبُوْدِيَّةِ عَلَى السُّنَّةِ وَدَوَامِ الْمُرَاقَبَةِ.

١٠٣/٧٠. **قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ الرَّازِيُّ**: اخْتِلَافُ النَّاسِ كُلِّهِمْ يَرْجِعُ إِلٰى ثَلَاثَةِ أُصُوْلٍ، فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا ضِدٌّ، فَمَنْ سَقَطَ عَنْهُ وَقَعَ فِي ضِدِّهِ: اَلتَّوْحِيْدُ وَضِدُّهُ الشِّرْكُ، وَالسُّنَّةُ وَضِدُّهَا الْبِدْعَةُ، وَالطَّاعَةُ وَضِدُّهَا الْمَعْصِيَةُ.

رَوَاهُ الشَّاطِبِيُّ.

١٠٤/٧١. **قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ**: إِعْلَمْ أَنَّ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا آثَرَهُ وَآثَرَ مُوَافَقَتَهُ، وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ صَادِقًا فِي حُبِّهِ، وَكَانَ مُدَّعِيًا. فَالصَّادِقُ فِي حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ

١٠٢: ذكره الشاطبي في الاعتصام، ١/٩٣ـ

١٠٣: ذكره الشاطبي في الاعتصام، ١/٩١ـ

١٠٤: ذكره القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ/٤٩٩ـ

سنت کی پیروی کرنا، صالحین کی تعظیم کرنا، اپنے بھائیوں کی خیر خواہی اور تمہارا میرے اصحاب اور میرے اہلِ بیت کے ساتھ محبت کرنا، ان تمام چیزوں نے تمہیں اعلیٰ نیکوکاروں کے رتبوں تک پہنچا دیا ہے۔

اسے امام شاطبی نے بیان کیا ہے۔

۶۹/۱۰۲۔ امام شاطبی نے بیان کیا: اسماعیل بن محمد سلمی - جو ابوعبدالرحمٰن سلمی کے دادا ہیں اور جن کو حضرت جنید بغدادی اور ان کے علاوہ دوسرے بزرگوں سے شرفِ ملاقات حاصل ہے - سے پوچھا گیا: وہ کون سی چیز ہے جو بندے کے لیے ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا: سنت کے مطابق عبادت اور ہمیشہ مراقبہ کرنا (یعنی اپنے حالات پر غور کرتے ہوئے ان کی اصلاح کی فکر کرنا)۔

۷۰/۱۰۳۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی نے فرمایا: تمام لوگوں کا اختلاف تین اصولوں کی طرف لوٹتا ہے، ان میں سے ہر ایک دوسرے کی ضد ہے، جس شخص سے ان اُصولوں میں سے کوئی چھوٹ گیا، وہ اس کی ضد (برعکس) کا مرتکب ہو جائے گا: توحید، اس کی ضد شرک ہے، سنت، اس کی ضد بدعت ہے، اور اطاعت، اس کی ضد معصیت ہے۔ (یعنی توحید کا تارک شرک کا مرتکب ہو جائے گا، سنت کا تارک بدعت اور اطاعت کا تارک معصیت (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا) کا مرتکب ہو جائے گا)۔

اسے امام شاطبی نے بیان کیا ہے۔

۷۱/۱۰۴۔ قاضی عیاض نے فرمایا: جان لو کہ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے وہ اُس کو ترجیح دیتا ہے اور اس کی موافقت کو بھی ترجیح دیتا ہے، ورنہ وہ اُس شے کی محبت میں سچا نہیں ہوگا بلکہ محبت کا محض دعویدار ہوگا، لہٰذا حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت میں وہ شخص سچا ہوگا جس پر اُس محبت کی

تَظْهَرُ عَلَامَةُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُهَا: اَلْإِقْتِدَاءُ بِهِ، وَاسْتِعْمَالُ سُنَّتِهِ، وَاتِّبَاعُ أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ وَامْتِثَالُ أَوَامِرِهِ، وَاجْتِنَابُ نَوَاهِيْهِ، وَالتَّأَدُّبُ بِآدَابِهِ فِي عُسْرِهِ وَيُسْرِهِ، وَمَنْشَطِهِ وَمَكْرَهِهِ، وَشَاهِدُ هٰذَا قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾. (آل عمران، ٣/٣١)

١٠٥/٧٢. **وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ**: وَجَاءَ فِي تَفْسِيْرِ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ [فاطر، ٣٥/١٠]، إِنَّهُ الْإِقْتِدَاءُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

١٠٦/٧٣. **قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الشِّفَا**: قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ وَالْأَئِمَّةُ: طَاعَةُ الرَّسُوْلِ فِي الْتِزَامِ سُنَّتِهِ وَالتَّسْلِيْمِ لِمَا جَاءَ بِهِ.

وَقَالُوا: مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فِي سُنَّتِهِ يُطِعِ اللّٰهَ فِى فَرَائِضِهِ.

١٠٧/٧٤. **قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيُّ**: كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ. طِرْ إِلَى الْحَقِّ ل بِجَنَاحَيِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، ادْخُلْ عَلَيْهِ وَيَدُكَ فِي يَدِ الرَّسُوْلِ ﷺ.

١٠٨/٧٥. **قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الشَّاذِلِيُّ**: إِذَا عَارَضَ كَشْفُكَ الصَّحِيْحُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، فَاعْمَلْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَدَعِ الْكَشْفَ، وَقُلْ لِنَفْسِكَ:

١٠٥: ذكره القاضي عياض في الشفاء/٤٨٨۔

١٠٦: القاضى عياض في الشفا/٤٧٦۔

١٠٧: عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/٢٩۔

١٠٨: ذكره العمري في إيقاظ الهمم، ٢/٢٥٣۔

علامت ظاہر ہوگی۔ ان علامات میں سے (سب سے) پہلی علامت: آپ ﷺ کی پیروی، آپ ﷺ کی سنت پر عمل، آپ ﷺ کے اقوال اور افعال کی اتباع، آپ ﷺ کے اوامر کو بجا لانا اور ممنوعات سے اجتناب، تنگدستی و آسانی اور خوشی وغمی ہر حال میں آپ ﷺ کے آداب کو اختیار کرنا ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا۔﴾

۱۰۵/۷۲۔ قاضی عیاض نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمان- ﴿اور وہی نیک عمل (کے مدارج) کو بلند فرماتا ہے﴾- کی تفسیر میں آیا ہے کہ اس (عمل صالح) سے مراد رسول اللہ ﷺ کی اقتداء ہے۔

۱۰۶/۷۳۔ قاضی عیاض بیان کرتے ہیں: مفسرین کرام اور ائمہ عظام فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ کی اطاعت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سنت کو لازم پکڑا جائے اور جو کچھ آپ اَحکام (امر و نواہی) لائے ہیں اس کے لیے سرِ تسلیم خم کیا جائے۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ جس نے رسول کی اس کی سنت میں فرمانبرداری کی اس نے اللہ ﷻ کی فرائض میں اطاعت کی۔

۱۰۷/۷۴۔ شیخ عبد القادر جیلانی نے فرمایا: ہر وہ حقیقت جس کی گواہی شریعت نہ دے وہ زندیقی ہے۔ حق کی طرف کتاب وسنت کے دو پروں کے ساتھ اُڑو اور حق تعالیٰ کی بارگاہ میں جا پہنچو کہ تمہارا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہوگا۔

۱۰۸/۷۵۔ شیخ ابو الحسن شاذلی نے فرمایا: جب تمہارا صحیح کشف کتاب وسنت سے موافقت نہ رکھتا ہو تو کتاب وسنت پر عمل کرو اور کشف کو چھوڑ دو، اور اپنے آپ سے کہو: اللہ تعالیٰ نے مجھے

إِنَّ اللهَ تَعَالٰى ضَمَنَ لِي الْعِصْمَةَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَلَمْ يَضْمَنْهَا لِي فِي جَانِبِ الْكَشْفِ وَالْإِلْهَامِ.

١٠٩/٧٦. **قَالَ الشَّيْخُ شِهَابُ الدِّيْنِ السُّهْرَوَرْدِيُّ**: وَالْعِلْمُ فَرِيْضَةٌ وَفَضِيْلَةٌ: فَالْفَرِيْضَةُ: مَا لَا بُدَّ لِلْإِنْسَانِ مِنْ مَعْرِفَتِهِ، لِيَقُوْمَ بِوَاجِبِ حَقِّ الدِّيْنِ. وَالْفَضِيْلَةُ: مَا زَادَ عَلٰى قَدْرِ حَاجَتِهِ مِمَّا يَكْسِبُهُ. فَضِيْلَةٌ فِي النَّفْسِ مُوَافَقَةٌ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ. وَكُلُّ عِلْمٍ لَا يُوَافِقُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَمَا هُوَ مُسْتَفَادٌ مِنْهُمَا، أَوْ مُعَيِّنٌ عَلٰى فَهْمِهِمَا، أَوْ مُسْتَنِدٌ إِلَيْهِمَا، كَائِنًا مَا كَانَ، فَهُوَ رَذِيْلَةٌ وَلَيْسَ بِفَضِيْلَةٍ، يَزْدَادُ الْإِنْسَانُ بِهِ هَوَانًا وَرِذَالَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

١٠٩: ذكره السهروردي في عوارف المعارف/٣٧ـ

کتاب وسنت میں عصمت (یعنی گناہوں سے محفوظ رہنے) کی ضمانت دی ہے اور کشف والہام کی جانب مجھے عصمت کی ضمانت نہیں دی ہے (یعنی کشف والہام ظنی ہیں جبکہ کتاب وسنت قطعی حکم رکھتے ہیں۔)

۱۰۹/۷۶۔ شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں: علم (حاصل کرنا) فرض بھی ہے اور فضیلت بھی۔ فرض اس اعتبار سے کہ دین کے فرائض اور واجبات کا علم حاصل کرنا انسان پر لازم ہے۔ علم کی فضیلت اس اعتبار سے ہے کہ (جب) وہ علم انسان کی بنیادی ضرورت سے زیادہ ہو، جسے انسان اپنی ذات میں فضیلت (بہتری اور اصلاح) کے لیے حاصل کرے بشرطیکہ وہ علم قرآن و سنت کے موافق ہو۔ ہر وہ علم جو کتاب وسنت کے موافق نہ ہو اور نہ ہی قرآن وسنت سے اخذ ہونے والے علوم کے موافق ہو، یا قرآن وسنت کو سمجھنے میں معاون نہ ہو یا ان کی طرف راہنمائی کرنے والا نہ ہو، وُہ جو کچھ بھی ہے ہوتا پھرے (لیکن وُہ علم کہلانے کا مستحق نہیں)، اُس کا حصول باعثِ ذلت ہے، باعثِ فضیلت نہیں۔ اس کے ذریعے دنیا اور آخرت میں انسان کی ذلت و رسوائی میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔

بَابٌ فِي كَوْنِ نُطْقِهِ ﷺ وَحْيًا وَأَنَّهُ كَانَ لَا يَلْفِظُ مِنْ فَمِهِ إِلَّا الْحَقَّ

١/١١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا.(١) قَالَ: إِنِّي لَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٢/١١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أُرِيْدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوْا: أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهِ إِلٰى فِيْهِ فَقَالَ: أُكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ.

١١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٤٠، الرقم/٨٤٦٢، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في المزاح، ٤/٣٥٧، الرقم/١٩٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠٥، الرقم/٨٧٠٦، والبخاري في الأدب المفرد/١٠٢، الرقم/٢٦٥، وابن السني في عمل اليوم والليلة /٣٧٠، الرقم/٤١٨ـ

(١) مِنَ الدُّعَابَةِ أَي تُمَازِحُنَا

١١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٢، الرقم/٦٥١٠، وأيضًا، ٢/١٩٢، الرقم/٦٨٠٢، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في ←

﴿حضور ﷺ کے کلامِ مبارک کا سراسر وحی ہونا اور آپ ﷺ کے دہن مبارک سے صرف حق جاری ہونا﴾

۱/۱۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے: صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: (مزاح میں بھی) میں حق اور سچ کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

اِسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، طبرانی اور بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲/۱۱۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو (بن العاص) ؓ نے فرمایا: میں جو بات بھی حضور نبی اکرم ﷺ سے سنتا یاد رکھنے کے ارادے سے اُس بات کو لکھ لیا کرتا تھا۔ قریش نے مجھے منع کیا اور کہا: کیا تم ہر بات جو (رسول اللہ ﷺ) سے سنتے ہو لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی بشر ہیں جو ناراضگی اور خوشی میں بھی کلام فرماتے ہیں۔ اِس پر میں لکھنے سے رک گیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے انگشتِ مبارک سے اپنے دہن مبارک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: (میری ہر بات بدستور) لکھتے رہو، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اِس (زبان) سے حق کے سوا کوئی بات نہیں نکلتی۔

..... كتابة العلم، ۳۱۸/۳، الرقم/۳٦٤٦، والدارمي في السنن، ۱۳٦/۱، الرقم/٤٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۱۳/٥، الرقم/۲٦٤۲۸، والحاكم في المستدرك، ۱۸۷/۱، الرقم/۳٥۹، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٤۱٥/۱، الرقم/۷٥٥، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۸/۳۱۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: فَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِهِ.

٣/١١٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا لَنَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ نُحِبُّ أَنْ نَحْفَظَهَا أَوْ نَكْتُبَهَا قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: مَا يَكُوْنُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَإِنِّي لَا أَقُوْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا إِلَّا حَقًّا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

٤/١١٣. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ شُعَيْبًا حَدَّثَهُ وَمُجَاهِدًا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ﷺ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْكَ! قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: عِنْدَ الْغَضَبِ وَعِنْدَ الرِّضَا؟ قَالَ: نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَقُوْلَ إِلَّا حَقًّا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ وَابْنُ عَدِيٍّ.

١١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٥٣/٢، الرقم/١٥٥٣، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ٧٧/١ـ٧٨، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ٤٧٠/١، الرقم/٦٢٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣٣/٨، والعيني في عمدة القاري، ٦٢/١٨ـ

١١٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١٨٧/١، الرقم/٣٥٨، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ٧٩/١، وابن عدي في الكامل، ٣١٨/٤، الرقم/١١٤٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٥٨/٣١-٢٥٩ـ

اِسے امام احمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام مسلم نے اِس حدیث کو قابل حجت مانا ہے۔

۳/۱۱۲۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک ہم آپ سے بہت ساری باتیں سنتے ہیں اُن کو ہم یاد کرنا اور لکھنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (ٹھیک ہے لکھ لیا کرو)۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جو حالتِ غضب اور حالتِ رضا میں صادِر ہوں وہ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں؛ کیوں کہ میں غضب اور رضا دونوں حالتوں میں سوائے حق کے کچھ نہیں کہتا۔

اِسے امام طبرانی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۴/۱۱۳۔ حضرت عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت شعیب نے اُنہیں اور حضرت مجاہد کو بتایا کہ اُنہیں حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ نے بتایا کہ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں جو کچھ آپ سے سنتا ہوں لکھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) غضب اور رضا کے وقت بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں کیوں کہ (کسی حال میں بھی) میری شان کے لائق نہیں کہ میں حق کے سوا کوئی اور بات کہوں۔

اِسے امام حاکم، خطیب بغدادی اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

١١٤/٥. عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُوْلُ لِابْنِ عُمَرَ: أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَمْزَحُ وَلَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا؟ قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ والدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

١١٥/٦. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: تَحَدَّثُوْا وَلْيَتَبَوَّأْ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَنَكْتُبُهَا فَقَالَ: اكْتُبُوْا وَلَا حَرَجَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

١١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٩١/١٢، الرقم/١٣٤٤٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٢٩٨/١، الرقم/٩٩٥، وأيضًا، ٣٢/٧، الرقم/٦٧٦٤، ٧٣٢٢، وأيضًا في المعجم الصغير، ٥٩/٢، الرقم/٧٧٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٥٦/١، الرقم/١٥٥، وذكره الإسماعيلي في معجم شيوخ أبي بكر، ٥١٩/٢، الرقم/١٥٨، والخطابي في غريب الحديث، ١٦٣/٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨٩/٨، وأيضا، ١٧/٩ـ

١١٥: أخرجه الطبراني فيالمعجم الكبير، ٢٧٦/٤، الرقم/٤٤١٠، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ٧٢/١ـ٧٣، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ٤٧٠/١، الرقم/٦٢٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٥١/١ـ

۵/۱۱۴۔ حضرت عبید بن عمیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک آدمی کو حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے کہتے ہوئے سنا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ میں مزاح ضرور کرتا ہوں لیکن (مزاح کے دوران بھی) سوائے حق بات کے کچھ نہیں کہتا؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں (ایسا ہی ہے)۔

اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام طبرانی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۶/۱۱۵۔ حضرت رافع بن خدیج ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا: میری احادیث بیان کیا کرو۔ جس نے مجھ پر جھوٹ و افتراء باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے بہت ساری باتیں سنتے ہیں تو اُنہیں لکھ لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (بے شک ہر بات) لکھ لیا کرو، اِس میں کوئی حرج نہیں۔

اِسے امام طبرانی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ السُّنَّةَ وَحْيٌ

١/١١٦. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ﵂: **أَنَّ النَّبِيَّ** ﷺ **قَالَ: فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ **حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ – لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ – يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ فَيَقُوْلُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا. فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب من لم يتوضأ إلا من الغشي المثقل، ١/٧٩، الرقم/١٨٢، وأيضًا في كتاب الجمعة، باب صلاة النساء مع الرجال في الكسوف، ١/٣٥٨، الرقم/١٠٠٥، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٧، الرقم/٦٨٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الكسوف، باب ما عرض على النبي ﷺ في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ٢/٦٢٤، الرقم/٩٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٤٥، الرقم/٢٦٩٧٠، ومالك في الموطأ، ١/١٨٩، الرقم/٤٤٧ـ

﴿سنّتِ نبوی کا وحی ہونا﴾

۱/۱۱۶۔ حضرت اَسماء بنت اَبی بکر ؓ **سے مروی ہے** کہ سورج گرہن کے روز حضور نبی اکرم ﷺ (نماز کسوف سے) فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جسے میں نے اپنی اس جگہ پر کھڑے دیکھ نہ لیا ہو یہاں تک کہ جنت و دوزخ کو بھی، اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں آزمائش ہوگی۔ دجال کے فتنے جیسی آزمائش یا اُس کے قریب تر کوئی شے۔ راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اَسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی۔ تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتہ آئے گا اُس سے پوچھا جائے گا کہ اس ہستی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہو گا وہ کہے گا: یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ (ﷺ) ہیں جو ہمارے پاس (اللہ تعالیٰ کی) نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ ہم نے اِن کی بات مانی، اِن پر ایمان لائے اور اِن کی پیروی کی۔ اُسے کہا جائے گا: تو آرام سے سو جا، ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا (شانِ مصطفیٰ ﷺ میں) شک کرنے والا ہو گا - راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اَسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی - تو کہے گا: مجھے ان کے بارے میں معلوم نہیں، میں لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا (توجہ کیے بغیر) وہی کہہ دیتا تھا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١١٧. عَنْ عَائِشَةَ ﵂، قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيْمَةً لَا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﵁ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ، أَمَا وَاللهِ، مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ: فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣/١١٨. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَأَةٍ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَمَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ.

١١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب قوله: لا تدخلوا بيوت النبي إلا أن يؤذن لكم.....، ٤/١٨٠٠، الرقم/٤٥١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب إباحة الخروج للنساء لقضاء حاجة الإنسان، ٤/١٧٠٩، الرقم/٢١٧٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٢، الرقم/٥٤.

١١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب غيرة النساء ووجوهن، ٥/٢٠٠٤، الرقم/٤٩٣١، وأيضا في الصحيح، كتاب ←

۲/۱۱۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت سودہ ؓ کسی ضرورت سے باہر نکلیں اور وہ فربہ جسامت رکھنے والی خاتون تھیں، ان کا اپنے جاننے والوں سے چھپنا مشکل تھا۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے انہیں دیکھ کر کہا: اے سودہ! خدا کی قسم! ہم آپ کو پہچان لیتے ہیں حالانکہ آپ پردہ کر کے نکلتی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کا بیان ہے کہ یہ سن کر وہ بارگاہ رسالت کی طرف لوٹ آئیں اور رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے پاس جلوہ گر ہو کر کھانا تناول فرما رہے تھے اور دستِ مبارک میں ایک ہڈی تھی۔ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میں اپنی کسی ضرورت سے باہر نکلی تھی کہ حضرت عمر نے مجھ سے یہ کچھ کہا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وحی فرمانا شروع کر دی۔ جب وحی کا نزول ہو چکا تو ہڈی اس وقت بھی آپ ﷺ کے دست مبارک میں تھی اور آپ ﷺ نے رکھی نہ تھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہیں اجازت مل گئی ہے لہٰذا اپنی حاجت کے تحت باہر جا سکتی ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۱۸۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ ؓ پر میں غیرت کرتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کا ذکر بکثرت فرمایا کرتے، آپ ﷺ ان کی خوبیاں بیان فرمایا کرتے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف یہ یہ وحی فرمائی گئی تھی کہ انہیں (حضرت خدیجہ ؓ کو) جنت میں موتی کے محل کی بشارت عطا فرما دیں۔

..... فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب تزويج النبي ﷺ خديجة ؓ وفضلها، ۱۳۸۸/۳، الرقم/۳۶۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ؓ، باب فضائل خديجة أم المؤمنين ؓ، ۱۸۸۸/٤، الرقم/۲٤۳۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵۸/٦، الرقم/۲٤۳۵۵۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١٩/٤. عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ ﷺ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيْبًا. فَقَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي .....عَنْ قَتَادَةَ، وَزَادَ فِيْهِ: وَإِنَّ اللهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِ أَحَدٌ، عَلٰى أَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيْثِهِ: وَهُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَا يَبْغُوْنَ أَهْلًا وَلَا مَالًا، فَقُلْتُ: فَيَكُوْنُ ذَالِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، قَالَ: نَعَمْ، وَاللهِ، لَقَدْ أَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ إِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَؤُهَا ..... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

فَكُلُّ ذٰلِكَ مَا وَرَدَ فِي الْأَحَادِيْثِ الْمَذْكُوْرَةِ مِنْ قِسْمِ الْوَحْيِ لَمْ يَرِدْ فِي الْقُرْآنِ. إِنَّهُ كَلَامُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَحَدِيْثُهُ، وَصَرَّحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ بِأَنَّهُ أُوْحِيَ إِلَيْهِ ﷺ.

١٢٠/٥. عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ ﷺ قَالَ: كَانَ جِبْرِيْلُ ﷺ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة صفة نعيمها وأهلها، باب الصفات التي يصرف بها في الدنيا.....، ٤/٢١٩٨، الرقم/٢٨٦٥، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التواضع، ٤/٢٧٤، الرقم/٤٨٩٥ـ

١٢٠: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٥٣، الرقم/٥٨٨، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ١٣/٢٩١ـ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۱۱۹۔ حضرت عیاض بن حمار ﷺ **نے بیان کیا** کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم میں تشریف فرما ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے، .....قتادہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ وحی کی ہے کہ تواضع کرو، حتیٰ کہ کوئی شخص دوسرے پر فخر نہ کرے، اور کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔ اسی حدیث میں ہے وہ لوگ تم میں تابع ہوں گے، اہل اور مال کو نہیں طلب کریں گے، میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا ایسے لوگ ہوں گے؟ انہوں نے کہا: ہاں، واللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں ان کو دیکھا ہے، ایک شخص ایک قبیلہ کی بکریاں چراتا تھا، اسے کوئی نہ ملتا تو وہ ان کی باندی سے وطی کرتا۔

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

مذکورہ بالا احادیث میں بیان کردہ وحی کے واقعات قرآن مجید میں کہیں بیان نہیں ہوئے۔ یہ یقیناً رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور احادیث مبارکہ ہیں۔ ہر مقام پر آپ ﷺ نے خود تصریح فرما دی ہے کہ آپ ﷺ کی طرف اس کی وحی فرمائی گئی۔

۵/۱۲۰۔ امام اَوزاعی نے حضرت حسان (بن عطیہ) ﷺ **سے روایت کیا:** وہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ پر سنت لے کر اسی طرح نازل ہوتے تھے جیسا کہ قرآن لے کر نازل ہوتے تھے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٦/١٢١. عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: كَانَ جِبْرِيْلُ عليه السلام يَنْزِلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ، وَيُعَلِّمُهُ إِيَّاهَا كَمَا يُعَلِّمُهُ الْقُرْآنَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيْلِ وَالْمَرْوَزِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

٧/١٢٢. وَأَيْضًا عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ الْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَيَحْضُرُهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِالسُّنَّةِ الَّتِي تُفَسِّرُ ذَالِكَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

١٢١: أخرجه أبو داود في المراسيل/٣٦١، الرقم/٥٣٦، والمروزي في السنة/٣٣، الرقم/١٠٢، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٢ـ

١٢٢: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، باب موضع السنة من الكتاب وبيانها له، ٢/١٩١ـ

۱۲۱/۶۔ حضرت حسان بن عطیہ ؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل امین ؑ رسول اللہ ﷺ پر سنت لے کر اسی طرح نازل ہوتے تھے جیسا کہ قرآن لے کر، اور آپ ﷺ کو سنت اسی طرح سکھاتے تھے جیسے کہ قرآن سکھاتے تھے۔

اسے امام ابو داود نے 'المراسیل' میں اور مروزی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۲/۷۔ حضرت حسان بن عطیہ ؒ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر (جس طرح قرآنی) وحی نازل ہوتی تھی، (اسی طرح) جبرائیل امین ؑ، آپ ﷺ کے پاس سنت لے کر حاضر ہوتے تھے جو اس وحی (قرآن) کی تفسیر کرتی تھی۔

اسے امام ابن عبدالبر نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُوْتِيَ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ وَهِيَ السُّنَّةُ

١/١٢٣. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ﷺ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ: لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٢/١٢٤. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا، هَلْ

١٢٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ٤/٢٠٠، الرقم/٤٦٠٥، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبي ﷺ، ٥/٣٧، الرقم/٢٦٦٣، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ١/٦، الرقم/١٣، والشافعي في المسند/١٥١، ٢٣٣، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٠٩، والطبراني في المعجم الكبير،١/٣١٦، الرقم/٩٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٧٦، الرقم/١٣٢١٩.

١٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٢، الرقم/١٧٢٣٣، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبي ﷺ، ٥/٣٨، الرقم/٢٦٦٤، والدار قطني في السنن، ←

﴿حضور ﷺ کو قرآن مجید اور اِس کی مثل سنّت عطا کیا جانا﴾

۱/۱۲۳۔ حضرت عبید اللہ بن ابی رافع ؓ بذریعہ اپنے والد، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اپنی مسند پر اس حال میں ٹیک لگائے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کے پاس ان امور میں سے، جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جن سے میں نے منع کیا ہے، کوئی امر آئے اور وہ کہے: ہم نہیں جانتے، ہم نے تو جو قرآن میں پایا ہے صرف اسی کی اتباع کریں گے۔

اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲/۱۲۴۔ حضرت مقدام بن معدی کرب ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سن لو!

..... ٤/٢٨٦-٢٨٧، الرقم/٥٨-٥٩، والحاكم في المستدرك، ١/١٩١، الرقم/٣٧١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٧٦، الرقم/١٣٢٢٠۔

عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٣/١٢٥. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَلاَ إِنِّي أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلاَ يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوْهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوْهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

١٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٠، الرقم/١٧٢١٣، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ٤/٢٠٠، الرقم/٤٦٠٤، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/١٣٧، الرقم/١٠٦١، والمروزي في السنة،١/٧٠-٧١، ١١١، الرقم/٢٤٤، ٤٠٣، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٨ـ

عنقریب کسی آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوا کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (ہی کافی ہے۔) ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے جبکہ (جان لو!) رسول اللہ ﷺ کا کسی شے کو حرام قرار دینا بھی اللہ تعالیٰ ہی کے حرام قرار دینے کے مترادف ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے، اور دارقطنی و حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۳/۱۲۵۔ حضرت مقدام بن معدی کرب ؓ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اور بھی اسی جیسی چیز (یعنی حدیث وسنت عطا کی گئی ہے) اور خبردار ہو جاؤ، عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسند سے ٹیک لگائے ہوئے کہے گا کہ تمہارے لیے صرف قرآن مجید (کافی) ہے، لہٰذا جو اس میں حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسی کو حرام سمجھو۔ آگاہ رہو کہ گھریلو گدھے کا گوشت تمہارے لیے حلال نہیں ہے (یہ حکم قرآن نے نہیں دیا) اور درندوں میں سے ہر ذی ناب بھی (حلال نہیں ہے یہ حکم بھی قرآن نے نہیں دیا)، اور نہ ذمی کی گری ہوئی چیز تمہارے لیے حلال ہے، مگر جبکہ مالک اس کی ضرورت نہ سمجھے (یہ حکم بھی قرآن کا نہیں ہے۔ یہ سارے احکام میرے دیئے ہوئے ہیں۔ یعنی مبنی بر سنت و حدیث نبوی ﷺ ہیں) اور جب کوئی کسی قوم کے پاس مہمان بن کر جائے تو اس قوم پر اس کی مہمان نوازی لازم ہے۔ اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اپنی مہمان نوازی کے برابر اسے ان سے (مال) لینے کا حق حاصل ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ سے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٢٦/٤. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ أَلاَ، وَإِنِّي وَاللهِ، قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ. ..... الحديث.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٢٧/٥. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يُوْشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يُحَدَّثُ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِي. فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ، مَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ. أَلَّا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ.

١٢٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الخراج والإمارة والفي، باب في تعشير أهل الذمة إذا اختلفوا بالتجارات، ١٧٠/٣، الرقم/٣٠٥٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٨٤/٧-١٨٥، الرقم/٧٢٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٠٤/٩، الرقم/١٨٥٠٨، والمروزي في السنة، ١١١/١-١١٢، الرقم/٤٠٥ـ

١٢٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ٦/١، الرقم/١٢، والدارمي في السنن، المقدمة، باب السنة قاضية على كتاب الله، ١٥٣/١، الرقم/٥٨٦ـ

۴/۱۲۶۔ حضرت عرباض بن ساریہ سلمی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی مسند پر ٹیک لگا کر بیٹھا یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز حرام قرار نہیں دی مگر صرف وہی جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ، اللہ کی قسم! بے شک میں نے (کئی چیزوں کی) نصیحت کی، (کئی چیزوں کا) حکم دیا اور کئی چیزوں سے منع کیا۔ یہ (میرے دیئے ہوئے) سب احکام، قرآن ہی کی مثل ہیں یا (مقدار میں) اس سے بھی زیادہ ہیں .....الحدیث۔

اس حدیث کو امام ابو داود، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵/۱۲۷۔ حضرت مقدام بن معدی کرب الکندی ؓ روایت بیان فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آنے والے زمانے میں) ایک آدمی اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو گا، اس کے سامنے میری احادیث میں سے کوئی حدیث بیان کی جائے گی، جس پر وہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والی صرف اللہ کی کتاب ہے جو کچھ ہم اس میں حلال پائیں گے اسے ہی حلال جانیں گے اور جو کچھ اس میں حرام پائیں گے اسے ہی حرام سمجھیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا وہ بھی ویسا ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہو۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٦/١٢٨. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ ﷺ، يَقُوْلُ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْبَرٍ مِنْهَا: اَلْحُمُرُ الأَهْلِيَّةُ وَغَيْرُهَا. قَالَ: وَيُوْشِكُ مُتَّكِئٌ عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ يُحَدَّثُ بِحَدِيْثِي فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ، فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ أَحْلَلْنَاهُ، وَمِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، أَلاَ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٧/١٢٩. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن أَبِي عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهُ، يُوْشِكُ شَبْعَانٌ عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ، فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ أَحْلَلْنَاهُ، وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، أَلاَ وَإِنَّهُ لَيْسَ كَذَالِكَ، لَا يَحِلُّ ذُوْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَلَا الْحُمُرُ الأَهْلِي، وَلَا اللُّقَطَةُ مِنَ الْمُعَاهِدِ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا وَلَمْ يَقْرُوْهُ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَعْصِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢٧٤-٢٧٥، الرقم/٦٤٩، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٩.

١٢٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢٨٣، الرقم/٦٦٩.

۶/۱۲۸۔ حضرت حسن بن جابر سے مروی ہے: انہوں نے حضرت مقدام بن معدی کرب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن کچھ چیزیں حرام قرار دیں، ان میں سے پالتو (گھریلو) گدھا اور کچھ مزید چیزیں (تھیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے کسی شخص سے میری حدیث بیان کی جائے گی جس پر وہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، پس جو چیز اس میں ہم نے حلال پائی ہم نے اسے حلال قرار دیا اور جو چیز اس میں حرام پائی ہم نے اسے حرام قرار دیا۔ (پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) خبردار! بے شک رسول اللہ (ﷺ) کا کسی شے کو حرام قرار دینا، اللہ تعالیٰ کے کسی شے کو حرام قرار دینے ہی کے مترادف ہے۔

اسے امام طبرانی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۲۹۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عَوف جُرَشی، حضرت مقدام بن معدی کرب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک کتاب اور دوسری وہ چیز دی گئی ہے جو اس کے برابر ہے (یعنی حدیث وسنت)، عنقریب ایک سیر شکم شخص اپنی مسند پر بیٹھ کر کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان صرف یہ کتاب ہے، پس اس میں جو چیز حلال ہے اس کو ہم نے حلال قرار دیا، اور اس میں جو چیز حرام ہے اس کو ہم نے حرام قرار دیا۔ (پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) خبردار! ایسا ہرگز نہیں ہے، نوکیلے دانتوں والا درندہ حلال نہیں ہے، نہ ہی پالتو گدھے حلال ہیں، ذمی کی گری ہوئی کوئی چیز بھی حلال نہیں ہے مگر یہ کہ اُس چیز کا مالک اس سے بے نیاز ہو، اور کوئی بھی شخص جو کسی قوم کے پاس بطور مہمان گیا اور اُنہوں نے اس کی مہمان نوازی نہ کی تو اس پر جائز ہے کہ وہ اپنی مہمانی کی ضرورت کے برابر ان سے لے لے۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨/١٣٠. عَنْ أَبِي رَافِعٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأَعْرِفَنَّ الرَّجُلَ يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي إِمَّا أَمَرْتُ بِهِ وَإِمَّا نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُوْلُ: مَا نَدْرِي، مَا هٰذَا؟ عِنْدَنَا كِتَابُ اللهِ لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٩/١٣١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَعَلَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَهِ حَدِيْثٌ مِّنْ حَدِيْثِي وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ، فَيَقُوْلُ: دَعُوْنَا مِنْ هٰذَا، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَا.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

١٠/١٣٢. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُوْشِكُ أَحَدُكُمْ يَقُوْلُ: هٰذَا كِتَابُ اللهِ مَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ احْلَلْنَاهُ، وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، أَلَا مَنْ بَلَغَهُ عَنِّي حَدِيْثٌ، فَكَذَّبَ بِهِ فَقَدْ كَذَّبَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَالَّذِي حَدَّثَهُ.

١٣٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١/١٩٠، الرقم/١٣، وأبو بكر الإسماعيلي في معجم الشيوخ، ٢/٥٤٧، الرقم/١٨٢، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٨/٣، وأيضًا في الكفاية في علم الرواية/١٠، والهيثمي في موارد الظمآن/٥٥، الرقم/٩٨ـ

١٣١: أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٠-١١ـ

١٣٢: ذكره ابن عبد البر في التمهيد، ١/١٥٢ـ

۸/۱۳۰۔ حضرت ابو رافع ﷺ **سے مروی ہے آپ نے بیان کیا** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ضرور بالضرور ایسے شخص کو جانتا ہوں جس کے پاس میرے احکامات میں سے کوئی حکم آئے گا جس کے ذریعے میں نے کسی کام کے کرنے کا امر دیا ہوگا یا کسی کام سے منع کیا ہوگا۔ مگر وہ شخص کہے گا: ہم نہیں جانتے کہ یہ کیا ہے؟ ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے، اس میں یہ (امر یا نہی) موجود نہیں ہے۔

اسے امام ابن حبان اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۹/۱۳۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ **نے روایت کیا** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید تم میں سے کسی شخص کے پاس میری احادیث میں سے کوئی حدیث پہنچے، جبکہ وہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا، اور وہ کہے گا: ہمارے سامنے حدیث کی بات نہ کرو، ہم نے جو کچھ کتاب اللہ میں پایا صرف اُسی کی اتباع کریں گے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۳۲۔ ایک روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ **سے ہی مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے تم میں سے کوئی شخص یہ کہے گا: یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو کچھ اس میں حلال ہے، ہم صرف اسی کو حلال مانیں گے، اور جو کچھ اس میں حرام ہے اسے ہم اسی کو حرام جانیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ! جس کو میری حدیث پہنچی اور اس نے اسے جھٹلا دیا، یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسولِ مکرم (ﷺ) کو اور جس نے اسے بیان کیا (ان سب کو) جھٹلا دیا ہے۔

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

١١/١٣٣. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ بَلَغَهُ عَنِّي حَدِيْثٌ فَكَذَّبَ بِهِ فَقَدْ كَذَّبَ ثَلَاثَةً: اَللهَ وَرَسُوْلَهُ وَالَّذِي حَدَّثَ بِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

١٢/١٣٤. وَذَكَرَ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ: فَمَنْ بَلَغَهُ عَنِّي حَدِيْثٌ فَكَذَّبَ بِهِ أَوْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

١٣/١٣٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَسٰى أَحَدُكُمْ يَتَّكِئُ عَلٰى فِرَاشِهِ، يَأْكُلُ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ، فَيُؤْتٰى يُحَدَّثُ عَنِّيَ الْأَحَادِيْثَ. يَقُوْلُ: لَا أَرَبَ(١) لِي فِيْهَا، عِنْدَنَا كِتَابُ اللهِ، مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا، وَمَا أَمَرَكُمْ بِهِ فَاتَّبِعُوْهُ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

١٣٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣١٣/٧، الرقم/٧٥٩٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤١٠/٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٨/١ـ

١٣٤: ذكره الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١١ـ

١٣٥: ذكره الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١١ـ

(١) الأرب: الحاجة، والرغبة، والمطلب ـ

اسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۳۳۔ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو میری طرف سے کوئی حدیث پہنچی، اور اس نے اسے جھٹلا دیا (یعنی اسے بطور حجت قبول کرنے سے انکار کر دیا)، اس نے تینوں کو جھٹلایا: اللہ تعالیٰ کو، اس کے رسول مکرم (ﷺ) کو اور اس کو جس نے اس حدیث کو بیان کیا تھا۔

اسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۳۴۔ خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے کہ جس تک میری طرف سے کوئی حدیث پہنچی اور اس نے اسے جھٹلا دیا (یعنی اس کا حجت ہونا قبول نہ کیا) جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے۔

۱۳/۱۳۵۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ممکن ہے تم میں سے کوئی اپنے بستر پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو، اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے کھاتا ہو، اس کے سامنے میری احادیث بیان کی جائیں اور وہ یہ کہے: میری ان میں کوئی حاجت اور رغبت نہیں ہے، ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب (کافی) ہے وہ تمہیں جس چیز سے روکے فقط اُس سے رک جاؤ، اور جس چیز کے کرنے کا حکم دے فقط اُس کی پیروی کرو۔

اِسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي حُكْمِ الْقَضَاءِ بِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهِ ﷺ

١/١٣٦. عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أَخِي الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟ قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُوْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَدْرَهُ وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِمَا يُرْضِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٠، الرقم/٢٢٠٦٠، وأيضًا، ٥/٢٤٢، الرقم/٢٢١٥٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأقضية، باب اجتهاد الرأي في القضاء، ٣/٣٠٣، الرقم/٣٥٩٢، والدارمي في السنن، باب الفتيا وما فيه من الشدة، ١/٧٢، الرقم/١٦٨، وعبد بن حميد في المسند، ١/٧٢، الرقم/١٢٤، والطيالسي في المسند، ١/٧٦، الرقم/٥٥٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٧٠، الرقم/٣٦٢.

﴿قرآن مجید اور سنتِ رسول ﷺ کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم﴾

۱/۱۳۶۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بھتیجے حارث بن عمرو نے حضرت معاذ بن جبل کے اصحابِ حمص (حمص میں رہنے والے شاگردوں) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو (قاضی بنا کر) یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے (اُن سے دریافت) فرمایا: جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ پیش ہو گا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی کتاب (قرآن مجید) سے فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے (دریافت) فرمایا: اگر تم نے (وہ معاملہ) اللہ کی کتاب میں نہ پایا تو؟ انہوں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ (فیصلہ کروں گا)۔ آپ ﷺ نے (دریافت) فرمایا: اگر تم نے رسول اللہ کی سنت میں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی اس بارے وضاحت نہ پائی (تب کیا کرو گے)؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) تب میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور (حقیقت تک پہنچنے میں) کوتاہی نہیں کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے (خوش ہو کر) ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے نمائندہ کو اِس اَمر کی توفیق بخشی جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو راضی کر دیتی ہے۔

اس حدیث کو امام احمد نے، ابو داؤد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، جبکہ دارمی اور ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے۔

٢/١٣٧. عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رضي الله عنه إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْضِي؟ فَقَالَ: أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي. قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٣/١٣٨. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: يَا مُعَاذُ، بِمَ تَقْضِي؟ قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ، قَالَ: فَإِنْ جَاءَكَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ نَبِيُّهُ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ الصَّالِحُوْنَ قَالَ: أَؤُمُّ الْحَقَّ جَهْدِي قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي جَعَلَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ يَقْضِي بِمَا يَرْضٰى بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ .

١٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٦، الرقم/٢٢١١٤، والترمذي في السنن، كتاب الأحكام، باب ما جاء في القاضي كيف يقضي، ٣/٦١٦، الرقم/١٣٢٧ـ

١٣٨: أخرجه الدارمي في السنن، باب الفتيا وما فيه من الشدة، ١/٧٢، الرقم/١٦٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٥٤٣، الرقم/٢٢٩٨٩ـ

۲/۱۳۷۔ حضرت معاذ بن جبل ؓ کے اصحاب سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو دریافت فرمایا: تم فیصلہ کیسے کرو گے؟ عرض کیا: جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ حکم اللہ کی کتاب میں نہ ملے (یعنی تم نہ پاؤ)؟ پھر عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر رسول اللہ کی سنت میں بھی نہ پاؤ؟ عرض کیا: پھر اپنی رائے سے (کتاب وسنت کی روشنی میں) اجتہاد کروں گا۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول کے نمائندے کو یہ توفیق بخشی۔

اس حدیث کو امام احمد نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳/۱۳۸۔ حضرت محمد بن عبداللہ ثقفی ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت معاذ ؓ کو یمن کا (قاضی بنا کر) بھیجنے لگے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: اے معاذ! تم فیصلے کیسے کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے سامنے کوئی ایسا معاملہ پیش آئے جو کتاب اللہ میں (صراحتاً) موجود نہ ہو، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ فرمایا ہو اور نہ ہی صالحین نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو (تو پھر تم کیسے کرو گے)؟ حضرت معاذ ؓ نے عرض کیا: پھر میں حق تک پہنچنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کروں گا (یعنی اجتہاد کروں گا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول ﷺ کے نمائندے کو اس قابل بنایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی رضا کے مطابق فیصلہ کر سکے۔

اس حدیث کو امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣٩/٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: أَكْثَرُوْا عَلٰى عَبْدِ اللهِ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّهُ قَدْ أَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَلَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِنَّ اللهَ ﷻ قَدَّرَ عَلَيْنَا أَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ بِرَأْيِهِ.....الحديث.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٤٠/٥. عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَرَ ﷺ يَسْأَلُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِ اقْضِ بِمَا

١٣٩: أخرجه النسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الحكم باتفاق أهل العلم، ٨/٢٣٠، الرقم/٥٣٩٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٤٦٩، الرقم/٥٩٤٦، والدارمي في السنن، المقدمة، باب الفتيا ومافيه من الشدة، ١/٧١، الرقم/١٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٥٤٤، الرقم/٢٢٩٩١، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٨٧، الرقم/٨٩٢٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١١٥، الرقم/٢٠١٣٠، والهندي في كنز العمال، ٥/٣٢٤، الرقم/١٤٤٦١ـ

١٤٠: أخرجه النسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الحكم باتفاق أهل العلم، ٨/٢٣١، الرقم/٥٣٩٩، وأيضًا في السنن الكبرى، ←

۴/۱۳۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ﷺ **سے مروی ہے** کہ ایک دن لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے بہت سے مسائل دریافت کیے، جس پر آپ نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا تھا کہ ہم کوئی فیصلہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کسی فیصلہ یا فتویٰ کے اہل ہوئے تھے۔ بعدازاں اللہ ﷻ نے ہمیں توفیق بخشی اور ہم اس رتبہ تک پہنچے جسے تم اب دیکھ رہے ہو۔ لہٰذا آج کے بعد تم میں سے جس شخص کو فیصلہ کرنے کی ضرورت لاحق ہو تو وہ اللہ ﷻ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر اسے ایسا معاملہ درپیش ہو جو اسے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ملے تو پھر اُسے چاہیے کہ اللہ کے نبی ﷺ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرے، پھر اگر وہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کے احکام میں بھی نہ ملے، تو اُسے چاہیے کہ وہ صالحین کے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جو نہ تو کتاب اللہ میں ملے، نہ ہی رسول اللہ ﷺ کے احکام میں ملے اور نہ صالحین کے فیصلوں میں ملے، تو پھر وہ شخص اپنی رائے سے اجتہاد کرے۔

اسے امام نسائی، دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵/۱۴۰۔ قاضی شریح ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق ﷺ کی طرف یہ پوچھنے کے لیے خط لکھا (کہ فیصلہ کیسے کیا جائے) جس پر حضرت عمر ﷺ نے اُنہیں لکھا: تم اللہ

..... ٤٦٨/٣، الرقم/٥٩٤٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٤٣/٤، الرقم/٢٢٩٩٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢٣٨/١، ٢٣٩، الرقم/١٣٣۔

فِي كِتَابِ اللهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَإِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

١٤١/٦. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ يَحْدُثُ لَيْسَ فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ فَقَالَ: يَنْظُرُ فِيْهِ الْعَابِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١٤٢/٧. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِذَا حَضَرَكَ أَمْرٌ لَا تَجِدُ مِنْهُ بُدًّا، فَاقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ، فَإِنْ عَيِيْتَ فَاقْضِ بِسُنَّةِ نَبِيِّ اللهِ، فَإِنْ عَيِيْتَ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ، فَإِنْ عَيِيْتَ فَأَوْمِئْ إِيْمَاءً، وَلَا تَأْلُ، فَإِنْ عَيِيْتَ فَافْرُرْ مِنْهُ، وَلَا تَسْتَحِي.

١٤١: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب ولا سنة، ١/٦١، رقم: ١١٧، والسيوطي في مفتاح الجنة/٥٨.

١٤٢: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٨/٣٠١، الرقم/١٥٢٩٥، والحاكم في المستدرك، ٤/١٠٦، الرقم/٧٠٣٠، وابن عبد البر في ـــ

تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (صراحتاً) موجود نہ ہو، تو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت، دونوں میں اس بارے میں کوئی واضح حکم نہ ہو، تو پھر صالحین کے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صالحین کے فیصلوں میں بھی وہ حکم نہ ملے، تو پھر تمہارا دل چاہے تو آگے بڑھو (یعنی اجتہاد کرو) اور چاہو تو پیچھے ہٹ جاؤ اور میرا خیال ہے کہ (آگے بڑھنے کی نسبت) تمہارا پیچھے ہٹنا زیادہ بہتر ہے۔

اِسے امام نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۶/۱۴۱۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پیش آنے والے کسی ایسے معاملہ کے بارے میں پوچھا گیا جس پر کتاب وسنت (دونوں) میں کوئی واضح راہنمائی میسر نہ آ سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس معاملہ میں عبادت گزار مومنین (یعنی صالحین) غور وفکر کریں (اور اس کا حل بتائیں)۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۴۲۔ حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس سے فرار ممکن نہ ہو تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تم ایسا کرنے سے عاجز آ جاؤ تو پھر اس کے نبی مکرم ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تم اس کے مطابق بھی فیصلہ کرنے سے عاجز آ جاؤ تو صالحین کے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تم اس سے بھی عاجز آ جاؤ تو پھر اپنی رائے کا اظہار کرو اور ٹال مٹول نہ کرو، اگر تم اس سے بھی عاجز آ جاؤ تو اس معاملہ میں معذرت کر دو اور اس میں کوئی شرم محسوس نہ کرو۔

..... جامع بيان العلم وفضله، ۵۷/۲، والهندي في كنز العمال، ۸۱۳/۵، الرقم/ ۱٤٤٦۰۔

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

٨/١٤٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَنَا أَمْرٌ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ الْقُرْآنُ وَلَمْ يُخَصَّصْ فِيْهِ سُنَّةٌ مِنْكَ؟ قَالَ: تَجْعَلُوْنَهُ شُوْرٰى بَيْنَ الْعَابِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَقْضُوْنَهُ بِرَأْيِ خَاصَّةٍ .....الحديث.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

ذَكَرَ الْمَاوَرْدِيُّ: كَتَبَ عُمَرُ ﷺ إِلٰى أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَهْدَهُ عَلٰى قَضَاءِ الْبَصْرَةِ: الْفَهْمَ الْفَهْمَ، فِيْمَا تَلَجْلَجَ فِي صَدْرِكَ، لَيْسَ فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ، فَاعْرِفِ الْأَمْثَالَ وَالْأَشْبَاهَ، وَقِسِ الْأُمُورَ بِنَظَائِرِهَا. وَانْتَشَرَ هٰذَا الْعَهْدُ فِي الصَّحَابَةِ فَمَا أَنْكَرَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ، فَدَلَّ عَلٰى أَنَّهُمْ مُجْمِعُوْنَ عَلٰى إِثْبَاتِ الْقِيَاسِ قَوْلًا وَعَمَلًا، وَهُمُ الْقُدْوَةُ الْمُتَّبَعُوْنَ، وَالنَّقَلَةُ الْمُطَاعُوْنَ، نَأْخُذُ عَنْهُمْ مَا تَحَمَّلُوْهُ، وَنَقْتَدِي بِهِمْ فِيْمَا فَعَلُوْهُ، وَقَدِ اجْتَهَدُوا وَقَاسُوْا.(١)

١٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٧١/١١، الرقم/١٢٠٤٢، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٥٩/٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨٠/١، والسيوطي في مفتاح الجنة، ٥٧/١، والعسقلاني في الميزان، ٧٨/٣، الرقم/٢٨٣.

(١) ذكره الماوردي في الحاوي الكبير، ٢٦٨/١٦، وابن حزم في ←

اسے امام عبد الرزاق اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۸/۱۴۳۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں: حضرت علی ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس بارے میں) آپ کا کیا حکم ہے کہ اگر ہمیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس کے بارے میں نہ تو قرآن میں کوئی واضح حکم نازل ہوا ہو اور نہ ہی اس بارے میں آپ کی سنت میں کوئی تخصیص کی گئی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس معاملہ میں مومنین میں سے عبادت گزار صالحین سے مشورہ طلب کرنا اور اس معاملہ میں بعض مخصوص لوگوں کی رائے پر تکیہ نہ کرنا۔

اسے امام طبرانی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

امام ماوردی نے بیان کیا: حضرت عمر ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ کو ایک خط لکھا -جب وہ بصرہ کے قاضی تھے- (سیدنا عمر ﷺ نے فرمایا): 'اُن اُمور میں خوب غور و فکر کرو جو تمہارے دل میں کھٹکیں اور کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ میں اُس کا واضح حل موجود نہ ہو۔ (ایسی صورت میں اِن معاملات کے حل کے لیے) تم ان کی مثالوں اور ان سے ملتے جلتے اُمور پر غور و فکر کرو اور ان اُمور کو اُن نظائر پر قیاس کرو۔' چنانچہ یہی اُصول پھر صحابہ کرام ﷺ میں مروج و متداول ہو گیا اور کسی ایک نے بھی اِس کا انکار نہیں کیا۔ یہ اَمر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قیاس پر اُن کا قولی و عملی اِجماع تھا۔ صحابہ کرام ﷺ ایسے رہنما ہیں جن کی اقتداء کی جاتی ہے اور ایسے راوی ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے، جو (قرآن و سنت کا) علم اُنہوں نے حاصل کیا وہ ہم انہی سے حاصل کرتے ہیں اور ہم انہی کے عمل کی اقتداء کرتے ہیں۔ بے شک اُنہوں نے اجتہاد بھی کیا اور قیاس بھی کیا۔

..... الإحکام، ۷/۴۴۲۔

١٤٤/٩. عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَتَىٰ عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي، وَلَسْنَا هُنَالِكَ، وَإِنَّ اللهَ قَدْ بَلَّغَنَا مَا تَرَوْنَ، فَمَنْ عُرِضَ مِنْكُمْ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ، فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا قَضَىٰ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِيْهِ كِتَابُ اللهِ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَىٰ بِهِ الصَّالِحُوْنَ، فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ، وَلَا يَقُوْلُ أَحَدُكُمْ: إِنِّي أَخَافُ، وَإِنِّي أَرَىٰ، فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَ ذَالِكَ أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَدَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلَىٰ مَا لَا يُرِيْبُكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٤٥/١٠. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ، إِذَا سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ فَكَانَ فِي الْقُرْآنِ، أَخْبَرَ بِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرْآنِ وَكَانَ عَنْ رَسُوْلِ

١٤٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٨٧، الرقم/٨٩٢٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١١٥، الرقم/٢٠١٣٠ـ

١٤٥: أخرجه الدارمي في السنن، باب الفتيا وما فيه من الشدة، ١/٧١، الرقم/١٦٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٥٤٤، الرقم/٢٢٩٩٤، ←

۹/۱۴۴۔ حضرت حُریث بن ظُہیر ؒ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: اے لوگو! ہم پر ایک زمانہ ایسا تھا کہ ہم کوئی فیصلہ خود نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم ابھی اس کے قابل بنے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ مرتبہ عطا فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ پس آج کے بعد جس کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر اُس کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آجائے جس کے بارے میں اسے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کوئی واضح حکم نہ مل سکے تو پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے احکام کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر اُس کے پاس ایسا مسئلہ آجائے کہ قرآن مجید میں بھی اس بارے میں واضح حکم نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اس بارے میں کوئی فیصلہ نہ فرمایا ہو، تو پھر وہ صالحین کے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کرے، اگر اسے کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو، جس کے بارے میں نہ تو قرآن مجید میں کوئی واضح حکم ہو اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ فرمایا ہو اور نہ ہی صالحین نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو، تو پھر اُسے چاہیے کہ اجتہاد کرے اور تم میں سے کوئی یہ مت کہے کہ میں ڈرتا ہوں یا میں دیکھوں گا، کیوں کہ حلال بھی واضح ہے، اور حرام بھی واضح ہے، البتہ ان کے درمیان کچھ مشتبہ اُمور ہیں۔ سو تم اس عمل کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈالے اور اس عمل کو اختیار کر لو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۴۵۔ حضرت عبید اللہ بن ابی یزید ؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے جب کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا جاتا، اگر وہ قرآن میں موجود ہوتا تو اس حوالے سے بتا دیتے تھے اگر وہ قرآن میں موجود نہ ہوتا مگر رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ سے منقول ہوتا، تو

..... والحاكم في المستدرك، ١/٢١٦، الرقم/٤٣٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٦٦، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٢/٥٧-٥٨، والخطيب البغدادي في الفقيه والتفقه، ١/٤٩٧-٤٩٨۔

اللهِ ﷺ، أَخْبَرَ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ، فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ﷺ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ، قَالَ فِيْهِ بِرَأْيِهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

اس کے مطابق بتا دیتے تھے اگر ایسا نہ ہوتا لیکن حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ سے منقول ہوتا تو وہ اس کے مطابق بتا دیتے اور اگر اُن سے بھی کوئی فیصلہ منقول نہ ہوتا تو پھر اپنی رائے کے مطابق جواب دیا کرتے تھے۔

اسے امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ السُّنَّةَ تُثْبِتُ الْأَحْكَامَ كَالْقُرْآنِ

١/١٤٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ.

١٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، ١/٣٠٣، الرقم/٨٤٧، وأيضًا في كتاب الصوم، باب سواك الرطب واليابس للصائم، ٢/٦٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب السواك، ١/٢٢٠، الرقم/٢٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٠، ١٢٠، الرقم/٦٠٧، ٩٦٧، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب السوك، ١/١٢، الرقم/٤٧، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في السواك، ١/٣٤-٣٥، الرقم/٢٢-٢٣، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب ما جاء في تأخير صلاة العشاء الآخرة، ١/٣١٠، الرقم/١٦٧، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الرخصة في السواك بالعشي للصائم، ١/١٢، الرقم/٧، وأيضًا في كتاب المواقيت، باب ما يستحب من تأخير العشاء، ١/٢٦٦، الرقم/٥٣٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب السواك، ١/١٠٥، الرقم/٢٨٧، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب وقت صلاة العشاء، ١/٢٢٦، الرقم/٦٩٠-٦٩١، ومالك في الموطأ، كتاب الطهارة، باب ما جاء في السواك، ١/٦٦، الرقم/١٤٥-١٤٦.

﴿قرآن کی طرح سنتِ نبوی سے بھی اَحکام شرعیہ ثابت ہونا﴾

۱/۱۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی اُمت کے لیے یا فرمایا: لوگوں کے لیے دشوار نہ سمجھتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم صادر فرما دیتا۔

اس حدیث کو امام بخاری اور مالک نے روایت کیا ہے۔

٢/١٤٧. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ. وفي رواية: أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٣/١٤٨. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَو النَّبِيَّ ﷺ أَوْ أُتِيَ فَقَالَ: مَالِي أَرَاكُمْ تَأْتُوْنِي قُلْحًا اسْتَاكُوْا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوْءَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا وَلَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ.

١٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٠، ١٢٠، الرقم/٦٠٧، ٩٦٧، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في السواك، ١/٣٤-٣٥، الرقم/٢٢-٢٣، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب ما جاء في تأخير صلاة العشاء الآخرة، ١/٣٠١، الرقم/١٦٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب السواك، ١/١٠٥، الرقم/٢٨٧، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب وقت صلاة العشاء، ١/٢٢٦، الرقم/٦٩٠-٦٩١.

١٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢١٤، الرقم/١٨٣٥، وأيضًا، ٣/٤٤٢، الرقم/١٥٦٩٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب السواك، ١/١٠٦، الرقم/٢٨٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٩٦، الرقم/٣٠٣٢، ٣٠٣٨، وأبو يعلى في المسند، ←

۲/۱۴۷۔ حضرت زید بن خالد جہنی ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو ضرور بالضرور انہیں ہر نماز کے وقت واجباً مسواک کرنے کا حکم دے دیتا اور نماز عشاء کو رات کے تیسرے پہر اور ایک روایت میں فرمایا: رات کے دوسرے پہر تک واجباً مؤخر کر دیتا۔

اس حدیث کو امام اَحمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۴۸۔ حضرت جعفر بن تمّام بن عباس ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے، میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم میرے پاس اس حال میں آئے ہو کہ تمہارے دانت پیلے ہوگئے ہیں، مسواک کیا کرو، اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں پڑنے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک شرعاً فرض کر دیتا جیسا کہ میں نے ان پر وضو فرض کیا ہے۔

اس حدیث کو امام اَحمد، ابن ماجہ، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ تمام اِسناد بخاری ومسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ اس میں کوئی علّت نہیں ہے۔

..... ۷۱/۱۲، الرقم/٦٧١٠، والحاكم في المستدرك، ٢٤٥/١، الرقم/٥١٦-٥١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٦٤/٢، الرقم/١٣٠١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٦/١، الرقم/١٤٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣٩٤/٨، الرقم/٤٨٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٦٢/٢، الرقم/٢٣٤٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٠٠/١، الرقم/٣٢١، وابن جعفر الكتاني في نظم المتناثر/٥٤۔

٤/١٤٩. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ ﷺ فِي قَمِيْصٍ مِنْ حَرِيْرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥/١٥٠. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ ﷺ شَكَوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي الْقَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيْرِ فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٤٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الحرير في الحرب، ١٠٦٩/٣، الرقم/٢٧٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها، ١٦٤٦/٣، الرقم/٢٠٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، باب الرخصة في لبس الحرير، ٢٠٢/٨، الرقم/٥٣١٠-٥٣١١، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤٧٦/٥، الرقم/٩٦٣٥-٩٦٣٦، وأبو يعلى في المسند، ٢٠/٦، الرقم/٣٢٤٩-٣٢٥٠، والطيالسي في المسند، ٢٦٥/١، الرقم/١٩٧٢، وأبو عوانة في المسند، ٢٣٤/٥، الرقم/٨٥٢٦ـ

١٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الحرير في الحرب، ١٠٦٩/٣، الرقم/٢٧٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها، ١٦٤٧/٣، الرقم/٢٠٧٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٧٦/٥، الرقم/٩٦٣٧، وأبو يعلى في المسند، ٢٠/٦، الرقم/٣٢٥١، والطيالسي في المسند، ٢٦٥/١، الرقم/١٩٧٣، وأبوعوانة في المسند، ٢٣٥/٥، الرقم/٨٥٢٩ـ

۴/۱۴۹۔ حضرت انس ؓ کا بیان ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر ؓ کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی (حالانکہ عام مسلمان مردوں کے لیے ریشم پہننا حرام ہے) کیوں کہ ان دونوں کے جسم پر خارش ہوتی تھی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۱۵۰۔ حضرت انس ؓ سے مروی ہے: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر ؓ نے بارگاہِ نبوت میں جوؤں کی شکایت کی، جس پر آپ ﷺ نے دونوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت عطا فرما دی۔ ایک غزوہ میں، میں نے ان دونوں حضرات کو ریشمی کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تھا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/١٥١. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ ﷺ أَنَّهُ شَكٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الدَّوَّابَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْحَرِيْرَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

٧/١٥٢. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ: كَانَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ قَمِيْصٌ مِنْ حَرِيْرٍ يَلْبَسُهُ تَحْتَ ثِيَابِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ ﷺ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: لَبِسْتُهُ عِنْدَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٨/١٥٣. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: ذَبَحَ أَبُوْ بُرْدَةَ ﷺ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَبْدِلْهَا قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥١: أخرجه البزار في المسند، ٢٥٨/٣، الرقم/١٠٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٤/٥ـ

١٥٢: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢٦٩/٣، الرقم/٥٨٧٤،

١٥٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأضاحي، باب قول النبي ﷺ لأبي بردة ضع بالجذع من المعز: ولن تجزي عن أحد بعدك، ٢١١٢/٥، الرقم/٥٢٣٧، وأيضًا في باب الذبح بعد الصلاة، ٢١١٣/٥، الرقم/٥٢٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الأضاحي، ـــ

١٥١/٦۔ حضرت ابوسلمہ نے حضرت عبد الرحمٰن سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں (علاج کے طور پر) ریشم پہننے کا حکم فرمایا۔

اِس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

١٥٢/٧۔ حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت کیا: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ؓ کے پاس ایک ریشمی قمیص تھی جسے وہ اپنے کپڑوں کے نیچے پہنا کرتے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: میں اِسے آپ سے بہتر ہستی کے سامنے (آپ ﷺ کی اجازت سے) پہنتا رہا ہوں۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٥٣/٨۔ حضرت براء ؓ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بُردہ ؓ نے عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے قربانی کر لی، جس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے بدلے دوسری قربانی کرو (کیونکہ قربانی نمازِ عید سے پہلے شرعاً نہیں ہو سکتی)۔ وہ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) میرے پاس صرف چھ مہینے کا بکری کا ایک بچہ ہے۔ شعبہ کا قول ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی عرض کیا: وہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ اسی کی قربانی دے دو لیکن تمہارے بعد کسی اور کے لیے ایسا کرنا جائز نہ ہوگا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... باب وقتها، ٣/١٥٥٣-١٥٥٤، الرقم/١٩٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨١، ٣٠٣، الرقم/١٨٥٠٤، ١٨٧١٥، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، باب الخطبة يوم العيد، ٣/١٨٢، الرقم/١٥٦٣، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٢٢٧، الرقم/٥٩٠٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٧٢۔

٩/١٥٤. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَدَّقَهُ قَالَ: وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَي لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

١٠/١٥٥. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْأَضْحٰى بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا نُسُكَ لَهُ. فَقَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُوْنَ شَاتِي أَوَّلَ مَا يُذْبَحُ فِي بَيْتِي فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ قَالَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ:

١٥٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العيدين، باب الأكل يوم النحر، ١/٣٢٥، الرقم/٩١١، وأيضًا في باب كلام الإمام والناس في خطبة العيد، ١/٣٣٤، الرقم/٩٤١، وأيضًا في كتاب الأضاحي، باب ما يشتهي من اللحم يوم النحر، ٥/٢١١٠، الرقم/٥٢٢٩، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب ذبح الضحية قبل الإمام، ٧/٢٢٣، الرقم/٤٣٩٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٦٠، الرقم/٤٤٨٨، وأبوعوانة في المسند، ٥/٧٣، الرقم/٧٨٣٦ـ

١٥٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العيدين، باب الأكل يوم النحر، ـــ

۹/۱۵۴۔ حضرت انس بن مالک ﷺ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی وہ دوبارہ قربانی کرے (کیونکہ اس کی قربانی واقع نہیں ہوئی)۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اس روز گوشت کی بڑی طلب ہوتی ہے اور اس ضمن میں اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ ایسا لگا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ وہ عرض گزار ہوا: میرے پاس صرف چھ ماہ کا بکری کا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے اسے (اس کی قربانی کی) خصوصی اجازت مرحمت فرما دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۵۵۔ حضرت براء بن عازب ﷺ **نے بیان کیا ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے روز نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی، اس کی قربانی درست ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے کا ذبح کرنا ہے۔ سو اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں حضرت ابو بُردہ بن نیار عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر لی تھی، یہ جانتے ہوئے کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے اور میں نے چاہا کہ سب سے پہلے ذبح کی جانے والی بکری میرے گھر کی ہو۔ اس وجہ سے میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے اسے کھا بھی لیا۔

..... ۱/۳۲۵، ۳۳٤، الرقم/۹۱۲، ۹٤۰، وأيضًا في كتاب الأضاحي، باب سنة الأضحية، ٥/۲۱۰۹، الرقم/٥۲۲٥، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب ذبح الضحية قبل الإمام، ۷/۲۲۳، الرقم/٤۳۹٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ۳/٦۰، الرقم/٤٤۸۷، وأبو يعلى في المسند، ۳/۲۲٥، الرقم/۱٦٦۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۲۸۳، الرقم/٥۹٥۹۔

يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ أَفَتَجْزِي عَنِّي قَالَ: نَعَمْ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

١١/١٥٦. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ﷺ فَقَالَ: مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيْهَا قَالَ: أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ: لَا أَجِدُ قَالَ: أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

١٥٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن، باب خيركم من تعلم القرآن وعلّمه، ٤/١٩١٩، الرقم/٤٧٤١، وأيضًا في باب القراءة عن ظهر القلب، ٤/١٩٢٠، الرقم/٤٧٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب النكاح، باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن، ٢/١٠٤٠، الرقم/١٤٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٠، ٣٣٦، الرقم/٢٢٨٥٠، ٢٢٩٠١، وأبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في التزويج على العمل يعمل، ٢/٢٣٦، الرقم/٢١١١، والترمذي في السنن، كتاب النكاح، باب: (٢٣) منه، ٣/٤٢١، الرقم/١١١٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في ←

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوگئی (قربانی نہیں ہوئی)۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ پیارا ہے، کیا وہ مجھے کفایت کرے گا (یعنی کیا وہ قربانی کے لیے کافی ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور (یاد رکھو) تمہارے بعد کسی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کی ہے۔

١١/١٥٦۔ حضرت سہل بن سعد ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ایک عورت حاضر ہو کر کہنے لگی: (یارسول اللہ!) بے شک میں خود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے عورتوں کی حاجت نہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) اس کا نکاح میرے ساتھ فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اِسے (مہر کے طور پر) کپڑے دو۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کچھ نہ کچھ دو، خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے (مفلسی کے باعث) اس سے بھی معذوری ظاہر کر دی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہیں قرآن کا کچھ حصہ زبانی یاد ہے؟ وہ عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا میں نے تمہارے قرآن مجید کے حفظ کے عوض اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا ہے (یعنی تم بطورِ مہر اسے قرآن پڑھنا سکھا دو)۔

..... السنن، كتاب النكاح، باب ذكر أمر رسول الله ﷺ في النكاح وأزواجه وما أباح الله ل لنبيه ﷺ وحظره على خلقه زيادة في كرامته وتنبيها الفضيلته، ٥٤/٦، الرقم/٣٢٠٠، وأيضًا في باب الكلام الذي ينعقد به النكاح، ٩١/٦، ١١٣، ١٢٣، الرقم/٣٢٨٠، ٣٣٩، ٣٣٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب صداق النساء، ٦٠٨/١، الرقم/١٨٨٩، ومالك في الموطأ، كتاب النكاح، باب ما جاء في صداق والحباء، ٥٢٦/٢، الرقم/١٠٩٦، والشافعي في المسند/٢٤٧۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَقُمْ، فَعَلِّمْهَا عِشْرِيْنَ آيَةً وَهِيَ امْرَأَتُكَ.

١٢/١٥٧. عَنْ عَمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَشْيَ وأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُوْنَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُوْنَهُ بِالْفَرَسِ وَلاَ يَشْعُرُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ: أَوَ لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ؟ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: لاَ، وَاللهِ، مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَلٰى، قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ: هَلُمَّ شَهِيْدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ: بِمَ تَشْهَدُ؟ فَقَالَ: بِتَصْدِيْقِكَ

١٥٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢١٥، الرقم/٢١٩٣٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأقضية، باب إذا علم الحاكم صدق الشاهد الواحد يجوز أن يحكم به، ٣/٣٠٨، الرقم/٣٦٠٧، والنسائي في السنن، كتاب البيوع، باب التسهيل في ترك الإشهاد على البيع، ٧/٣٠١، الرقم/٤٦٤٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٤٨، الرقم/٦٢٤٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٨/٣٦٦، الرقم/١٥٥٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٥٣٨، الرقم/٢٢٩٣٣، والحاكم في ـــ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام ابو داود کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: چلو، اسے بیس آیات (بطورِ مہر) سکھا دینا یہ آج سے تمہاری بیوی ہے۔

۱۲/۱۵۷۔ حضرت عمارہ بن خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا نے انہیں بتایا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی اعرابی سے گھوڑا خریدا پھر آپ ﷺ اسے اپنے پیچھے پیچھے لے کر چلے تاکہ اسے گھوڑے کی قیمت ادا فرما دیں، آپ ﷺ نسبتاً تیزی سے چل رہے تھے اور اعرابی آہستہ آہستہ (چلتا ہوا تھوڑا پیچھے رہ گیا) اس عرصہ میں اعرابی کو چند لوگ ملے، جو اس سے گھوڑے کا سودا کرنے لگے، انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ آپ ﷺ اس کا سودا کر چکے ہیں۔ اس اعرابی نے (زیادہ قیمت کے لالچ میں) حضور ﷺ کو آواز دیتے ہوئے کہا: آپ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے فروخت کرنے لگا ہوں، اعرابی کی آواز سن کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا میں نے اسے تم سے خرید نہیں لیا ہے؟ اعرابی نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں نے تو اسے آپ کے ہاتھوں فروخت نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، میں نے تو اسے تم سے خرید لیا ہے۔ اعرابی نے کہنا شروع کر دیا: اگر ایسا ہے تو گواہ لے آئیں۔ (اتنی دیر میں وہاں کچھ اور لوگ جمع ہو گئے جن میں حضرت خزیمہ ﷺ بھی شامل تھے) تو حضرت خزیمہ ﷺ نے کہا: (یا رسول اللہ!) میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے یہ گھوڑا خرید لیا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ حضرت خزیمہ کی طرف متوجہ ہوئے پھر آپ ﷺ نے (حضرت خزیمہ کو) فرمایا: تم کس بنیاد پر گواہی دیتے ہو، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ

..... المستدرك، ۲/۲۱، الرقم/۲۱۸۷، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۴/۱۴۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۳۷۹، الرقم/۹۴۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۶۶، الرقم/۱۳۱۸۲۔

يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ بِاتِّفَاقِ الشَّيْخَيْنِ ثِقَاتٌ.

١٣/١٥٨. عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ أَنَّ أَعْرَابِيًا بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَسًا أُنْثٰى ثُمَّ ذَهَبَ فَزَادَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاحَدَ أَنْ يَكُوْنَ بَاعَهَا فَمَرَّ بِهِمَا خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ فَسَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: قَدِ ابْتَعْتُهَا مِنْكَ فَشَهِدَ عَلٰى ذَالِكَ فَلَمَّا ذَهَبَ الْأَعْرَابِيُّ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَحَضَرْتَنَا؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ لَمَّا سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ: قَدْ بَاعَكَ عَلِمْتُ أَنَّهُ حَقٌّ لَا تَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا. قَالَ: فَشَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ سَعْدٍ.

١٤/١٥٩. عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ابْتَاعَ مِنْ سَوَاءِ بْنِ

١٥٨: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، باب شهادة خزيمة بن ثابت، ٣٦٦/٨، الرقم/١٥٥٦٦، ١٥٥٦٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٨٠/٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٦٨/١٦، والعسقلاني في الإصابة، ٢١٥/٣، والحسيني في البيان والتعريف، ٧٦/٢، الرقم/١١٠٢.

١٥٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب البيوع، ٢٢/٢، ←

کی تصدیق کرنے کی وجہ سے (کہ آپ ﷺ کو اللہ کا سچا رسول ماننے کی وجہ سے تو ایمان نصیب ہوا۔) تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دے دیا۔

اس حدیث کو امام اَحمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، نسائی، عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اوراس کے رجال بخاری و مسلم کے متفقہ ثقہ راوی ہیں۔

۱۳/۱۵۸۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گھوڑی فروخت کی پھر وہ چلا گیا اور (واپس آیا تو) حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ قیمت کا مطالبہ کرنے لگا۔ پھر وہ اِس بات سے صاف منکر ہو گیا کہ اُس نے وہ گھوڑی آپ ﷺ کو بیچی ہے۔ پس حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کا اُدھر سے گزر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے یہ گھوڑی تم سے خریدی لی ہے، چنانچہ اُنہوں نے اِس بات پر گواہی دے دی کہ واقعی آپ ﷺ نے یہ گھوڑی خریدی ہے۔ جب وہ اعرابی چلا گیا تو آپ ﷺ نے اُن سے دریافت فرمایا: کیا تم اُس وقت موجود تھے (جب ہم نے یہ سودا کیا تھا)؟ اُنہوں نے عرض کیا: نہیں، لیکن جب میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا کہ اس نے آپ کو یہ گھوڑی بیچی تھی تو میں جان گیا کہ سچ یہی ہے کیوں کہ آپ حق کے سوا اور کچھ نہیں فرماتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (آج سے) تمہاری گواہی دو مردوں کی گواہی کے برابر ہے۔‘‘

اِسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۵۹۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سواء بن حارث

الرقم/۲۱۸۸، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٨٧، الرقم/٣٧٣٠، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/١١٥، الرقم/٢٠٨٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٤٦، الرقم/٢٠٣٠٣، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٢١٥، الرقم/٣٥٧٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣٢٠۔

الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيّ فَرَسًا فَجَحَدَهُ فَشَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الشَّهَادَةِ وَلَمْ تَكُنْ مَعَهُ؟ قَالَ: صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَلٰكِنْ صَدَّقْتُكَ بِمَا قُلْتَ وَعَرَفْتُ أَنَّكَ لَا تَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا، فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

١٦٠-١٥/١٦١. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: انْحَرْهَا فَأَبٰى. فَنَفَقَتْ فَقَالَتْ: اسْلُخْهَا حَتّٰى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ فَقَالَ: حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيْكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَكُلُوْهَا قَالَ: فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ:

١٦٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٠٤/٥، الرقم/٢١٠٣١، وأبوداود في السنن، كتاب الأطعمة، باب في المضطر إلى الميتة، ٣٥٨/٣، الرقم/٣٨١٦، والطيالسي في المسند، ١٠٥/١، الرقم/٧٧٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٥٦/٩، الرقم/١٩٤١٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٦/٢ـ

محاربی سے ایک گھوڑا خریدا، اور پھر اُس نے آپ ﷺ کو گھوڑا دینے سے انکار کر دیا، اس پر حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ واقعتاً اُس نے آپ ﷺ کو گھوڑا بیچا تھا۔حضور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں ارشاد فرمایا: (اے خزیمہ!) تجھے کس چیز نے گواہی پر اُبھارا حالانکہ تو اس شخص کے ساتھ موقع پر نہیں تھا؟ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا لیکن جو کچھ آپ نے فرمایا میں نے شھادۃً اسی کی تصدیق کی اور میں جانتا ہوں کہ آپ سوائے حق کے کچھ نہیں فرماتے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے حق میں یا جس کے خلاف خزیمہ گواہی دے گا، اُسے تنہا اُس کی گواہی ہی کافی ہے (یعنی حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی دو افراد کے برابر قرار دے دی گئی)۔

اِسے امام حاکم، طبرانی، ابن ابی عاصم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اِس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۱۶۰-۱۶۱/۱۵۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے اہل وعیال کے ساتھ حرہ کے مقام پر ٹھہرا۔ (وہاں) اسے ایک شخص (ملا) اور کہا کہ میری اونٹنی گم ہوگئی ہے، اگر تمہیں ملے تو اسے پکڑ لینا۔ پھر (ایک دن) اسے اونٹنی مل گئی لیکن اس کا مالک نہ ملا، وہ اونٹنی بیمار پڑ گئی۔ اس کی بیوی نے اسے کہا کہ اسے ذبح کر لو۔ اس نے انکار کر دیا اور اسی طرح وہ اونٹنی مر گئی۔عورت نے کہا کہ اس کی کھال اتار دو تاکہ ہم اس کی چربی اور گوشت کو پکا کر کھا لیں۔ اس نے کہا کہ جب تک میں حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت نہ لے لوں (یہ کام نہیں کروں گا کیونکہ مردار حرام ہے) پھر وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بارے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ گزارے کے لیے کوئی چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ! کچھ) نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو (تمہیں بامر مجبوری اس کی خصوصی اجازت ہے) تم اسے کھا لو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد اس کا مالک آ گیا تو اس شخص نے اسے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ مالک نے کہا: تم نے اسے ذبح کیوں نہ کر لیا تھا؟ اس نے

اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

(١٦١) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: وَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَذَكَرَ لَهُ فَقَالَ: أَعِنْدَكُمْ مَا يُغْنِيْكُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَكُلُوْهَا وَكَانَتْ قَدْ مَاتَتْ قَالَ: فَأَكَلْنَا مِنْ وَدَكِهَا وَلَحْمِهَا وَشَحْمِهَا نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ يَوْمًا.

رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ.

١٦٢-١٦/١٦٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: مَاتَتْ نَاقَةٌ لِأُنَاسٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَوْ غَيْرِهِمْ مِنَ الْحَيِّ وَكَانُوْا أَهْلُ بَيْتٍ مُحْتَاجِيْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَكْلِهَا فَرَخَّصَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا فَكَفَتْهُمْ شَتْوَتَهُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٦١: أخرجه الطيالسي في المسند، ١/١٠٥، الرقم/٧٧٦ـ

١٦٢: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٣/٤٤٦، الرقم/٧٤٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٢٨، الرقم/١٩٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٣٥٦، الرقم/١٩٤١٨، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/١١٢، الرقم/١٣٣٦ـ

جواب دیا کہ مجھے تم سے حیا آ گئی تھی۔

اِس حدیث کو امام اَحمد اور ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۱۶۱) حضرت جابر بن سمرہ ﷺ سے ہی مروی ہے: وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ کے سامنے اپنا مسئلہ بیان کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو تمہیں اس (مردار گوشت کی ضرورت) سے بے نیاز کر دے؟ اس نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے کھا لو حالانکہ وہ مر چکی تھی؟ اُس شخص نے بتایا کہ پھر ہم نے تقریباً بیس دن اس کے گوشت اور چربی میں سے کھایا۔

اس حدیث کو امام طیالسی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۲-۱۶/۱۶۳۔ حضرت جابر بن سمرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: بنوسلیم یا اس کے علاوہ کسی اور قبیلہ کی اونٹنی مرگئی اور وہ لوگ (جن کی اونٹنی مرگئی تھی) بہت زیادہ محتاج لوگ تھے، (ان کے پاس زندگی برقرار رکھنے کے لئے اور کچھ کھانے کو نہیں تھا) انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس (مردار اونٹنی) کا گوشت کھانے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے انہیں اس کا گوشت کھانے کی خصوصی اجازت عنایت فرما دی۔ سردی کے اس سارے موسم میں وہ اُسے کھاتے رہے اور وہ اُن کے لیے کافی ہو گیا۔

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(١٦٣) وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: مَاتَتْ نَاقَةٌ بِالْحَرَّةِ إِلٰى جَنْبِهَا أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ مُحْتَاجُوْنَ فَرَخَّصَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا فَكَانُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْهَا شِتَاءَ هُمْ فَأَذَابُوْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٧/١٦٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوْهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجه وَالدَّارَ قُطْنِيُّ.

١٨/١٦٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوْتُ وَالْجَرَادُ. وَأَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ.

١٦٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٢٨، الرقم/١٩٤٦ـ

١٦٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب في أكل الطافي من السمك، ٣/٣٥٨، الرقم/٣٨١٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيد، باب الطافي من صيد البحر،٢/١٠٨١، الرقم/٣٢٤٧، والدار قطني في السنن، ٤/٢٦٨-٢٦٩، الرقم/٨-١٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٥٥، الرقم/١٨٧٦٧-١٨٧٦٩، وابن عبد البر في الاستذكار، ٥/٢٨٥ـ

١٦٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٧، الرقم/٥٧٢٣، وابن ـــ

(۱۶۳) ایک روایت میں حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں: حرہ کے مقام پر ایک اونٹنی مرگئی، اس کے قریب ہی بنوسلیم قبیلہ کے ایک گھر والے تھے وہ لوگ بہت زیادہ محتاج تھے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس (مردار اونٹنی) کا گوشت کھانے کی خصوصی اجازت عطا فرما دی، پس وہ سردیوں کا تمام موسم اسے کھاتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اسے ختم کر دیا۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۴/۱۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس (سمندری جانور) کو سمندر (باہر) پھینک دے یا جو کنارے پر پڑا ہو تو اسے کھا لیا کرو اور جو اس کے اندر ہی مر جائے اور خراب ہو جائے تو اسے مت کھایا کرو۔

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۵/۱۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کر دیے گئے ہیں۔ وہ دو مردار مچھلی اور ٹڈی ہیں، اور رہے دو خون، تو وہ کلیجی اور تلی ہیں۔

..... ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب الكبد والطحال، ۱۱۰۲/۲، الرقم/۳۳۱٤، والشافعي في المسند/۳٤۰، والربيع في المسند، ۲٤۳/۱، الرقم/٦۱۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲٥٤/۱، الرقم/۱۱۲۸، ۲٥۷/۹، الرقم/۱۸۷۷٦، وأيضًا، ۷/۱۰، الرقم/۱۹٤۸۱، وأيضًا في شعب الإيمان، ۲۱/٥، الرقم/٥٦۲۷، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۸/۲۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ وَالشَّافِعِيُّ. وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

١٩/١٦٦. عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْمُسَافِرِ ثَلاثًا وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلٰى مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

٢٠/١٦٧. عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمَ عَلٰى أَنَّهُ لَا يُصَلِّي إِلَّا صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ ذَالِكَ مِنْهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

١٦٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢١٤-٢١٥، الرقم/٢١٩٢٠، ٢١٩٣١، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم والمسافر، ١/١٨٤، الرقم/٥٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٤/١٥٨، الرقم/١٣٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٦٢، الرقم/١٨٦٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٢٠٣، الرقم/٧٩٠، وأيضًا في الأمالي في آثار الصحابة، ١/٧١، الرقم/٩٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٩٢، الرقم/٣٧٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٧٧، الرقم/١٢٣٤، والنيسابوري في الأوسط، ١/٤٣٨، الرقم/ ٤٦٣، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ١/١٦١، الرقم/٢١٩.

١٦٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤، ٣٦٣، الرقم/٢٠٣٠٢، ←

اس حدیث کو امام اَحمد، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ سے اور شافعی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: یہ اسناد صحیح ہے۔

۱۹/۱۶۶۔ حضرت خزیمہ بن ثابت ؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے (موزوں پر مسح کی مدت کے لیے) تین روز مقرر فرمائے ہیں، اور اگر سائل درخواست کرتا رہتا تو شاید آپ ﷺ پانچ روز تک کی توسیع فرما دیتے۔

اس حدیث کو امام اَحمد، ابن ماجہ نے مذکورہ سے اور ابن ابی شیبہ وعبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۱۶۷۔ حضرت نصر بن عاصم ؓ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں: وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے اور اس بات (کی خصوصی اِجازت ملنے) پر اسلام قبول کیا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھیں گے تو آپ ﷺ نے (انہیں خصوصی رعایت دیتے ہوئے) ان کی یہ شرط قبول فرما لی (تاکہ وہ ایک بار داخلِ اسلام ہو جانے اور کفر وشرک سے نکل جائے)۔

اس حدیث کو امام اَحمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

..... ۲۳۱۲۹، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۱۹۵/۲، الرقم/۹٤۱، والعسقلاني في المطالب العالية، ۵۳۷/۹، الرقم/۲۰۷٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۸٤/۱، وذكره الشوكاني في نيل الأوطار، ۱۲/۸۔

٢١/١٦٨. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ لَهُ: لِمَ تَخَتَّمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ الْبَرَاءُ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيْمَةٌ يَقْسِمُهَا سَبْيٌ وَخُرْثِيٌّ قَالَ: فَقَسَمَهَا حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْخَاتَمُ فَرَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلٰى أَصْحَابِهِ ثُمَّ خَفَّضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: أَي بَرَاءُ، فَجِئْتُهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلٰى كُرْسُوْعِي ثُمَّ قَالَ: خُذِ الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُوْلُ: كَيْفَ تَأْمُرُوْنِي أَنْ أَضَعَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٢٢/١٦٩. عَنِ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ، قَالَ: أُخْبِرْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّهُ لَمَّا قُدِّمَ

١٦٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩٤، الرقم/١٨٦٢٥، وابن أبي شيبة في المصنف مختصرًا، ٥/١٩٥، الرقم/٢٥١٥١، وأبو يعلى في المسند، ٣/٢٥٩، الرقم/١٧٠٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٥٩، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٩/٣٧٥، الرقم/٦٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١٥١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/١٩٦، والعيني في عمدة القاري، ٨/١١-

١٦٩: أخرجه الشافعي في الأم، كتاب الوصايا، ٤/١٥٧، والبيهقي في ـــ

۲۱/۱۶۸۔ حضرت محمد بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء ﷺ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، جبکہ لوگ انہیں کہتے تھے کہ آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں، حالانکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے؟ حضرت براء نے کہا: ایک مرتبہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے اور آپ ﷺ کے سامنے مال غنیمت، قیدی عورتیں، بچے اور گھر کا ساز و سامان پڑا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے اس مال غنیمت کو تقسیم فرما دیا، یہاں تک یہ انگوٹھی بچ گئی، آپ ﷺ نے اپنی نگاہ مبارک بلند فرمائی اور اپنے صحابہ کو دیکھا اور پھر نگاہ نیچے کرلی، پھر نگاہ مبارک اٹھائی، اپنے صحابہ کو دیکھا اور پھر نیچے کرلی، پھر تیسری بار نگاہ بلند فرمائی اور ان کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا: اے براء! جس پر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی لے کر میری انگلی پکڑی اور فرمایا: یہ لے لو، اسے پہن لو جو تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے پہنائی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء ﷺ فرمایا کرتے تھے: تم مجھے کیسے اس انگوٹھی کے اتارنے کا حکم دیتے ہو جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہو: اسے پہن لو جو تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے پہنائی ہے۔

اس حدیث کو امام اَحمد، ابو یعلی، ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔

۲۲/۱۶۹۔ امام شافعی بیان کرتے ہیں: ہمیں بعض (ثقہ) اہل علم نے بتایا ہے، جب حضرت

.....السنن الکبری، ۶/۳۵۷، الرقم/۱۲۸۱۲۔

عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ بِمَا أُصِيْبَ بِالْعِرَاقِ، قَالَ لَهُ صَاحِبُ بَيْتِ الْمَالِ: أَلاَ أُدْخِلُهُ بَيْتَ الْمَالِ؟ قَالَ: لَا، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، لَا يُؤْوَى تَحْتَ سَقْفِ بَيْتٍ حَتّٰى أَقْسِمَهُ. فَأَمَرَ بِهِ فَوُضِعَ فِي الْمَسْجِدِ وَوُضِعَتْ عَلَيْهِ الْأَنْطَاعُ وَحَرَسَهُ رِجَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ. فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدًا مَعَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا أَوْ أَحَدُهُمَا أَخَذَ بِيَدِهِ، فَلَمَّا رَأَوْهُ كَشَطُوا الْأَنْطَاعَ عَنِ الْأَمْوَالِ، فَرَأَى مَنْظَرًا لَمْ يَرَ مِثْلَهُ، رَأَى الذَّهَبَ فِيْهِ وَالْيَاقُوْتَ وَالزَّبَرْجَدَ وَاللُّؤْلُؤَ يَتَلَأْلَأُ، فَبَكٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ أَحَدُهُمَا: وَاللهِ، مَا هُوَ بِيَوْمِ بُكَاءٍ وَلٰكِنَّهُ يَوْمُ شُكْرٍ وَسُرُوْرٍ. فَقَالَ: إِنِّي وَاللهِ، مَا ذَهَبْتُ حَيْثُ ذَهَبْتُ، وَلٰكِنَّهُ وَاللهِ، مَا كَثُرَ هٰذَا فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا وَقَعَ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَكُوْنَ مُسْتَدْرَجًا. فَإِنِّي أَسْمَعُكَ تَقُوْلُ: ﴿سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [الأعراف، ١٨٢/٧]. ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ؟ فَأُتِيَ بِهِ أَشْعَرِ الذِّرَاعَيْنِ دَقِيْقِهِمَا فَأَعْطَاهُ سِوَارَي كِسْرٰى. فَقَالَ: أَلْبِسْهُمَا. فَفَعَلَ، فَقَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي سَلَبَهُمَا كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَأَلْبَسَهُمَا سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ أَعْرَابِيًّا مِنْ بَنِي مُدْلَجٍ وَجَعَلَ يُقَلِّبُ بَعْضَ ذَالِكَ بَعْضًا. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الَّذِي أَدَّى هٰذَا لَأَمِيْنٌ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ:

عمر بن خطاب ﷺ کے سامنے وہ مالِ غنیمت جو عراق میں (لشکر اسلام کو) حاصل ہوا تھا پیش کیا گیا تو بیت المال کے نگران نے پوچھا، کیا میں اس مال کو بیت المال میں جمع نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، رب کعبہ کی قسم! اس وقت تک گھر نہیں جایا جائے گا جب تک میں اسے تقسیم نہ کر لوں۔ پھر آپ نے اس مال کے بارے میں حکم دیا اور اسے مسجد میں رکھ دیا گیا اور اس کے اوپر چمڑے کے غلاف ڈال دیے گئے، مہاجرین و انصار کے لوگوں نے اس کی حفاظت کی۔ اگلے روز آپ نے حضرت عباس بن عبد المطلب اور عبد الرحمٰن بن عوف ﷺ کے ساتھ (اس حال میں) صبح کی کہ آپ نے ان دونوں میں سے کسی ایک کا ہاتھ پکڑا یا ان دونوں میں کسی ایک نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور اس مال کی طرف چلے، سو جب مال کے محافظوں نے آپ کو دیکھا تو چمڑے کے غلاف ہٹا دیے، حضرت عمر ﷺ نے ایسا منظر دیکھا جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں دیکھا تھا، آپ نے اس مال میں سونا، یاقوت، زبرجد اور نہایت چمکتے ہوئے موتی دیکھے، پھر آپ رو پڑے، ان دونوں میں سے کسی ایک نے کہا: اے عمر! یہ رونے کا نہیں بلکہ شکر اور خوشی کا دن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس طرف کبھی نہیں گیا جس طرف اب گیا ہوں، لیکن بخدا! جس بھی قوم میں مال کثیر ہو جاتا ہے، ان کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے، پھر آپ قبلہ کی طرف بڑھے، اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر عرض کیا: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ڈھیل دیا ہوا بنوں، بے شک میں تجھے فرماتے سنتا ہوں: ﴿ہم عنقریب انہیں آہستہ آہستہ ہلاکت کی طرف لے جائیں گے ایسے طریقے سے کہ انہیں خبر بھی نہیں ہو گی○﴾۔ پھر فرمایا: سراقہ بن جعشم کہاں ہے؟ انہیں لایا گیا اور وہ بہت زیادہ بالوں اور باریک بازوؤں والے تھے، آپ نے انہیں کسریٰ کے کنگن دے دیے اور فرمایا: انہیں پہن لو، انہوں نے وہ (سونے کے) کنگن پہن لیے۔ آپ نے فرمایا: اللہ اکبر، پھر فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے یہ کنگن کسریٰ بن ہرمز سے لیے اور سراقہ بن جعشم کو (حضور ﷺ کی غلامی کے صدقے میں) پہنا دیے، جو بنو مدلج کا ایک (غریب) دیہاتی شخص ہے، پھر آپ اس سامان کو الٹ پلٹ کرنے لگے، اور فرمایا: جس نے یہ سامان آگے پہنچایا وہ یقیناً امانت دار

أَنَا أُخْبِرُكَ أَنْتَ أَمِيْنُ اللهِ، وَهُمْ يُؤَدُّوْنَ إِلَيْكَ مَا أَدَّيْتَ إِلَى اللهِ ﷻ، فَإِذَا رَتَعْتَ رَتَعُوْا. قَالَ: صَدَقْتَ. ثُمَّ فَرَّقَهُ.

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: وَإِنَّمَا أَلْبَسَهُمَا سُرَاقَةَ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِسُرَاقَةَ وَنَظَرَ إِلَى ذِرَاعَيْهِ: كَأَنِّي بِكَ وَقَدْ لَبِسْتَ سِوَارَي كِسْرٰى.

٢٣/١٧٠. عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِسُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ: كَيْفَ بِكَ إِذَا لَبِسْتَ سِوَارَي كِسْرٰى؟ قَالَ: فَلَمَّا أُتِيَ عُمَرُ بِسِوَارَي كِسْرٰى وَمِنْطَقَتِهِ، وَتَاجِهِ دَعَا سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ فَأَلْبَسَهُ إِيَّاهُمَا، وَكَانَ سُرَاقَةُ رَجُلًا أَزَبَّ كَثِيْرَ شَعْرِ السَّاعِدَيْنِ. وَقَالَ لَهُ: ارْفَعْ يَدَيْكَ. فَقَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلهِ، الَّذِي سَلَبَهُمَا كِسْرَى ابْنَ هُرْمُزَ الَّذِي كَانَ يَقُوْلُ: أَنَا رَبُّ النَّاسِ. وَأَلْبَسَهُمَا سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَعْرَابِيٌّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُدْلَجٍ، وَرَفَعَ بِهَا عُمَرُ صَوْتَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الاسْتِيْعَابِ، وَرَوَى النَّوَوِيُّ فِي تَرْجَمَةِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ فِي التَّهْذِيْبِ، وَالْعَسْقَلَانِيُّ فِي الإِصَابَةِ، وَالسُّيُوْطِيُّ فِي الْخَصَائِصِ، وَالْمُنَاوِيُّ وَالْحَلَبِيُّ.

١٧٠: ذكره ابن عبد البر في الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ٥٨١/٢، الرقم/٩١٦، والنووي في تهذيب الأسماء واللغات، ٢٠٥/١، الرقم/٢٠٠، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٤١/٣، ـــ

ہے، ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا: میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے امین ہیں۔ اور لوگ آپ کو یہ امانتیں اس وقت تک سونپتے رہیں گے جب تک آپ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے رہیں گے، جب آپ خوشحال ہوں گے تو لوگ بھی خوشحال ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔ اس کے بعد آپ نے اس مال کو تقسیم کر دیا۔

امام شافعی نے فرمایا: بے شک حضرت عمر ﷺ نے وہ کنگن، سراقہ کو اس لیے پہنائے تھے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے سراقہ ﷺ کی کلائیوں کو دیکھ کر فرمایا تھا اے سراقہ! میں تجھے اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن پہن رکھے ہیں۔

۲۳/۱۷۰۔ حضرت حسن سے مروی ہے: بے شک رسول اللہ ﷺ نے سراقہ بن مالک کو فرمایا: اس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جب تم کسریٰ کے کنگن پہنو گے؟ راوی بیان کرتے ہیں پھر جب حضرت عمر ﷺ کے پاس کسریٰ کے کنگن، اس کا کمر بند اور اس کا تاج لایا گیا، تو آپ نے سراقہ بن مالک کو بلایا اور انہیں وہ کنگن پہنا دیے، اور حضرت سراقہ بہت زیادہ بالوں والے تھے اور آپ کی کلائیاں زیادہ بالوں والی تھیں، آپ نے انہیں فرمایا: اپنے ہاتھ بلند کرو، پھر آپ نے فرمایا: اللہ اکبر، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے کسریٰ بن ہرمز سے جو خود کو لوگوں کا رب کہتا تھا، یہ کنگن اتروا دیئے اور سراقہ بن مالک بن جعشم کو پہنا دیئے جو کہ بنو مدلج کا ایک (غریب) دیہاتی شخص ہے، پھر اس پر حضرت عمر ﷺ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔

اسے امام ابن عبد البر نے الاستیعاب میں روایت کیا ہے، امام نووی نے **تهذيب الأسماء واللغات** میں حضرت سراقہ بن مالک ﷺ کے تعارف میں اسے ذکر کیا ہے، امام عسقلانی نے **الإصابة** میں، امام سیوطی نے **الخصائص الكبرى** میں بیان کیا ہے۔ علاوہ ازیں اسے امام مناوی اور حلبی نے بھی بیان کیا ہے۔

..... الرقم/۳۱۱۷، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱۹۳/۲، والمناوي في فيض القدير، ۴۹۸/۳-۴۹۹، والحلبي في إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون، ۲۱۸/۲-۲۱۹، ۲۲۱۔

بَابٌ فِي خِيَارِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّحْلِيْلِ وَالتَّحْرِيْمِ والرُّخْصَةِ فِيْهِمَا

١٧١-١/١٧٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. اَللّٰهُمَّ، إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(١٧٢) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ.

١٧١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلا، ٣/١٢٣٢، الرقم/٣١٨٧، وأيضًا في كتاب الأطعمة، باب الحيس، ٥/٢٠٦٩، الرقم/٥١٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعا النبي ﷺ فيها بالبركة، ٢/٩٩١-٩٩٢، الرقم/١٣٦١، ١٣٦٣، ١٣٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٩، الرقم/١٢٥٣٢، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل المدينة، ٥/٧٢١، الرقم/٣٩٢٢، ومالك في الموطأ، كتاب الجامع، باب ما جاء في تحريم المدينة، ٢/٨٨٩، الرقم/١٥٧٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٣.

١٧٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب الحيس، ٥/٢٠٦٩، الرقم/٥١٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ←

﴿حضور ﷺ کا اِختیارِ حلت وحرمت اور ان میں رخصت﴾

١٧١-١٧٣/١۔ حضرت اَنس بن مالک ؓ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ کو اُحد پہاڑ نظر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ (یعنی وادیِ مدینہ) کو حرم قرار دیتا ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(١٧٢) بخاری ومسلم کی ہی ایک روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ (یعنی وادیِ مدینہ) کو حرم قرار دیتا ہوں، جیسا کہ حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔

..... فضل المدينة ودعا النبي ﷺ فيها بالبركة، ٢/٩٩٣، الرقم/١٣٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٩، الرقم/١٢٦٣٧۔

(١٧٣) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَه: قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلٰى لِسَانِ إِبْرَاهِيْمَ، اَللّٰهُمَّ، وَأَنَا عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا.

٢/١٧٤. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيءٌ إِلَّا كِتَابُ اللهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلٰى كَذَا. مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: قَالَ: لَا يُحْمَلُ فِيْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ.

١٧٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل المدينة، ١٠٣٩/٢، الرقم/٣١١٣-.

١٧٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب حرم المدينة، ٦٦١/٢، الرقم/١٧٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب العتق، باب تحريم تولى العتيق غير مواليه، ١١٤٧/٢، الرقم/١٣٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٨١/١، الرقم/٦١٥، وأيضًا، ٢٤٢/٣، الرقم/١٣٥٦٤، ، والترمذي في السنن، كتاب الولاء والهبة، باب ما جاء فيمن تولى غير مواليه أو ادعى إلى غير أبيه، ٤٣٨/٤، الرقم/٢١٢٧-.

(۱۷۳) ابن ماجہ کی روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے خلیل اور نبی ہیں، اور بے شک تو نے مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانِ اقدس سے حرم قرار دیا، اے اللہ! میں تیرا بندہ اور نبی ہوں اور بے شک میں ان دو پہاڑوں کی درمیانی جگہ (یعنی مدینہ منورہ) کو حرم قرار دیتا ہوں۔

۲/۱۷۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس صحیفہ (حدیثِ نبوی) کے سوا کوئی اور چیز نہیں کہ (جس میں) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ حرم ہے، عائر سے لے کر فلاں جگہ تک۔ جو شخص اس میں کوئی فتنہ بپا کرے گا یا کسی فسادی کو پناہ دے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ اُس کی فرض اور نفلی کوئی عبادت بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام اَحمد کی ایک روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں لڑائی کے لیے اسلحہ اُٹھانے کی اجازت بھی نہیں ہوگی۔

٣/١٧٥. عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ ﷺ: أَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلٰى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/١٧٦. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

١٧٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب إثم من آوى محدثا، ٦/٢٦٦٥، الرقم/٦٨٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعا النبي ﷺ فيها بالبركة، ٢/٩٩٤، الرقم/١٣٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٤٢، الرقم/١٣٥٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم/٤٢٧٨ـ

١٧٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعا النبي ﷺ فيها بالبركة، ٢/٩٩٢، الرقم/١٣٦٢ـ١٣٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨١، ١٨٤، الرقم/١٥٧٣، ١٦٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم/٤٢٧٩، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٨، الرقم/٦٩٩، وأيضًا، ٤/١١٣، الرقم/٢١٥١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٩٧-١٩٨، الرقم/٩٧٤١، ٩٧٤٥، والدورقي في مسند سعد/٨٢، الرقم/٣٨ـ

۳/۱۷۵۔ حضرت عاصم ؒ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، یہاں سے لے کر وہاں تک (یعنی دونوں پہاڑوں کے درمیانی وادی) شہر مدینہ کا کوئی درخت نہیں کاٹا جائے گا، جو اس میں کوئی فتنہ بپا کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۱۷۶۔ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں، مدینہ کی دونوں پتھریلی اطراف کے درمیان کسی درخت کو کاٹا جائے گا نہ ہی کسی جانور کا شکار کیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم، اَحمد، نسائی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

٥/١٧٧. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلٰى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيْهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَزَادَ مُسْلِمٌ: لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

٦/١٧٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكْتُ قَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي

١٧٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل المدينة، باب حرم المدينة، ٢/٦٦١، الرقم/١٧٦٨، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب إثم من آوى محدثا، ٦/٢٦٦٥، الرقم/٦٨٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٢/٩٩٤، الرقم/١٣٦٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٩٧، الرقم/٩٧٣٩.

١٧٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان ولم يكن له شيء فتصدق عليه فليكفر، ٢/٦٨٤، الرقم/١٨٣٤، وأيضًا في كتاب كفارات الأيمان، باب متى تجب ـــ

۵/۱۷۷۔ حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ نہ اس کے درخت کاٹے جائیں گے اور نہ اس میں کوئی فتنہ بپا کیا جائے گا۔ جو اس میں فتنہ کا کوئی کام ایجاد کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام مسلم نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس (فتنہ گر) کا فرض ونفل کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔

۶/۱۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا: میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی

..... الكفارة على الغني والفقير، ٢٤٦٧/٦، الرقم/٦٣٣١، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم ووجوب الكفارة الكبرى فيه، ٧٨١/٢، الرقم/١١١١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٤١/٢، الرقم/٧٢٨٨، وأيضًا، ٢٧٦/٦، الرقم/٢٦٤٠٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب كفارة من أتى أهله في رمضان، ٣١٣/٢، الرقم/٢٣٩٠-٢٣٩١، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان، ١٠٢/٣، الرقم/٧٢٤، وقال: حديث أبي هريرة ﷺ حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في كفارة من أفطر يوما من رمضان، ٥٣٤/١، الرقم/١٦٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢١٢/٢، الرقم/٣١١٧۔

وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَوَاللهِ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ، أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: زَادَ الزُّهْرِيُّ: وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَالِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيْرِ.

٧/١٧٩. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ فَارِعِ أُجُمِ حَسَّانَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: احْتَرَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، قَالَتْ: وَذَاكَ فِي رَمَضَانَ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ

١٧٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٧٦، الرقم/٢٦٤٠٢ـ

سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس (بطور کفارہ) آزاد کرنے کے لیے ایک گردن (یعنی غلام) ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش ہو رہے (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اور ہم بھی وہیں موجود تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں (عرق ایک پیمانہ ہے)۔ فرمایا: سائل کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا: میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کھجوریں لے جاؤ اور اِنہیں صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے (بھی) زیادہ فقیر پر؟ خدا کی قسم! ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان (یعنی مدینہ منورہ میں) کوئی گھر ایسا نہیں جو میرے گھر سے زیادہ فقیر ہو۔ تو آپ ﷺ مسکرا دیے یہاں تک کہ پچھلے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو (تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام ابو داود نے فرمایا: امام زہری نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: یہ رخصت (حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے) اس آدمی کے لیے خاص تھی، پس آج اگر کوئی آدمی اس طرح روزہ توڑے گا تو اس کے لیے (شرعی) کفارہ ادا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔

۷/۱۷۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ، حضرت حسان ؓ کے مکان کی بلند دیوار کے سائے تلے تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جل گیا (یعنی تباہ ہو گیا)، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے روزے کی حالت میں اپنی اہلیہ سے ہم بستری کر لی ہے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ماہِ رمضان کا واقعہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے

اللهِ ﷺ: اِجْلِسْ فَجَلَسَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ فَأَتَىٰ رَجُلٌ بِحِمَارٍ عَلَيْهِ غِرَارَةٌ فِيْهَا تَمْرٌ قَالَ: هٰذِهِ صَدَقَتِي يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَالَ: هَا هُوَ ذَا أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: وَأَيْنَ الصَّدَقَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِلَّا عَلَيَّ وَلِي فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ أَنَا وَعِيَالِي شَيْئًا قَالَ: فَخُذْهَا فَأَخَذَهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٨/١٨٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا. فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ. ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه.

١٨٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر، ٢/٩٧٥، الرقم/١٣٣٧، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء كم فرض الحج، ٣/١٧٨، الرقم/٨١٤، والنسائي في السنن، ـــ

فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پس وہ لوگوں کی ایک طرف بیٹھ گیا، پھر ایک آدمی گدھا لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس گدھے پر ایک تھیلا تھا جس میں کھجوریں تھیں، اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میری طرف سے صدقہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی تھوڑی دیر پہلے آنے والا (جلنے والا) آدمی کہاں ہے؟ تو اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تھیلا لے لو اور اسے صدقہ کر دو، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کہاں صدقہ کروں درآنحالیکہ میں ہی اس صدقہ کا حق دار ہوں اور یہ میرے لیے ہی ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اور میرے اہل خانہ کے پاس (کھانے پینے کے لیے) کچھ بھی نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے تم ہی لے لو (تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا) سو اس نے وہ تھیلا لے لیا۔

اس حدیث کو امام اَحمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۸/۱۸۰۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! اللہ (ربّ العزت) نے تم پر حج فرض کر دیا ہے پس تم حج ادا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی سوال کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (تم پر ہر سال حج) فرض ہو جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: میری اتنی ہی بات پر اکتفا کیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں، اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے تھے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی شے کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے بجا لایا کرو اور جب کسی شے سے منع کروں تو اسے چھوڑ دیا کرو۔

اِسے امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

..... كتاب مناسك الحج، باب وجوب الحج، ٥/١١٠، الرقم/٢٦١٩، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فرض الحج، ٢/٩٦٣، الرقم/٢٨٨٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢٩، الرقم/٢٥٠٨۔

٩/١٨١. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ﵂ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا ..... وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ﴾ [الممتحنة، ١٢/٦٠]، **قَالَتْ: كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِلَّا آلَ فُـلَانٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا أَسْعَدُوْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَـلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِلَّا آلَ فُـلَانٍ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

١٠/١٨٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ ﵁: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ:

١٨١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب التشديد في النياحة، ٦٤٦/٢، الرقم/٩٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٨٥/٥، الرقم/٢٠٨١٥، وأيضًا، ٤٠٧/٦، الرقم/٢٧٣٣٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٨٨/٦، الرقم/١١٥٨٧، وابن حبان في الصحيح، ٤١٤/٧، الرقم/٣١٤٥، والحاكم في المستدرك، ٥٤٠/١، الرقم/١٤١٤، وقال: هذا حديث صحيح، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١١٤/٦، الرقم/٣٣٣٣، وابن راهويه في المسند، ٢١٥/٥، الرقم/١٧، وقال: رجاله ثقات، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦٢/٤، الرقم/٦٨٩٨.

١٨٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي ←

۹/۱۸۱۔ حضرت اُمّ عطیہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿مومن عورتیں اس بات پر آپ کی بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی ..... اور (کسی بھی) امر شریعت میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔﴾ (جن کاموں سے منع کیا گیا) ان میں سے ایک کام، کسی پر نوحہ اور بین کرنا بھی تھا۔ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں سوائے فلاں خاندان (کی اموات) کے کسی پر نوحہ نہیں کروں گی (اس کی مجھے رخصت عطا کردی جائے) کیوں کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ نوحہ کرنے میں تعاون کیا تھا، پس میرے لیے ضروری ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ تعاون کروں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (انہیں خصوصی اجازت عطا کرتے ہوئے) فرمایا: (ٹھیک ہے) سوائے اس خاندان (پر نوحہ کرنے) کے (باقی کسی کے لیے اجازت نہیں)۔

اسے امام مسلم، اَحمد، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۸۲۔ حضرت ابوسعید ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ حالتِ جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ علی بن

..... طالب ؓ، ٥/٦٣٩، الرقم/٣٧٢٧، والبزار في المسند، ٤/٣٦، الرقم/١١٩٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣١١، الرقم/١٠٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٥، الرقم/١٣١٨١۔

قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

منذر کہتے ہیں: میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ حالتِ جنابت میں کوئی اس مسجد کو بطور راستہ استعمال نہیں کرسکتا۔

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ فِي نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ الْكِتَابَةَ عَمَّا سِوَى الْقُرْآنِ فِي أَوَائِلِ عَهْدِهِ

١/١٨٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَكْتُبُوْا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ: أَحْسِبُهُ قَالَ: مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ وَغَيْرُهُمْ: وَمِنْهُمْ مَنْ أَعَلَّ حَدِيْثَ أَبِي سَعِيْدٍ وَقَالَ الصَّوَابُ وَقْفُهُ عَلٰى أَبِي سَعِيْدٍ قَالَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ.

٢/١٨٤-١٨٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَكْتُبُوْا عَنِّي شَيْئًا إِلَّا الْقُرْآنَ فَمَنْ كَتَبَ عَنِّي شَيْئًا غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

١٨٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب التثبت في الحديث وحكم كتابة العلم، ٤/٢٢٩٨، الرقم/٣٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٦، الرقم/١١٥٥٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠، الرقم/٨٠٠٨، والعسقلاني في فتح الباري، ١/٢٠٨، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٧/٣٥٩، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٠/٥٨.

١٨٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١، الرقم/١١١٧٤، ←

﴿حضور ﷺ کا اَوائلِ عہدِ نبوت میں قرآن کے سوا کوئی بھی چیز لکھنے سے منع فرما دینا﴾

۱/۱۸۳۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے نہ لکھو، جس نے قرآن مجید کے علاوہ میری طرف سے کچھ لکھا ہے وہ اس کو مٹا دے، میری طرف سے حدیث بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں، جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

حافظ (ابن حجر) عسقلانی اور دیگر ائمہ حدیث نے فرمایا: کچھ لوگوں نے حدیث ابی سعید ؓ کو معلل قرار دیا اور کہا: صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت ابوسعید ؓ پر موقوف ہے۔ یہ بات امام بخاری وغیرہ نے کہی ہے۔

۲/۱۸۵-۱۸۴۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے قرآن کے علاوہ کوئی بات نہ لکھا کرو، جس شخص نے قرآن کے علاوہ میرے حوالے سے کوئی بات لکھی ہو تو وہ اسے مٹا دے۔

اِسے امام احمد، دارمی نے مذکورہ الفاظ سے، اور نسائی و ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

..... والدارمي في السنن، باب من لم ير كتابة الحديث، ۱/۱۳۰، الرقم/٤٥٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠، الرقم/٨٠٠٨، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٦٦، الرقم/١٢٨٨۔

(١٨٥) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حِبَّانَ: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَكْتُبُوْا عَنِّي إِلَّا الْقُرْآنَ فَمَنْ كَتَبَ عَنِّي شَيْئًا فَلْيَمْحُهُ.

وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ: قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ ﷺ زَجْرُهُ ﷺ عَنِ الْكِتْبَةِ عَنْهُ سِوَى الْقُرْآنِ، أَرَادَ بِهِ الْحَثَّ عَلٰى حِفْظِ السُّنَنِ دُوْنَ الْإِتِّكَالِ عَلٰى كِتْبَتِهَا وَتَرْكِ حِفْظِهَا وَالتَّفَقُّهِ فِيْهَا. وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا إِبَاحَتُهُ ﷺ لِأَبِي شَاهٍ كَتْبَ الْخُطْبَةِ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَإِذْنُهُ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو بِالْكِتْبَةِ.

قَالَ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي 'تَقْيِيْدِ الْعِلْمِ': فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ كَرَاهَةَ مَنْ كَرِهَ الْكِتَابَ مِنَ الصَّدْرِ الْأَوَّلِ إِنَّمَا هِيَ لِئَلَّا يُضَاهٰى بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى غَيْرُهُ أَوْ يُشْتَغَلَ عَنِ الْقُرْآنِ بِسِوَاهُ، وَنُهِيَ عَنِ الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ أَنْ تُتَّخَذَ لِأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ حَقُّهَا مِنْ بَاطِلِهَا وَصَحِيْحُهَا مِنْ فَاسِدِهَا، مَعَ أَنَّ الْقُرْآنَ كَفٰى مِنْهَا وَصَارَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهَا. وَنُهِيَ عَنْ كَتْبِ الْعِلْمِ فِي صَدْرِ الْإِسْلَامِ وَجِدَّتِهِ لِقِلَّةِ الْفُقَهَاءِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ، وَالْمُمَيِّزِيْنَ بَيْنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، لِأَنَّ أَكْثَرَ

١٨٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب العلم، باب الزجر عن كِتبة المرء السنن مخافة أن يتكل عليها دون، ١/٢٦٥-٢٦٦، الرقم/٦٤ـ

(۱۸۵) امام ابن حبان کی روایت میں ہے: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حوالہ سے قرآن کے علاوہ کوئی چیز نہ لکھو، پس اگر کسی نے میرے حوالے سے کوئی چیز لکھ رکھی ہو تو اُسے چاہیے کہ اُسے مٹا دے۔

امام ابن حبان نے بیان کیا ہے: حضرت ابو حاتم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے حوالہ سے قرآن کے علاوہ لکھنے سے جو منع فرمایا ہے، اُس سے آپ کی مراد سنن کی حفاظت پر اُبھارنا ہے تاکہ لکھی ہوئی چیزوں پر تکیہ اور بھروسہ نہ کر لیا جائے اور اُن کا حفظ اور اُن میں تفقہ کو ترک نہ کر دیا جائے۔ کتابت کے صحیح ہونے کی دلیل آپ ﷺ کا ابو شاہ کے لیے اُس خطبہ کو لکھنے کو مباح قرار دینا ہے جو اُس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا اور اِسی طرح آپ ﷺ کا حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ کو لکھنے کی اجازت دینا ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی کتاب 'تقیید العلم' میں فرمایا: یہ بات ثابت شدہ ہے کہ پہلی صدی ہجری میں قرآن مجید کے علاوہ کسی شے کی کتابت کو اس لیے ناپسند کیا گیا تاکہ قرآن مجید کے ساتھ کسی اور کی مشابہت ہو اور نہ کسی اور کی وجہ سے قرآن مجید سے اعراض برتا جائے۔ اسی لیے کتب سابقہ سے بھی اخذ کرنے سے منع کیا گیا کیوں کہ ان میں حق کو باطل سے اور صحیح کو غلط سے ممیّز کرنا مشکل تھا۔ نیز اس وجہ سے بھی کہ قرآن حکیم ان سب کی جگہ کفایت کرتا ہے اور ان کے جمیع مضامین کا احاطہ کرنے والا ہے۔ پہلی صدی ہجری میں کتابت علم کو سنجیدگی سے اختیار کرنے کی ممانعت (کی ایک اور وجہ) فقہاء اور وحی اور غیر وحی کے مابین تمیز کرنے

الْأَعْرَابِ لَمْ يَكُوْنُوْا فَقِهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلَا جَالَسُوا الْعُلَمَاءَ الْعَارِفِيْنَ. فَلَمْ يُؤْمَنْ أَنْ يُلْحِقُوْا مَا يَجِدُوْنَ مِنَ الصُّحُفِ بِالْقُرْآنِ، وَيَعْتَقِدُوْا أَنَّ مَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ كَلَامُ الرَّحْمٰنِ.(١)

(١) ذكره الخطيب البغدادي في تقييد العلم/٥٧ـ

والوں کی قلت تھی۔ کیوں کہ اکثر اَعرابی دین میں فقیہ نہ تھے اور نہ ہی علماء و عارفین کی مجالس میں بیٹھے تھے۔ لہٰذا اس بات کا قوی اندیشہ تھا کہ وہ ہر تحریر کو قرآن مجید سے خلط ملط کر دیتے اور ان تحریروں کو بھی رحمٰن کا کلام سمجھ لیتے۔

بَابٌ فِي إِجَازَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَمْرِهِ لِأَصْحَابِهِ بِكِتَابَةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ

١/١٨٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

٢/١٨٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ بِيَدِهِ وَيَعِيْهِ بِقَلْبِهِ وَكُنْتُ أَعِيْهِ بِقَلْبِي وَلَا أَكْتُبُ بِيَدِي وَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْكِتَابِ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ.

١٨٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كتابة العلم، ١/٥٤، الرقم/١١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٨، الرقم/٧٣٨٣، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الرخصة فيه، ٥/٤٠، الرقم/٢٦٦٨، وأيضًا في كتاب المناقب، باب مناقب أبي هريرة ﷺ، ٥/٦٨٦، الرقم/٣٨٤١، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٣٤، الرقم/٥٨٥٣، والدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٦، الرقم/٤٨٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/١٠٣، الرقم/٧١٥٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٣٢٠-.

١٨٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٣، الرقم/٩٢٢٠، ←

﴿حضور ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حدیث وسنّت لکھنے کی اجازت اور حکم فرمانا﴾

۱/۱۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ بیان فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی مجھ سے زیادہ آپ ﷺ سے احادیث روایت کرنے والا نہیں سوائے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے، کیوں کہ وہ (احادیث مبارکہ) لکھ لیا کرتے تھے، اور میں نہیں لکھتا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲/۱۸۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو مجھ سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں تھا، سوائے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے۔ اِس لیے کہ وہ اُنہیں اپنے ہاتھ سے لکھ لیا کرتے تھے اور دل سے اُسے اچھی طرح سمجھ لیا کرتے تھے جبکہ میں اُسے دل سے اچھی طرح سمجھ تو لیتا تھا مگر اپنے ہاتھ سے لکھتا نہیں تھا، اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے احادیث لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اُنہیں اجازت مرحمت فرما دی۔

..... والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤١٣، الرقم/٧٥١، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٨٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٥١، والعسقلاني في فتح الباري، ١/٢٠٧۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْخَطِيْبُ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٣/١٨٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أُرِيْدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوْا: أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهِ إِلَى فِيْهِ فَقَالَ: اُكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: فَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِهِ.

٤/١٨٩. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا لَنَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ نُحِبُّ أَنْ نَحْفَظَهَا أَوْ نَكْتُبَهَا قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: مَا يَكُوْنُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ،

١٨٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٦٢/٢، الرقم/٦٥١٠، وأيضًا، ١٩٢/٢، الرقم/٦٥١٠، ٦٨٠٢، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في كتابة العلم، ٣١٨/٣، الرقم/٣٦٤٦، والدارمي في السنن، ١٣٦/١، الرقم/٤٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٣/٥، الرقم/٢٦٤٢٨، والحاكم في المستدرك، ١٨٧/١، الرقم/٣٥٩، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٤١٥/١، الرقم/٧٥٥، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٨/٣١.

١٨٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٥٣/٢، الرقم/١٥٥٣، ←

اِس حدیث کو امام احمد، بیہقی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔ حافظ عسقلانی نے 'فتح الباری' میں فرمایا ہے: اس کی اسناد حسن ہے۔

۳/۱۸۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ نے فرمایا: میں جو بات بھی رسول اللہ ﷺ سے سنتا یاد رکھنے کے ارادے سے اُس بات کو لکھ لیا کرتا۔ قریش نے مجھے منع کیا اور کہا: کیا تم ہر بات جو (رسول اللہ ﷺ) سے سنتے ہو لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی بشر ہیں جو ناراضگی اور رضا مندی میں بھی کلام فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں لکھنے سے رک گیا پھر رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے انگشتِ مبارک سے اپنے دہن مبارک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: لکھتے رہو قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اِس (زبان) سے حق کے سوا کوئی بات نہیں نکلتی۔

اِسے امام احمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام مسلم نے اِس حدیث کو قابل حجت مانا ہے۔

۴/۱۸۹۔ حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ سے روایت کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک ہم آپ سے بہت ساری باتیں سنتے ہیں جو ہم یاد کرنا اور لکھنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (ٹھیک ہے لکھ لیا کرو)۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جو حالتِ غضب اور رضا میں ہوں وہ بھی؟

..... والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ۱/۷۷-۷۸، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ۱/۴۷۰، الرقم/۶۲۷، والعسقلاني في فتح الباري، ۸/۱۳۳، والعيني في عمدة القاري، ۱۸/۶۲۔

فَإِنِّي لَا أَقُوْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا إِلَّا حَقًّا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

١٩٠/٥. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ شُعَيْبًا حَدَّثَهُ وَمُجَاهِدًا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ﷺ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: عِنْدَ الْغَضَبِ وَعِنْدَ الرِّضَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَقُوْلَ إِلَّا حَقًّا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ وَابْنُ عَدِيٍّ.

١٩١/٦. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: تَحَدَّثُوْا وَلْيَتَبَوَّأْ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَنَكْتُبُهَا، فَقَالَ: اُكْتُبُوْا وَلَا حَرَجَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيْبُ.

١٩٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٨٧، الرقم/٣٥٨، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ١/٧٩، وابن عدي في الكامل، ٤/٣١٨، الرقم/١١٤٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣١/٢٥٨- ٢٥٩.

١٩١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢٧٦، الرقم/٤٤١٠، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٢/١٧٦، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ١/٧٢-٧٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٧/٢٠٣، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ١/٤٧٠، الرقم/٦٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٥١، والهندي في كنز العمال، ١٠/١٠١، الرقم/٢٩٢١٨.

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ کیوں کہ میں غضب اور رضا میں بھی سوائے حق کے کچھ نہیں کہتا۔

اِسے امام طبرانی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۵/۱۹۰۔ حضرت عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت شعیب نے اُنہیں اور حضرت مجاہد سے بیان کیا کہ اُن سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں جو کچھ آپ سے سنتا ہوں لکھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) غضب اور رضا کے وقت بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں کیوں کہ میرے لیے (یہ کسی حال میں بھی) مناسب نہیں کہ میں حق بات کے سوا کوئی اور بات کہوں۔

اِسے امام حاکم، خطیب بغدادی اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

۶/۱۹۱۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ باہر تشریف لائے اور فرمایا: میری احادیث بیان کیا کرو، اور جس نے مجھ پر جھوٹ و افتراء باندھا اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے بہت ساری باتیں سنتے ہیں تو اُنہیں لکھ لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لکھ لیا کرو اِس میں کوئی حرج نہیں۔

اِسے امام طبرانی، ابن عبد البر اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

١٩٢/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَا ذَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ لِلْخَطِّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْخَطِيْبُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٩٣/٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيْلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوْهُ، فَأُخْبِرَ بِذَالِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيْلَ -شَكَّ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ- وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنِيْنَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيْلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ

١٩٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الرخصة فيه، ٥/٣٩، الرقم/٢٦٦٦، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٤٩، الرقم/٥٠٣، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤١٨، الرقم/٧٦٤، والسخاوي في المقاصد الحسنة، ١/١٠٨، الرقم/١٠٠.

١٩٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كتابة العلم، ١/٥٣، الرقم/١١٢، وأيضًا في كتاب اللقطة، باب كيف تعرف لقطة أهل مكة، ٢/٨٥٧، الرقم/٢٣٠٢، ومسلم في الصحيح، ـــ

۱۹۲/۷۔ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھتا اور آپ ﷺ سے احادیث سنتا، اسے پسند کرتا لیکن یاد نہ رکھ سکتا تو اس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بات کی شکایت کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے احادیث سنتا ہوں مجھے وہ اچھی لگتی ہیں لیکن میں یاد نہیں رکھ سکتا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو اور آپ ﷺ نے اپنے دستِ اَقدس سے لکھنے کا اشارہ فرمایا۔

اسے امام ترمذی، خطیب بغدادی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۳/۸۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ قبیلہ خزاعہ والوں نے قبیلہ بنو لیث کے ایک آدمی کو فتح مکہ کے سال اپنے ایک مقتول کے بدلے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ سوار ہو کر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے قتل یا ہاتھی کو روک دیا ہے۔ - راوی ابوعبد اللہ کو شک ہے۔قتل لفظ فرمایا یا ہاتھی۔ - اور اللہ کے رسول کو اور ایمان والوں کو ان پر مسلط کیا۔خبردار! یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے۔آگاہ رہو کہ میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا تھا اور اس ساعت کے بعد حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے، نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے سوائے اعلان کرنے والے کے۔جن کا آدمی قتل کیا گیا اُنہیں دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ چاہے دیت لے لیں اور چاہے قصاص۔

..... كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها إلا المنشد على الدوام، ۲/۹۸۸۔۹۸۹، الرقم/۱۳۵۵، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب في تحريم حرم مكة، ۲/۲۱۲، الرقم/۲۰۱۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۳/۴۳۴، الرقم/۵۸۵۵۔

أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ: اكْتُبُوْا لِأَبِي فُلَانٍ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩/١٩٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ **أَنَّ النَّبِيَّ** ﷺ **خَطَبَ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ أَبُوْ شَاهٍ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٠/١٩٥. عَنِ الْوَلِيْدِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَمْرٍو ﷺ: **مَا يَكْتُبُوْهُ؟ قَالَ: الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا يَوْمَئِذٍ مِنْهُ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

١٩٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في كتاب العلم، ٣/٣١٩، الرقم/٣٦٤٩، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الرخصة فيه، ٥/٣٩، الرقم/٢٦٦٧، وأبو عوانة في المسند، ٢/٤٣٤، الرقم/٣٧٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٩/٢٨، الرقم/٣٧١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٥٢، الرقم/١٥٨١٨ـ

١٩٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في كتاب العلم، ٣/٣١٩، الرقم/٣٦٥٠ـ

پس اہل یمن کا ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھ دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو فلاں کو لکھ دو۔ قریش میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اِذخر (گھاس) کے سوا، کیوں کہ اسے ہم اپنے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوائے اِذخر کے، سوائے اِذخر کے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹/۱۹۴۔ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا (حضرت ابوہریرہ ؓ نے حدیث میں پورا واقعہ ذکر کیا) پھر ایک شخص ابو شاہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے لکھ دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام سے) فرمایا: ابوشاہ کو لکھ دو۔ اس حدیث میں پورا قصہ بیان ہوا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰/۱۹۵۔ حضرت ولید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعمرو ؓ سے عرض کیا: انہوں نے اس کے لیے کیا لکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا: وہ خطبہ جو اس دن انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا تھا۔

اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١١/١٩٦. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ: هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ: لَا إِلَّا كِتَابُ اللهِ أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيْرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

١٢/١٩٧. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلٰى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

١٩٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كتابة العلم، ١/٥٣، الرقم/١١١، وأيضًا في كتاب الجهاد والسير، باب فكاك الأسير، ٣/١١١٠، الرقم/٢٨٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٧٩، الرقم/٥٩٩، والترمذي في السنن، كتاب الديات، باب ما جاء لا يقتل مسلم بكافر، ٤/٢٤، الرقم/١٤١٢، والنسائي في السنن، كتاب القسامة، باب في سقوط القود من المسلم للكافر، ٨/٢٣، الرقم/٤٧٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الديات، باب لا يقتل مسلم بكافر، ٢/٨٨٧، الرقم/٢٦٥٨، والدارمي في السنن، ٢/٢٤٩، الرقم/٢٣٥٦ـ

١٩٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجزية، باب إثم من عاهد ثم غدر، ٣/١١٦٠، الرقم/٣٠٠٨، وأيضًا في كتاب الفرائض، باب إثم ـــ

۱۱/۱۹۶۔ حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے عرض کیا: کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ماسوائے کتاب اللہ یا اس فہم کے جو مسلمان کو عطا کی جاتی ہے یا جو کچھ اس کتابچے میں ہے۔ میں نے عرض کیا: اس کتابچے میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: دیت اور قیدی کی رہائی سے متعلق احکام اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۹۷۔ حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں لکھا سوائے قرآن کریم کے اور جو کچھ اس کتابچہ میں ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں مقام سے کوہِ عیر تک حرم ہے۔ جو یہاں دین میں نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرض یا نفل بارگاہِ خداوندی میں قبول نہیں ہوگا۔ کسی ایک مسلمان کا ذمہ لینا گویا سب مسلمانوں کی طرف سے ذمہ لینا ہے، جس کا نبھانا سب کے لیے ضروری ہے۔ جو کسی مسلمان کو ذلیل کرے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوتا۔

..... من تبرأ من موالیه، ٦/٢٤٨٢، الرقم/٦٣٧٤، ومسلم في الصحیح، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعاء النبي ﷺ فیها بالبرکة، ٢/٩٩٤-٩٩٨، الرقم/١٣٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨١، الرقم/٦١٥، وأبو داود في السنن، کتاب المناسك، باب في تحریم المدینة، ٢/٢١٦، الرقم/٢٠٣٤، والترمذي في السنن، کتاب الولاء والهبة، باب ما جاء فیمن تولی غیر موالیه أو ادعی إلی غیر أبیه، ٤/٤٣٨، الرقم/٢١٢٧، والنسائي في السنن الکبری، ٢/٤٨٦، الرقم/٤٢٧٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٩/٢٦٣، الرقم/١٧١٥٣۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣/١٩٨. عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: لَوْ كَانَ عَلِيٌّ ﷺ ذَاكِرًا عُثْمَانَ ﷺ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَائَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: اِذْهَبْ إِلٰى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: أَغْنِهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا..... عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهٖ إِلٰى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّدَقَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

١٩٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فرض الخمس، باب ما ذكر من درع النبي ﷺ وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه وما استعمل الخلفاء بعده من ذالك مما لم تذكر قسمته ومن شعره ونعله وآنيته مما يتبرك به أصحابه وغيرهم بعد وفاته، ١١٣٢/٣، الرقم/٢٩٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٤١/١، الرقم/١١٩٥، وأيضا في فضائل الصحابة، ٧٢٢/٢، الرقم/١٢٣٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٦/٤، الرقم/٦٧٩٥، وابن الجوزي في كشف المشكل، ٢٠١/١، الرقم/١٢٦، والعيني في عمدة القاري، ٣٥/١٥، الرقم/٢١١٣-

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۳/۱۹۸۔ حضرت محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت علی ﷺ کو حضرت عثمان ﷺ سے اگر ذرا بھی کدورت ہوتی تو اس کے اظہار کا موقع اس روز تھا جب کچھ لوگ آپ کے پاس حضرت عثمان کے گورنروں کی شکایت لے کر حاضر ہوئے تھے۔ تو حضرت علی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: حضرت عثمان کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ یہ مال رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فرمایا تھا، سو اپنے گورنروں کو حکم فرمائیں کہ اسے صدقہ کی طرح خرچ کریں۔ میں وہ کتابچہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے جواب دیا ، اس کی ضرورت نہیں ہے (کیوں کہ ان کے پاس بھی نقل موجود تھی) میں اسے لے کر حضرت علی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہیں سارا ماجرا سنادیا، آپ نے فرمایا: جہاں سے یہ اٹھایا تھا اسی جگہ رکھ دو۔ (دوسری روایت میں) امام محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا: یہ کتاب لے لو اور اسے لے کر حضرت عثمان کے پاس جاؤ، کیوں کہ اس میں صدقہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے احکامات ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٩٩. عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ ﷺ فَقُلْنَا: هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ: لَا، إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هٰذَا. قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ: فَأَخْرَجَ كِتَابًا وَقَالَ أَحْمَدُ: كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. قَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ: فَأَخْرَجَ كِتَابًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ.

١٥/٢٠٠. عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِشَيءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا فِي صَحِيْفَةٍ فِي قِرَابِ سَيْفِي فَلَمْ يَزَالُوْا بِهِ حَتّٰى

١٩٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٢٢، الرقم/٩٩٣، وأبو داود في السنن، كتاب الديات، باب أيقاد المسلم بالكافر، ٤/١٨٠، الرقم/٤٥٣٠، والنسائي في السنن، كتاب القسامة، باب القود بين الأحرار والمماليك، في النفس، ٨/١٩، الرقم/٤٧٣٤، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٥٣٧-٥٣٨، الرقم/١٢٤٨، والبزار في المسند، ٢/٢٩٠، الرقم/٧١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٣٣، الرقم/١٣٥٤١، وأيضًا في معرفة السنن والآثار، ٦/٢٦٩، الرقم/٤٩٨٥.

٢٠٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٩، الرقم/٩٥٩، والنسائي ـــ

۱۴/۱۹۹۔ قیس بن عباد کا بیان ہے کہ میں اور اشتر بن مالک دونوں حضرت علی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کوئی خاص بات تعلیم فرمائی جو عام لوگوں کو نہ سکھائی ہو؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر جو کچھ اس کتاب میں ہے۔ مسدد کا بیان ہے کہ آپ نے ایک کتاب نکالی۔ امام احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ آپ نے اپنی تلوار کے غلاف سے ایک کتاب نکالی جس میں لکھا تھا: سب مسلمانوں کا خون ایک جیسا ہے۔ غیر مسلموں کے خلاف وہ ایک دوسرے کے دست و بازو ہیں۔ ان کا ادنیٰ فرد بھی ذمہ داری میں کوشاں ہوگا۔ آگاہ رہو کہ کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی ذمی کو ذمہ داری کے دوران۔ جو نیا شوشہ کھڑا کرے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ جس نے نیا دین نکالا یا نیا شوشہ کھڑا کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ مسدد نے ابن ابی عروبہ سے روایت کی: آپ نے ایک کتاب نکالی۔

اِس حدیث کو امام احمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۲۰۰۔ حضرت ابو حسان ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جو آپ نے لوگوں سے نہ فرمائی ہوں۔ ہاں، مگر میری تلوار کی نیام میں جو ایک کتاب ہے (اس کے سوا)۔ لوگوں نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا حتیٰ کہ آپ نے وہ

..... في السنن، كتاب القسامة، باب سقوط القود من المسلم للكافر، ٨/٢٤، الرقم/٤٧٤٥، والبزار في المسند، ٢/١٢٨، الرقم/٤٨٦، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٤٤، الرقم/٢٧٥۔

أَخْرَجَ الصَّحِيْفَةَ فَإِذَا فِيْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ.

١٦/٢٠١. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كِتَابَانِ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عُتُوًّا رَجُلٌ ضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَرَجُلٌ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَرَجُلٌ تَوَلّٰى غَيْرَ أَهْلِ نِعْمَتِهِ، فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ، وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١٧/٢٠٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ﵁ قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢٠١: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الحدود، ٣٨٩/٤، الرقم/٨٠٢٤، والدار قطني في السنن، ١٣١/٣، الرقم/١٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٦/٨، الرقم/١٥٦٧٤، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٤٨٠/٢، والزيلعي في نصب الراية، ٣٩٤/٣.

٢٠٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣١٠/٤، الرقم/١٨٨٠٢، ←

کتاب نکالی، اس میں مرقوم تھا کہ تمام مؤمنوں کا خون برابر ہے، اور ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے، مسلمان غیروں کے مقابلے میں ایک ہاتھ کی مانند ہیں اور کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اپنے اقرار پر رہنے والے ذمی کو قتل کیا جائے گا۔

اِس حدیث کو امام احمد، نسائی نے مذکورہ الفاظ سے اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۲۰۱/۱۶۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے غلاف میں دو تحریریں پائی گئیں: (جن میں درج تھا) لوگوں میں سب سے زیادہ متکبر شخص وہ ہے جس نے نہ مارنے والے کو مارا اور وہ شخص جس نے غیر قاتل کو قتل کیا اور وہ شخص جو اپنے اہل نعمت کے سوا کا ذمہ دار بن گیا۔ پس جس شخص نے یہ عمل کیا تو اُس نے گویا اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے کفر کا اِرتکاب کیا۔ اُس سے کوئی مالی اور بدنی عبادت قبول نہیں ہوگی۔

اِسے امام حاکم، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث سند کے اِعتبار سے صحیح ہے۔

۲۰۲/۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن حکیم ؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی پہنچا: مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو۔

اسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

..... والترمذي في السنن، كتاب اللباس، باب ما جاء جلود الميت إذا دبغت، ٤/٢٢٢، الرقم/١٧٢٩، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب من قال لا ينتفع من الميتة بإهاب ولا عصب، ٢/١١٩٤، الرقم/٣٦١٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٠٦، الرقم/٢٥٢٧٦ -٢٥٢٧٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٤٠، الرقم/٢٤٠٧۔

١٨/٢٠٣. عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ بِحَدِيْثٍ فَأَنْكَرَهُ، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْكَ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ سَمِعْتَهُ مِنِّي فَإِنَّهُ مَكْتُوْبٌ عِنْدِي. فَأَخَذَ بِيَدِي إِلَى بَيْتِهِ، فَأَرَانِي كِتَابًا مِنْ كُتُبِهِ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَ ذَالِكَ الْحَدِيْثَ، فَقَالَ: قَدْ أَخْبَرْتُكَ إِنِّي إِنْ كُنْتُ حَدَّثْتُكَ بِهِ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

١٩/٢٠٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ. قُلْتُ: وَمَا تَقْيِيْدُهُ؟ قَالَ: كِتَابَتُهُ. وفي رواية: قَالَ: اَلْكِتَابُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٢٠/٢٠٥. وَعَنْهُ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُقَيِّدُ الْعِلْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ،

٢٠٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ذكر أبي هريرة الدوسي ﷺ، ٣/٥٨٤، الرقم/٦١٦٩، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٧٤ـ

٢٠٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٨٨، الرقم/٣٦٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٥٩، الرقم/٨٤٨، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤١٧، الرقم/٧٦٣، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٤٩، الرقم/٢٨٦، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٦٨ـ٦٩، والمقدسي في الآداب الشرعية، ٢/١١٦، والهيثمي في مجمع الزاوئد، ١/١٥٢ـ

٢٠٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٣٢١، والطبراني في المعجم ـــ

۱۸/۲۰۳۔ حضرت فضیل بن حسین بن عمرو بن اُمیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ایک حدیث روایت کی تو انہوں نے اِس کا انکار کیا، میں نے کہا: بے شک میں نے یہ حدیث آپ ہی سے سنی ہے، انہوں نے فرمایا: اگر تم نے مجھ سے سنی ہے تو وہ یقیناً میرے پاس لکھی ہوئی ہوگی۔ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر لے گئے اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کی لکھی ہوئی اپنی کتابوں میں سے ایک کتاب دکھائی، سو اُنہوں نے اِس حدیث کو اِس کتاب میں لکھا ہوا پا لیا اور فرمایا: بے شک میں نے تجھے بتایا تھا کہ اگر میں نے تمہیں یہ حدیث بیان کی تھی تو وہ یقیناً میرے پاس لکھی ہوئی ہوگی۔

اِس حدیث کو امام حاکم اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۲۰۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم کو قید کیا کرو۔ میں نے عرض کیا: علم کی قید کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کی کتابت اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (علم کی قید) کتاب ہے۔

اِس حدیث کو امام حاکم، طبرانی، بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۰۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں علم کو قید کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کیا: اور

..... الأوسط، ٥/١٩٤، الرقم/٥٠٥٦، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٤٩-١٥٠، الرقم/٢٨٧، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٦٨، والرامهرمزي في المحدث الفاصل/٣٦٤، والدينوري في تأويل مختلف الحديث/ ٢٨٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٦/٢٨١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٥٢۔

قُلْتُ: وَمَا تَقْيِيْدُهُ؟ قَالَ: اَلْكِتَابَةُ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: اَلْكِتَابُ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٢١/٢٠٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَابْنُ حَيَّانَ وَالرَّامَهُرْمُزِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا أَنَسٌ ﷺ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٢٠٦: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٧٠، الرقم/٦٣٧، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/١٤٢، الرقم/٥٨٧، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٣٦٨، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٠/٤٦، الرقم/٥١٧٦، وأيضًا في تقييد العلم/٧٠، وأيضًا في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٢٨، الرقم/٤٤٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٧/٣٥٣، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه/٤٦٦، الرقم/٦٢٤ـ

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٤٦، الرقم/٧٠٠، والحاكم في المستدرك، ١/١٨٨، الرقم/٣٦٠، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٧٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٠٤، الرقم/٤٥٧٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٥٢ـ

اِس کی قید کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کتابت۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: کتاب۔

اِس حدیث کو امام ابونعیم، طبرانی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۰۶۔ حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم کو کتاب کے ذریعے قید کرو (محفوظ بناؤ)۔

اِس حدیث کو امام قضاعی، ابن حیان اور رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت ثمامہ ؓ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت انس ؓ نے فرمایا: علم کو کتاب کے ذریعے محفوظ کرو۔

اِس حدیث کو امام طبرانی، حاکم، خطیب اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٠٧-٢٠٨/٢٢. عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِبَنِيْهِ: يَا بُنَيَّ، قَيِّدُوْا هٰذَا الْعِلْمَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

(٢٠٨) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِبَنِيْهِ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ وَأَبُوْ خَيْثَمَةَ.

٢٠٩/٢٣. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ يَقُوْلُ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

٢٠٧: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٣٧، الرقم/٤٩١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/٢٠٨، الرقم/٦٥٩، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٧٣، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٩٦.

٢٠٨: أخرجه والحاكم في المستدرك، ١/١٨٨، الرقم/٣٦١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/٢٢، وأبو خيثمة في كتاب العلم/٢٩، الرقم/١٢٠.

٢٠٩: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٨، الرقم/٤٩٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٣، الرقم/٢٦٤٢٧، والحاكم في المستدرك، ١/١٨٧-١٨٨، الرقم/٣٥٩، ٣٦٠، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤١٦، الرقم/٧٥٨، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٧٢، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٨٨.

۲۰۷-۲۲/۲۰۸۔ حضرت ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے مروی ہے کہ بے شک حضرت انس ﷺ اپنے بیٹوں کو کہا کرتے تھے: اے میرے بیٹو! اِس علم کو مقید کر لو۔

اِسے امام دارمی اور امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

(۲۰۸) آپ ہی سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ اپنے بیٹوں کو کہا کرتے تھے: علم کو کتاب کے ذریعے محفوظ بناؤ۔

اِسے امام حاکم، ابن سعد اور ابوخیثمہ نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۲۰۹۔ حضرت عمر بن خطاب ﷺ بیان کرتے ہیں: علم کو کتاب کے ذریعے محفوظ بناؤ۔

اِسے امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢١٠/٢٤. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ، قَيِّدُوا الْعِلْمَ، مَرَّتَيْنِ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٢١١/٢٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: قَيِّدُوْا هٰذَا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢١٢/٢٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: خَيْرُ مَا قُيِّدَ بِهِ الْعِلْمُ الْكِتَابُ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٢١٣-٢١٥/٢٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ الصَّدَقَةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلٰى عُمَّالِهِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. وَقَالَ: فِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ سَائِمَةً وَحَدَّهَا شَاةٌ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثَ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالرُّوْيَانِيُّ.

٢١٠: أخرجه الخطيب البغدادي في تقييد العلم/٨٩ـ

٢١١: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٨، الرقم/٤٩٨ـ

٢١٢: أخرجه الخطيب البغدادي في تقييد العلم/٩٢ـ

٢١٣: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الدليل على أن اسم الزكاة أيضًا واقع على صدقة المواشي، ٤/١٩، الرقم/٢٢٦٧، والدارمي في السنن، باب في زكاة الغنم، ١/٤٦٤، الرقم/١٦٢٠، والروياني في المسند، ٢/٤٠٥، الرقم/١٤٠٦ـ

۲۱۰/۲۴۔ حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں: علم کو مقید کرو، علم کو مقید کرو، یہ دو مرتبہ فرمایا۔

اِسے امام خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۱/۲۵۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر ﷺ فرماتے ہیں: اِس علم کو کتاب کے ذریعے محفوظ کرلو۔

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۲/۲۶۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ﷺ نے فرمایا: بہترین چیز جس کے ذریعے علم کو محفوظ کیا گیا، وہ کتاب ہے۔

اِسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۳-۲۱۵/۲۷۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کے متعلق حکم تحریر کروایا جو عُمال کی طرف نہیں گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ اور طویل حدیث بیان کی۔ اس میں آپ ﷺ نے فرمایا: بکریوں میں ہر چالیس بکریوں پر ایک بکری ہے اور اس کو ایک سو بیس بکریوں تک محدود فرمایا۔ پھر باقی حدیث بیان فرمائی۔

اِسے امام ابن خزیمہ، دارمی اور رویانی نے روایت کیا ہے۔

(٢١٤) وَفِي رِوَايَةٍ: وَكَتَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كِتَابَ الصَّدَقَاتِ، وَالدِّيَاتِ، وَالْفَرَائِضِ، وَالسُّنَنِ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَغَيْرِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

(٢١٥) وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ وَائِلِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ زَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ وَفَدَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَنْزَلَهُ وَأَصْعَدَهُ مَعَهُ عَلٰى مِنْبَرِهِ وَأَقْطَعَهُ الْقَطَائِعَ وَكَتَبَ لَهُ بِهِ عَهْدًا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ.

٢٨/٢١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ أَنَّهُ أَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَرْوِيَ مِنْ حَدِيْثِكَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْتَعِيْنَ بِكِتَابِ يَدِي مَعَ قَلْبِي إِنْ رَأَيْتَ ذَالِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ كَانَ حَدِيْثِي ثُمَّ اسْتَعِنْ بِيَدِكَ مَعَ قَلْبِكَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢١٤: ذكره ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٧١ـ

٢١٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٢/٣٨٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٠/٤٢٠، الرقم/٦٦٧٤، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١١/٩٦، الرقم/١٨٩ـ

٢١٦: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٦، الرقم/٤٨٥، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٠/٥٧ـ

(۲۱۴) ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے صدقات، دیات، فرائض اور سنن (کی تفصیلات) کو حضرت عمرو بن حزم ؓ اور اُن کے علاوہ دیگر لوگوں کے لیے لکھ دیا۔

اِسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

(۲۱۵) ایک روایت میں ہے: وائل بن نعمان بن زید بن مالک بن زید حضرمی سے مروی ہے: وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وفد کی صورت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اپنے ہاں مہمان ٹھہرایا اور اپنے ساتھ اپنے منبر مبارک پر بٹھایا اور کئی قطعات عطا فرمائے اور اُن کے لیے عہد نامہ تحریر کروایا۔

اِسے امام ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۲۱۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ بیان فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں آپ ﷺ کی احادیث روایت کروں میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اس بارے میں اپنی یادداشت کے ہمراہ اپنی تحریروں سے بھی مدد حاصل کروں۔ اگر آپ اجازت عنایت فرمائیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میری حدیث کو محفوظ کرو اور اس بارے میں اپنے ذہن کے ہمراہ اپنے ہاتھ سے بھی مدد حاصل کرو (یعنی یاداشت کے لیے لکھ لیا کرو)۔

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٢١٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَحَادِيْثَ لَا نَحْفَظُهَا، أَفَلَا نَكْتُبُهَا؟ قَالَ: بَلٰى، فَاكْتُبُوْهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَحَادِيْثَ، أَفَتَأْذَنُ لَنَا أَنْ نَكْتُبَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.(١)

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: وَسَنَدُهُ حَسَنٌ.

٣٠/٢١٨. عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيْلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢١٥، الرقم/٧٠١٨.

(١) أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٣/١٩٧، الرقم/٥٠٢٧، وابن حبان في الصحيح، كتاب العتق، باب الكتابة، ١٠/١٦١، وعبد الرزاق في المصنف، ٨/٤١، الرقم/١٤٢٢٢، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٧٤، ٨١، والمقدسي في الآداب الشرعية، ٢/١١٦.

٢١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى: لا ـــ

۲۹/۲۱۷۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا (حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ) سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے بیان کیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے احادیث سنتے ہیں لیکن اُن کو یاد نہیں رکھ سکتے، کیا ہم اُن کو لکھ نہ لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، اُنہیں لکھ لیا کرو۔

اِس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے: اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ سے احادیث سنتے ہیں کیا آپ ﷺ ہمیں اُن کو لکھنے کی اجازت عنایت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

اِسے امام نسائی، ابن حبان اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اِس کی سند حسن ہے۔

۳۰/۲۱۸۔ امام شعبی حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ کے کاتب (ابو سعید وراد ثقفی) سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ ﷺ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ کو خط لکھا کہ میرے لیے کچھ ایسی احادیث لکھ بھیجیں جو آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہوں۔ اُنہوں نے اُن کے لیے لکھا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے: بیکار گفتگو، مال ضائع کرنا اور ضرورت کے بغیر کثرت سے سوال کرنا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... يسألون الناس الحافا، ٢/٥٣٧، الرقم/١٤٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الأقضية، باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة، ٣/١٣٤١، الرقم/٥٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٤٩، الرقم/١٨٢٠٤، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٢٧، الرقم/٥٧١٩۔

٣١/٢١٩. عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبَهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَاعْلَمُوْا، أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٢/٢٢٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَكْتُبُ إِذْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلاً قُسْطَنْطِيْنِيَّةُ أَوْ رُوْمِيَّةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا بَلْ مَدِيْنَةُ هِرَقْلَ أَوَّلاً.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٣٣/٢٢١. حَدَّثَنِي أَبُوْ قَبِيْلٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ وَسُئِلَ أَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةُ أَوْ رُوْمِيَّةُ؟ فَدَعَا عَبْدُ اللهِ بِصُنْدُوْقٍ لَهُ حِلَقٌ قَالَ: فَأَخْرَجَ مِنْهُ كِتَابًا قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: بَيْنَمَا نَحْنُ

٢١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الجنة تحت بارقة السيوف، ١٠٣٧/٣، الرقم/٢٦٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب كراهة تمني لقاء العدو والأمر بالصبر عند اللقاء، ١٣٦٢/٣، الرقم/١٧٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٣/٤، الرقم/١٩١٣٧، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في كراهية تمني لقاء العدو، ٤٢/٣، الرقم/٢٦٣١ـ

٢٢٠: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١٣٧/١، الرقم/٤٨٦، والحاكم في المستدرك، ٥٥٣/٤، ٥٩٨، ـــ

۳۱/۲۱۹۔ حضرت سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ جو ان کے کاتب بھی تھے، فرماتے ہیں: ان کی طرف حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی ﷺ نے خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جان لو! بے شک جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۲/۲۲۰۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے مروی ہے آپ نے بیان فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے تو اُس وقت حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کون سا شہر پہلے فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ یا رومیہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا۔

اس حدیث کو امام دارمی، حاکم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۳۳/۲۲۱۔ ابو قبیل بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمرو العاص ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اُن سے پوچھا گیا: کون سا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا رومیہ؟ اِس پر حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ نے ایک صندوق منگوایا جس کو کنڈے لگے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اُس میں سے ایک کتاب نکالی اور فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد بیٹھے

..... الرقم/۸۵۵۰، ۸٦٦۲، وابن أبي عاصم في الأوائل/۹۰، الرقم/۱۱۰، وإسناده حسن، والطبراني في الأوائل/۸۹/٦۱، وابن حماد في الفتن، ۲/٤۷۹، الرقم/۱۳٤٤۔

۲۲۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۷٦، الرقم/٦٦٤٥، ـــ

حَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَكْتُبُ إِذْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا قُسْطَنْطِيْنِيَّةُ أَوْ رُوْمِيَّةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَدِيْنَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلًا (يَعْنِي قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ).

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ أَبِي قَبِيْلٍ وَهُوَ ثِقَةٌ.

٣٤/٢٢٢. عَنْ شُرَحْبِيْلَ أَبِي سَعْدٍ قَالَ: دَعَا الْحَسَنُ بَنِيْهِ وَبَنِي أَخِيْهِ فَقَالَ: يَا بَنِيَّ وَبَنِي أَخِي، إِنَّكُمْ صِغَارُ قَوْمٍ يُوْشِكُ أَنْ تَكُوْنُوْا كِبَارَ آخَرِيْنَ فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ أَنْ يَرْوِيَهُ. أَوْ قَالَ يَحْفَظَهُ. فَلْيَكْتُبْهُ وَلْيَضَعْهُ فِي بَيْتِهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

..... والحاكم في المستدرك، ٤/٤٦٨، ٥٩٨، الرقم/٨٣٠١، ٨٦٦٢، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٦/١١٢٧، الرقم/٦٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢١٩.

٢٢٢: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٤٠، الرقم/٥١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٨/٤٠٧، الرقم/٣٥٠١، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٧١، الرقم/٦٣٢، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٨٢، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٩١، وأيضًا في الكفاية في علم الرواية/٢٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/٢٥٩.

کچھ لکھ رہے تھے تو اُس وقت رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کون سا شہر پہلے فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ یا رومیہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ ہرقل کا شہر یعنی قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا۔

اِس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے، جبکہ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں جبکہ اِن میں ابو قبیل ثقہ ہیں۔

۳۴/۲۲۲۔ حضرت شرحبیل ابو سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے اپنے بیٹوں اور اپنے بھتیجوں کو بلایا اور فرمایا: اے میرے بچو اور اے میرے بھتیجو! تم لوگ کمسن ہو۔ عنقریب وہ وقت آئے گا جب تم دوسرے لوگوں کے لیے بڑے بن جاؤ گے اس لیے تم علم حاصل کرو۔ تم میں سے جو شخص احادیث روایت کرنے یا فرمایا: یاد رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ انہیں لکھ لے اور اسے اپنے گھر میں سنبھال کے رکھ لے۔

اسے امام دارمی اور بخاری نے **التاریخ الکبیر** میں اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٢٢٣. عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا أَكْثَرْنَا عَلٰى أَنَسٍ أَلْقٰى إِلَيْنَا سِجِلًّا، فَقَالَ: هٰذِهِ أَحَادِيْثُ، كَتَبْتُهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ عَرَضْتُهَا عَلَيْهِ. يُعَدُّ فِي الشَّامِيِّيْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٣٦/٢٢٤. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ ﷺ عَنْ كِتَابِ الْعِلْمِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذَالِكَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

٣٧/٢٢٥. عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُفَارِقَهُ أَتَيْتُهُ بِكِتَابِهِ فَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ: هٰذَا مَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ: نَعَمْ.

٢٢٣: أخرجه البخري في التاريخ الكبير، باب هبيرة، ٢٤٠/٨، الرقم/٢٨٥٨، وابن عدي في الكامل، ٣٥٧/٥، الرقم/١٥١٩، والحاكم في المستدرك، ٦٦٤/٣، الرقم/٦٤٥٢، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٤١٥/١، الرقم/٧٥٧، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/٩٥، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٣٦٧.

٢٢٤: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١٣٧/١، الرقم/٤٩٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤١١/٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧٢/٢٤.

٢٢٥: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١٣٨/١، ←

۳۵/۲۲۳۔ حضرت ہبیرہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس ﷺ پر کثرتِ حدیث کی طلب کرتے تو آپ ہمیں ایک محفوظ کتاب دے دیتے اور فرماتے: یہ اَحادیث مبارکہ ہیں جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (سُن کے) لکھیں۔ پھر اُنہیں آپ ﷺ پر پیش کیا۔ وہ شامیوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

اِس حدیث کو امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور حاکم وبیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۲۲۴۔ امام حسن بن جابر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو امامہ باہلی ﷺ سے حدیث کو لکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اسے امام دارمی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۲۲۵۔ حضرت بشیر بن نہیک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ ﷺ کی زبانی جو اَحادیث سنتا تھا، انہیں لکھ لیا کرتا تھا جب میں نے (فراغتِ علم کے بعد) آپ سے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو میں وہ تحریر لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان احادیث کو آپ کے سامنے پڑھا اور عرض کیا: یہ وہ روایات ہیں جو میں نے آپ کی زبانی سنی ہیں تو آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

..... الرقم/٤٩٤، وأبوخيثمة في كتاب العلم/٣٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٤، الرقم/٢٦٤٣٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/٢٢٣، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤٢٠، الرقم/٧٧١، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٢٧٥، وأيضًا في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/١٣٤، والهيثمي في مسند الحارث (زوائد الهيثمي)، ١/١٩٣، الرقم/٥٠۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ خَيْثَمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٣٨/٢٢٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُوْنَ عِنْدَ الْبَرَاءِ ﷺ بِأَطْرَافِ الْقَصَبِ عَلٰى أَكُفِّهِمْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٣٩/٢٢٧. عَنْ عَنْتَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ بِحَدِيْثٍ، فَقُلْتُ: أَكْتُبُهُ عَنْكَ؟ قَالَ: فَرَخَّصَ لِي، وَلَمْ يَكُدْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٤٠/٢٢٨. عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرًا ﷺ يَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ سَابِطٍ فِي أَلْوَاحٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٢٢٦: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٩، الرقم/٥٠٣، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤٢٢، الرقم/٧٧٧، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٤٨، الرقم/٢٨٣، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٢٧٥ـ

٢٢٧: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٩، الرقم/٥٠٤ـ

٢٢٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٣، الرقم/٢٦٤٢٥، ويحيى ابن معين في التاريخ، ٣/٥١٦، الرقم/٢٥٢١، وابن عبد البر في جامع بيان العلم، ١/٧٢، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٩ـ

اسے امام دارمی، ابوخیثمہ، ابن ابی شیبہ، ابن سعد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۲۲۶۔ حضرت عبد اللہ بن حنش بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ حضرت براء ﷺ کے پاس (احادیث کو) بانسوں کی قلموں کے ساتھ اپنی ہتھیلیوں پر لکھ لیا کرتے تھے۔

اِسے امام دارمی، بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۳۹/۲۲۷۔ حضرت عنترہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ نے ایک حدیث بیان کی تو میں نے عرض کیا: کیا میں اِسے آپ کی طرف سے لکھ لوں؟ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مجھے اجازت دے دی جبکہ پہلے ان کا ارادہ ایسے نہ تھا۔

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۴۰/۲۲۸۔ حضرت ربیع بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ﷺ کو ابن سابط کے ہاں تختیوں پر لکھتے ہوئے دیکھا۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٤١/٢٢٩. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ يَأْتِي أَبَا رَافِعٍ فَيَقُوْلُ: مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ كَذَا، مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ كَذَا، وَمَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَلْوَاحٌ يَكْتُبُ فِيْهَا.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

٤٢/٢٣٠. عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى السُّوْقِ نَظَرَ فِي كُتُبِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

وَزَادَ الْخَطِيْبُ: قَالَ عَمَّارٌ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: فِي الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ لَا يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ غُدْوَةً حَتّٰى يَنْظُرَ فِي كُتُبِهِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٢٢٩: أخرجه الخطيب البغدادي في تقييد العلم/٩١-٩٢، والعسقلاني في الإصابة، ٤/١٤٥ـ

٢٣٠: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ١/٣٢٥، الرقم/١٠١٦، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي، ٢/١٤، الرقم/١٠٣٩، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤٢٠، الرقم/٧٧٠، والمقدسي في الآداب الشرعية، ٢/١١٦ـ

۴۱/۲۲۹۔ حضرت عبید اللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ ابو رافع کے پاس آتے اور کہتے: رسول اللہ ﷺ نے فلاں دن کیا کیا، اور فلاں دن کیا کیا؟ حضرت ابن عباس ﷺ کے پاس تختیاں ہوتی تھیں جن میں وہ لکھتے تھے۔

اِسے خطیب بغدادی اور عسقلانی نے روایت کیا ہے۔

۴۲/۲۳۰۔ حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ جب بازار جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی کتابوں کو دیکھ کر جاتے۔

اِسے امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے اِن الفاظ کا اضافہ کیا ہے: حضرت عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی سے پوچھا: کیا وہ حدیث کی کتب تھیں؟ اُنہوں نے کہا: ہاں۔

اُنہی سے مروی ایک روایت میں ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ ہر صبح اپنے گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے جب تک کہ وہ اپنی (حدیث کی) کتابوں کو نہ دیکھ لیتے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٣/٢٣١. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ﷺ كَتَبَ لَهُ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

٤٤/٢٣٢. عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّهُ وَجَدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ صَحِيْفَةً، فِيْهَا: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُ كِتَابٍ وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ عُمَرَ ﷺ فِي الصَّدَقَةِ.....

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٢٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشركة، باب ما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية في الصدقة، ٢/٨٨٠، الرقم/٢٣٥٥، وأيضًا في كتاب الحيل، باب في الزكاة، ٦/٢٥٥١، الرقم/٦٥٥٥، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ٢/٩٦، الرقم/١٥٦٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب إذا أخذ المصدق سنا دون سن أو فوق سن، ١/٥٧٥، الرقم/١٨٠٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٢٢، الرقم/٢٢٧٣ـ

٢٣٢: أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية، ١/٣٥٤، والجزائري في توجيه النظر، ٢/٧٧١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٩٠، الرقم/٧٠٤٨ـ

۴۳/۲۳۱۔ حضرت انس ؓ **سے مروی ہے** کہ حضرت ابو بکر ؓ نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی ہے۔ فرمایا: جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں اپنے اپنے حصوں کے مطابق اپنی اپنی زکوٰۃ شمار کر لیں۔

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۴۴/۲۳۲۔ حضرت نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ **سے روایت کرتے ہیں** کہ اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کی تلوار کے دستہ میں ایک صحیفہ پایا جس میں لکھا تھا: پانچ سے کم اُونٹوں میں زکوٰۃ نہیں۔

اِسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک ؓ **کی روایت میں ہے**، حضور نبی اکرم ﷺ سے اُسی سے ملتی جلتی حدیث بیان کرتے ہیں جو حضرت عمر ؓ کی تلوار کے دستہ میں بھی زکوٰۃ کے بارے میں لکھی پائی گئی۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٣٣/٤٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: مَا يُرَغِّبُنِي فِي الْحَيَاةِ إِلَّا الصَّادِقَةُ وَالْوَهْطُ فَأَمَّا الصَّادِقَةُ فَصَحِيْفَةٌ كَتَبْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَمَّا الْوَهْطُ فَأَرْضٌ تَصَدَّقَ بِهَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ عَلَيْهَا.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٢٣٤/٤٦. عَنْ يُوْنُسَ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَكْتُبُ وَيُكْتِبُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٣٥/٤٧. عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ: إِنَّ سَالِمًا أَتَمُّ مِنْكَ حَدِيْثًا. قَالَ: إِنَّ سَالِمًا كَانَ يَكْتُبُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٣٣: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٨، الرقم/٩٦، وابن عبد البر في جامع بيان العلم، ١/٧٢، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ١/٨٤، والرامهرمزي في المحدث الفاصل، ١/٣٦٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/١٧٥- ١٧٦، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٢/٧٢ـ

٢٣٤: أخرجه الدارمي في السنن، باب من لم ير كتابة الحديث، ١/١٣٣، الرقم/٤٦٨ـ

٢٣٥: أخرجه الدارمي في السنن، باب من لم ير كتابة الحديث، ١/١٣٤، الرقم/٤٧٥ـ

۲۳۳/۴۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ فرماتے ہیں: مجھے زندگی میں صرف دو ہی چیزیں پسند ہیں ایک صادقہ اور دوسری وھط، **الصادقة** وہ صحیفہ ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث پر مشتمل ہے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے (سُن کر) لکھا اور **وھط** وہ زمین ہے جسے حضرت عمرو بن العاص ﷺ نے عطا کیا تھا اور حضرت عبد اللہ ﷺ اُس کی نگرانی کیا کرتے تھے۔

اِسے امام دارمی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۲۳۴/۴۶۔ امام یونس بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ﷺ حدیث مبارکہ لکھتے بھی تھے اور لکھواتے بھی تھے۔

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۳۵/۴۷۔ حضرت منصور بیان کرتے ہیں میں نے امام ابراہیم سے عرض کیا: حضرت سالم آپ کے مقابلے میں زیادہ مکمل حدیث بیان کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا: سالم احادیث لکھا کرتے تھے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤٨/٢٣٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِمَا ثَبَتَ عِنْدَكَ مِنَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبِحَدِيْثِ عَمْرَةَ فَإِنِّي قَدْ خَشِيْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٤٩/٢٣٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ﷺ إِلٰى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَنِ انْظُرُوْا حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاكْتُبُوْهُ فَإِنِّي قَدْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْمَرْوَزِيُّ.

٥٠/٢٣٨. عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ أَبَا إِيَاسٍ يَقُوْلُ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ لَمْ يَكْتُبْ عِلْمَهُ لَمْ يُعَدَّ عِلْمُهُ عِلْمًا.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

٢٣٦: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٧، الرقم/٤٨٧، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٢/٩٠-.

٢٣٧: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٧، الرقم/٤٨٨، والمروزي في السنة، ١/٣١، الرقم/٩٦، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٦، والسخاوي في فتح المغيث، ٢/١٦٢-.

٢٣٨: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٧، الرقم/٤٩٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٣٠١، والرامهرمزي في المحدث الفاصل/٣٧٢-.

۴۸/۲۳۶۔ حضرت عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے امام ابو بکر بن محمد کو خط میں لکھ بھیجا کہ آپ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی جو مستند احادیث ہیں، وہ لکھ کر میرے پاس بھجوائیں اور عمرہ کی احادیث بھی بھجوائیں کیوں کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ علم رخصت ہو جائے گا۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۲۳۷۔ حضرت عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے اہل مدینہ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ تلاش کر کے انہیں لکھ لو کیوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ علم رخصت ہو جائے گا اور اہل علم بھی رخصت ہو جائیں گے۔

اسے امام دارمی اور مروزی نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۲۳۸۔ حضرت سوادہ بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن قرہ ابو ایاس کو یہ کہتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے علم کو تحریر نہیں کرتا اس کے علم کو علم شمار نہیں کیا جاتا۔

اسے امام دارمی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٥١/٢٣٩. عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَانَ يَكْتُبُ عِنْدَ أَنَسٍ ﷺ فِي سَبُّوْرَةٍ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ.

٥٢/٢٤٠. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ الْحَدِيْثَ بِاللَّيْلِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٥٣/٢٤١. عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَسِيْرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ لَيْلاً وَكَانَ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيْثِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ حَتّٰى أُصْبِحَ فَأَكْتُبَهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٣٩: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٧، الرقم/٤٩٢، وابن عدي في الكامل، ١/٣٨١، الرقم/٢٠٣، والرامهرمزي في المحدث الفاصل/٥٩٧ـ

٢٤٠: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٨، الرقم/٤٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٤، الرقم/٢٦٤٣٤، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٧٢، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٣،

٢٤١: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٨، الرقم/٤٩٩ـ

۵۱/۲۳۹۔ حضرت سلم علوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابان کو دیکھا کہ وہ حضرت انس ﷺ کی موجودگی میں ایک تختہ سیاہ پر لکھ رہے تھے۔

اسے امام دارمی اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

۵۲/۲۴۰۔ حضرت سعید بن جبیر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ کی زبانی رات کے وقت جو احادیث سنتا تھا انہیں (ساتھ ہی) پالان کی لکڑی پر لکھ لیا کرتا تھا۔

اسے امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۲۴۱۔ حضرت سعید بن جبیر ﷺ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں رات کے وقت حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ کے ہمراہ مکہ میں ایک راستے پر جا رہا تھا وہ مجھے حدیث بیان کر رہے تھے اور میں اسے پالان کی لکڑی پر لکھتا جا رہا تھا یہاں تک کہ جب صبح ہوگئی تو میں نے اسے باقاعدہ محفوظ طور پر لکھ لیا۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٢/٥٤. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى أَنَّهُ رَأَى نَافِعًا ﷺ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ﷺ يُمْلِي عِلْمَهُ وَيُكْتَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٤٣/٥٥. عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: كَتَبَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلٰى عَامِلِهِ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ حَدِيْثٍ. قَالَ رَجَاءٌ: فَكُنْتُ قَدْ نَسِيْتُهُ لَوْلاَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدِي مَكْتُوْبًا.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٤٤/٥٦. عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ﷺ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَمَعَهُ قِرْطَاسٌ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا لِصَلاَةِ الْعَصْرِ وَهُوَ مَعَهُ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا هٰذَا الْكِتَابُ؟ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَدَّثَنِي بِهِ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَأَعْجَبَنِي فَكَتَبْتُهُ. فَإِذَا فِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٤٢: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٩، الرقم/٥٠٧.

٢٤٣: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٣٩، الرقم/٥٠٥، والخطيب البغدادي في تقييد العلم/١٠٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٨/١٠٩.

٢٤٤: أخرجه الدارمي في السنن، باب من رخص في كتابة العلم، ١/١٤٠، الرقم/٥١٠.

۵۴/۲۴۲۔ حضرت سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ کے آزاد کردہ غلام (اور ان کے شاگرد) حضرت نافع ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنا علم املاء کروایا کرتے تھے اور لوگ ان کی موجودگی میں اسے لکھ لیا کرتے تھے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۵۵/۲۴۳۔ حضرت رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک نے اپنے گورنر کو خط میں یہ لکھا کہ وہ مجھ (رجاء بن حیوہ) سے ایک حدیث کے متعلق دریافت کرے۔ حضرت رجاء بیان کرتے ہیں کہ اگر وہ حدیث تحریری طور پر میرے پاس موجود نہ ہوتی تو میں اسے بھول چکا ہوتا۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۵۶/۲۴۴۔ حضرت ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ﷺ ہمارے پاس ظہر کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے تو اُن کے پاس ایک کاپی تھی پھر جب وہ عصر کی نماز پڑھانے کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے تو وہ کاپی پھر بھی اُن کے پاس تھی۔ میں نے ان سے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! یہ کیا تحریر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ ایک حدیث ہے جو حضرت عون بن عبد اللہ ﷺ نے مجھے سنائی ہے۔ مجھے یہ بہت پسند آئی تو میں نے اسے لکھ لیا ہے۔ اس میں یہ حدیث موجود تھی۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٥٧/٢٤٥. عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: جَاءَ أَبُوْ قُرَّةَ الْكِنْدِيُّ بِكِتَابٍ مِنَ الشَّامِ فَحَمَلَهُ فَدَفَعَهُ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ فَنَظَرَ فِيْهِ فَدَعَا بَطَسْتٍ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَرَسَهُ فِيْهِ وَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاتِّبَاعِهِمُ الْكُتُبَ وَتَرْكِهِمْ كِتَابَهُمَ. قَالَ حُصَيْنٌ: فَقَالَ مُرَّةُ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ مِنَ الْقُرْآنِ أَوِ السُّنَّةِ لَمْ يَمْحُهُ وَلٰكِنْ كَانَ مِنْ كُتُبِ أَهْلِ الْكِتَابِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٤٥: أخرجه الدارمي في السنن، باب من لم ير كتابة الحديث، ١/١٣٤، الرقم/٤٧٧ـ

۵۷/۲۴۵۔ حضرت مرہ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ ابو قرہ کندی شام سے ایک تحریر لے کر آئے اور اسے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ تو حضرت عبد اللہ ﷺ نے اس کا جائزہ لے کر ایک طشت منگوایا پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس تحریر کو پانی میں دھو دیا اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے کہ انہوں نے اس طرح کی کتابوں کی پیروی شروع کر دی تھی اور اللہ کی طرف سے ان پر جو کتاب نازل ہوئی اسے چھوڑ دیا تھا۔ حسین نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مرہ نے فرمایا: اگر اس میں قرآن پاک یا حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث سے متعلق کوئی چیز ہوتی تو حضرت عبد اللہ ﷺ اسے ہرگز نہ مٹاتے، البتہ وہ اہل کتاب کی کتابوں میں سے کوئی کتاب تھی۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَحِفْظِهَا وَفَهْمِهَا

١/٢٤٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: رَبِيْعَةُ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا: إِنَّا نَأْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ ﷻ وَحْدَهُ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ؟ قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ. قَالَ شُعْبَةُ: رُبَّمَا قَالَ: النَّقِيْرِ وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. قَالَ: احْفَظُوْهُ وَأَخْبِرُوْهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب تحريض النبي ﷺ وفد عبد القيس على أن يحفظوا الإيمان والعلم ويخبروا من وراء هم، ١/٤٥، الرقم/٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الأمر بالإيمان باللّٰه تعالى ورسوله ﷺ وشرائع الدين والدعاء إليه والسؤال عنه وحفظه وتبليغه من لم يبلغه، ١/٤٧، الرقم/١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٨، الرقم/٢٠٢٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٣١، الرقم/٥٨٤٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٥٧، الرقم/٣٠٣١٠.

﴿روایتِ حدیث وسنت اور ان کا حفظ وفہم﴾

۱/۲۴۶۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ **سے مروی ہے** کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اہلِ وفد کون ہیں یا اہلِ قوم کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ربیعہ سے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس قوم یا اس وفد کو خوش آمدید بغیر کسی رسوائی اور ندامت کے۔ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم آپ کی خدمت میں بڑی دور سے حاضر ہوئے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان یہ قبیلہ آباد ہے جو کفارِ مضر میں سے ہے۔ لہٰذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں (کیوں کہ جنگ کا خطرہ رہتا ہے)۔ سو ہمیں ایسے کام کا حکم فرمائیں جو ہم اپنے پچھلوں کو بھی بتا دیں اور اس کے باعث جنت میں داخل ہو جائیں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی انہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ توحید الٰہی پر ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (مصطفیٰ ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے خمس ادا کرنا۔ مزید برآں دُبَّاء، حَنتَم، مُزَفَّت اور نَقِیر (یا: مُقَیَّر) کے استعمال سے منع فرمایا۔ (یہ چاروں اس دور کے خاص برتن تھے جن میں شراب تیار کی جاتی تھی اور ان میں بنائی گئی شراب زیادہ قیمتی ہوتی تھی اور جلدی بھی تیار ہو جاتی تھی۔ ان کے استعمال سے اس لیے منع فرمایا کہ دیکھنے والوں کو شراب بنانے یا پینے کا شک نہ گزرے۔) شعبہ کا بیان ہے کہ انہوں (ابو جمرہ) نے کبھی النَّقِیر کہا اور کبھی اَلْمُقَیَّر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں یاد کر لو اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو جا کر بتا دو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٢٤٧. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحرِ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحرِ قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: أَلَيْسَ ذُو الْحَجَّةِ قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ، فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٤٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب الخطبة أيام منى، ٢/٦٢٠، الرقم/١٦٥٤، وأيضًا في كتاب العلم، باب قول النبي ﷺ: رب مبلغ أوعى من سامع، ١/٣٧، الرقم/٦٧، وأيضًا في كتاب المغازي، باب حجة الوداع، ٤/١٥٩٩، الرقم/٤١٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال، ٣/١٣٠٥-١٣٠٦، الرقم/١٦٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٧، الرقم/٢٠٤٠٢، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٣١٤، الرقم/٥٩٧٥.

۲/۲۴۷۔ حضرت ابو بکرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے اور ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اِسی طرح حرام ہیں جیسے اِس دن کی حرمت تمہارے اِس مہینے میں اور تمہارے اِس شہر میں ہے۔ (یہ حرمت قائم رہے گی) یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو گے۔ کیا میں نے (اپنے رب کا) پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ یہاں موجود ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ یہ حکم ہر اُس شخص تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں۔ بسا اوقات وہ شخص جس تک بات پہنچائی گئی ہو وہ براہ راست سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ پس خبردار! میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٢٤٨. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ ﷺ، وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ إِلٰى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيْرُ، أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ، حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْهَا. فَقُوْلُوْا: إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُوْلِهِ ﷺ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. فَقِيْلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٤٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب ليبلغ العلم الشاهد، ١/٥١، الرقم/١٠٤، وأيضًا في أبواب الإحصار وجزاء الصيد، باب لا يعضد شجر الحرم، ٢/٦٥١، الرقم/ ١٧٣٥، وأيضًا في كتاب المغازي، باب منزل النبي ﷺ يوم الفتح، ٤/١٥٦٣، الرقم/٤٠٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها إلا لمنشد على الدوام، ٢/٩٨٧، الرقم/١٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في حرمة مكة، ٣/١٧٣، الرقم/٨٠٩، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب تحريم القتال فيه، ٥/٢٠٥، الرقم/٢٨٦٧ـ

۳/۲۴۸۔ حضرت ابوشریح ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید ﷺ سے جب کہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف ایک لشکر بھیج رہے تھے کہا: اے امیر! مجھے اجازت دیجیے کہ آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا وہ ارشاد بیان کروں جو آپ نے فتح مکہ کے اگلے روز فرمایا تھا۔ اسے میرے دونوں کانوں نے سنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب آپ ﷺ یہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: بے شک مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے لوگوں نے اسے حرام نہیں کیا۔ سو کسی شخص کے لیے، جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو، حلال نہیں ہے کہ اِس حرمت والے شہر میں خون بہائے اور اس کا کوئی درخت کاٹے۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اجازت کو دلیل بنائے تو اس سے کہو: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اجازت دی تھی جب کہ تمہیں اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی گئی تھی۔ پھر آج اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ ہر حاضر شخص کو چاہیے کہ (وہ یہ حکم) غائب شخص تک پہنچا دے۔ حضرت ابوشریح سے کہا گیا کہ اس پر عمرو (بن سعید) نے کیا کہا؟ اس (یعنی عمرو) نے کہا: اے ابوشریح! میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں، نافرمانی کرنے والے اور قتل اور خون خرابہ کر کے بھاگنے والے کے لیے پناہ نہیں ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤٩/٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

٢٥٠/٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَدِّثُوْا عَنِّي كَمَا سَمِعْتُمْ وَلَا حَرَجَ، إِلَّا مَنِ افْتَرٰى عَلَيَّ كَذِبًا مُتَعَمِّدًا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٢٥١/٦. عَنْ أَبِي قِرْصَافَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَدِّثُوْا عَنِّي بِمَا تَسْمَعُوْنَ، وَلَا تَقُوْلُوْا إِلَّا حَقًّا، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي جَهَنَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

٢٤٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ٣/١٢٧٥، الرقم/٣٢٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٠٢، الرقم/٦٨٨٨، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحديث عن بني إسرائيل، ٥/٤٠، الرقم/٢٦٦٩، والدارمي في السنن، باب البلاغ عن رسول الله ﷺ وتعليم السنن، ١/١٤٥، الرقم/٥٤٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٦/١٠٩، الرقم/١٠١٥٧ـ

٢٥٠: أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/٦١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٣٠٤، والهندي في كنز العمال، ١٠/١٠١، الرقم/٢٩٢٢١ـ

٢٥١: أخرجه الطبراني في طرق حديث من كذب علي/١٤٦، ـــ

۴/۲۴۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے (سیکھ کر) دوسروں کو پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی ہو۔ اور بنی اسرائیل سے روایات بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

اِسے امام بخاری، احمد، ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۵/۲۵۰۔ حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم مجھ سے سن کر اسی طرح بیان کرو جس طرح تم نے مجھ سے سُنا اور اس میں کوئی حرج نہیں، سوائے اس کے کہ جس نے بغیر علم کے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

اِسے امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۶/۲۵۱۔ حضرت ابوقرصافہ ﷺ سے مروی ہے: آپ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے اِسی طرح بیان کرو جیسے سنتے ہو، کچھ مت کہو سوائے سچ بات کے، جس نے مجھ پر جھوٹ بولا تو اس کے لیے جہنم میں گھر بنا دیا گیا۔

اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

..... الرقم/١٥٥، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٨/٣، الرقم/٢٥١٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١٢٩/٢، الرقم/٢٦٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٨/١، والقاسمي في قواعد التحديث/٥٠۔

٧/٢٥٢. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٨/٢٥٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٢٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٨٣/٥، الرقم/٢١٦٣٠، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٣٣/٥، الرقم/٢٦٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ٣٢٢/٣، الرقم/٣٦٦٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٣١/٣، الرقم/٥٨٤٧، والدارمي في السنن، ٨٦/١، الرقم/٢٢٩ـ

٢٥٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٣٤/٥، الرقم/٢٦٥٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من بلغ علما، ٨٥/١، الرقم/ ٢٣٢ـ

۲۵۲/۷۔ حضرت زید بن ثابت ﷺ **سے مروی ہے:** آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اِرشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا۔ بہت سے حاملینِ فقہ ایسے ہوتے ہیں جو ایسے شخص تک بات پہنچاتے ہیں جو اُن سے زیادہ فقیہ (یعنی صاحب فہم ومعرفت) ہوتا ہے۔ اور بہت سے لوگ مسائل کو جاننے والے ہوتے ہیں مگر خود فقیہ نہیں ہوتے۔

اِسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت زید بن ثابت ﷺ کی حدیث حسن ہے۔

۲۵۳/۸۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ **روایت فرماتے ہیں** کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاد و آباد رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی پھر اُسے (دوسروں تک) ایسے ہی پہنچایا جیسے سنا تھا۔ کیوں کہ بہت سے ایسے لوگ جن تک بات پہنچائی گئی سننے والے سے زیادہ عقل وشعور کے حال ہوتے ہیں۔

اِسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٩/٢٥٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالشَّاشِيُّ.

١٠/٢٥٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْكُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ.

٢٥٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم/٢٦٥٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٣٣، الرقم/٥١٧٩، والشاشي في المسند، ١/٣١٥، الرقم/٢٧٧، والإسماعيلي في معجم الشيوخ، ١/٨٣، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥١/٢١٢ـ

٢٥٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٢١، الرقم/٢٩٤٧، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ٣/٣٢١، الرقم/٣٦٥٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٦٣، الرقم/٦٢، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٤، الرقم/٣٢٧- ٣٢٨، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/١٩٦، الرقم/١٩٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٥٠، الرقم/٢٠٩٧٤، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/٢٧٥، الرقم/١٧٤٠ـ

۹/۲۵۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے میری حدیث سنی، اُسے سمجھا، یاد کیا اور اسے (دوسروں تک) پہنچایا۔ بہت سے ایسے لوگ جن تک مسئلہ (یا علم) پہنچایا جاتا ہے خود سننے والے سے زیادہ سمجھدار اور عقلمند ہوتے ہیں۔

اِسے امام ترمذی، طبرانی اور شاشی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۲۵۵۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (مجھ سے احادیث) سنتے ہو، پھر تم سے بھی (میری احادیث) سنی جائیں گی اور بعدازاں ان لوگوں سے بھی سنی جائیں گی جنہوں نے تم سے سماعت کی ہوگی۔

اسے امام احمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

١١/٢٥٦. عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ مِنْكُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

١٢/٢٥٧. عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُوْنٍ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّ أَبَا مُوْسَى الْغَافِقِيَّ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ ﷺ يُحَدِّثُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَحَادِيْثَ، فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: إِنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا لَحَافِظٌ أَوْ هَالِكٌ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا أَنْ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ ﷻ وَسَتَرْجِعُوْنَ إِلٰى قَوْمٍ يُحِبُّوْنَ الْحَدِيْثَ عَنِّي، فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ حَفِظَ عَنِّي شَيْئًا فَلْيُحَدِّثْهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٢٥٦: أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/٦٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٩/٦، الرقم/٥٦٦٨، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٢٠٧.

٢٥٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٣٤/٤، الرقم/١٨٩٦٦، والحاكم في المستدرك، ١٩٦/١، الرقم/٣٨٥، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٤٣/١، الرقم/١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٩٥/١٩، الرقم/٦٥٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٧٦٤/٤، الرقم/٣١٩٥، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٦٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٤/١، والسخاوي في فتح المغيث، ٢٢٩/٢.

۱۱/۲۵۶۔ حضرت ثابت بن قیس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (مجھ سے احادیث) سنتے ہو، پھر تم سے سنی جائیں گی، پھر ان سے سماعت کی جائے گی جو تم سے سماعت کرتے ہیں، بعدازاں ان سے بھی (میری احادیث) سنی جائیں گی جو تم سے سننے والوں سے سماع کریں گے۔

اِسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۲۵۷۔ حضرت یحییٰ بن میمون حضرمی بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ غافقی نے حضرت عُقبہ بن عامر الْجُهَنِيّ ؓ کو منبر پر رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرتے ہوئے سنا اس پر حضرت ابو موسیٰ ؓ نے کہا: بے شک تمہارا یہ ساتھی حافظ (حدیث) ہے یا ھالک (ہلاک ہونے والا) ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آخری وصیت یہ فرمائی تھی کہ تم کتاب اللہ کو لازم پکڑے رکھو اور عنقریب تم ایسے لوگوں کی طرف لوٹو گے جو مجھ سے احادیث کی روایت سے محبت کریں گے (کیونکہ اس طبقے نے نہ تو مجھ سے ملاقات کی ہوگی اور نہ ہی مجھ سے براہ راست کچھ سنا ہوگا)، سو جس نے میرے متعلق وہ کچھ کہا جو میں نے نہیں کہا تھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے، اور جس نے مجھ سے (سن کر) کوئی چیز یاد کی تو اُسے چاہیے کہ وہ اُس کو آگے روایت کرے۔

اِسے امام احمد، حاکم، ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٣/٢٥٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلٰى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ﷺ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيْثًا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجَوْتُ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَمَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا وَأَنْتَ أَمِيْرُ الْأَرْضِ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ قَالَ: فَمَا لِي لَا أَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً؟ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ.

١٤/٢٥٩. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا أَفَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ فَائِدَةً أَفْضَلَ مِنْ حَدِيْثٍ حَسَنٍ بَلَغَهُ فَبَلَّغَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٢٥٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٢، الرقم/٢٤٠١٥، وأبو داود في السنن، كتاب الترجل، ٤/٧٥، الرقم/٤١٦٠، والدارمي في السنن، ١/١٥١، الرقم/٥٧١، والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/١٢٤، الرقم/٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٢٢٧، الرقم/٦٤٦٨ـ

٢٥٩: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٣، وأبو الفضل العراقي في المغني عن حمل الأسفار، ١/١٩، الرقم/٥٠، والغزالي في إحياء علوم الدين، ١/١٠ـ

۱۳/۲۵۸۔ حضرت عبد اللہ بن بریدہ ؓ سے مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی حضرت فضالہ بن عبید ؓ کی طرف روانہ ہوئے جو مصر میں تھے۔ جب وہ اُن کے پاس پہنچ گئے تو کہا: میں آپ کی زیارت کے لیے نہیں آیا بلکہ میں نے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی اور مجھے امید ہے، آپ کو وہ معلوم ہوگی۔ انہوں نے کہا: وہ کون سی حدیث ہے؟ انہوں نے وہ بیان کر دی اور کہا: آپ کے بال بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ آپ اس سرزمین کے حاکم ہیں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں زیادہ آرائش کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اُنہوں نے پھر کہا: کیا بات ہے کہ میں آپ کو ننگے پاؤں دیکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی رہا کریں۔

اِسے امام اَحمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ سے، اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۲۵۹۔ حضرت محمد بن منکدر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو اِس سے بڑھ کر کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا کہ اُسے کوئی اچھی بات پہنچی اور پھر اُس نے وہ بات اپنے بھائی تک پہنچا دی۔

اِسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي مُذَاكَرَةِ الْحَدِيْثِ لِإِحْيَائِهِ وَتَحَفُّظِهِ

١/٢٦٠. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: تَذَاكَرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ، وَتَزَاوَرُوْا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَا تَفْعَلُوْا يَدْرُسْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفَسَوِيُّ.

٢/٢٦١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: تَذَاكَرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ لَا يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَ الْقُرْآنِ مَجْمُوْعٌ مَحْفُوْظٌ، وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَذَاكَرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ وَلَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ حَدَّثْتُ أَمْسِ فَلَا أُحَدِّثُ الْيَوْمَ، بَلْ حَدِّثْ أَمْسِ وَلْتُحَدِّثِ الْيَوْمَ وَلْتُحَدِّثْ غَدًا.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٦٠: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٨، الرقم/٦٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٥، الرقم/٢٦١٣٤، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٧٩، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٠١، ١٠٨، والخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/٩٤، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٥ـ

٢٦١: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٥، الرقم/٦٠٠ـ

﴿حدیث مبارک کے اِحیاء اور حفاظت کے لیے مذاکرہ کرنا﴾

۱/۲۶۰۔ حضرت (عبد اللہ) بن بریدہ ؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: حدیث رسول ﷺ کا مذکراہ کیا کرو، اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہا کرو، پس اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو حدیث کا علم مٹ جائے گا۔

اِسے امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور فسوی نے روایت کیا ہے۔

۲/۲۶۱۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: تم لوگ حدیث نبوی کا مذاکرہ کیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ (یعنی حدیث کا علم) تم سے چھوٹ جائے۔ کیوں کہ احادیث کا علم قرآن کی مانند نہیں ہے جسے سارا کا سارا جمع کر دیا گیا ہو اور محفوظ کر لیا گیا ہو (کیونکہ ارشاداتِ نبوی کا عدد مقرر نہ تھا، ہر روز، ہر وقت کچھ نہ کچھ بیان ہوتا رہتا تھا یا کوئی نہ کوئی عمل مبارک صادر ہوتا رہتا تھا۔ اور ہر وقت ان ارشادات یا معمولات کے لکھنے والے موجود نہیں ہوتے تھے، صحابہ اور صحابیات ایک دوسرے کو بتاتے، سناتے، یاد کرتے، لکھتے، محفوظ کرتے اور دہراتے رہتے تھے)۔ اگر تم حدیث کا مذاکرہ نہیں کرو گے تو یہ تم سے چھوٹ جائیں گی۔ تم میں سے کوئی شخص بھی یہ نہ کہے کہ میں نے یہ حدیث کل بیان کی تھی اس لیے آج بیان نہیں کروں گا بلکہ کل بھی حدیث بیان کرو، آج بھی کرو اور پھر آنے والے کل میں بھی بیان کرو۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٢/٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: رُدُّوا الْحَدِيْثَ وَاسْتَذْكِرُوْهُ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ تَذْكُرُوْهُ ذَهَبَ وَلَا يَقُوْلَنَّ رَجُلٌ لِحَدِيْثٍ قَدْ حَدَّثَهُ قَدْ حَدَّثْتُهُ مَرَّةً فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ سَمِعَهُ يَزْدَادُ بِهِ عِلْمًا وَيَسْمَعُ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٦٣/٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيْثًا فَتَذَاكَرُوْهُ بَيْنَكُمْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَالرَّامَهُرْمُزِيُّ.

٢٦٤/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأُجَزِّءُ اللَّيْلَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: فَثُلُثٌ أَنَامُ، وَثُلُثٌ أَقُوْمُ، وَثُلُثٌ أَتَذَكَّرُ أَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٦٢: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٥، الرقم/٦٠١ـ

٢٦٣: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٦، الرقم/٦٠٧، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٣٧، الرقم/٤٦٧، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٧ـ

٢٦٤: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب العمل بالعلم وحسن النية فيه، ١/٩٤، الرقم/٢٦٤، والسيوطي في مفتاح الجنة/٦١ـ

۳/۲۶۲۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: حدیث کو بار بار دہرایا کرو اور اس کا مذاکرہ کیا کرو، اگر تم اس کا مذاکرہ نہیں کرو گے تو اس کا علم رخصت ہو جائے گا۔ کوئی بھی شخص کسی ایسی حدیث کے بارے میں جو وہ پہلے بیان کر چکا ہے ہرگز یہ نہ کہے کہ میں اِس حدیث کو ایک مرتبہ بیان کر چکا ہوں (لہٰذا دوسری مرتبہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں) کیوں کہ جس شخص نے وہ حدیث (پہلے بھی) سنی تھی (دوبارہ سننے سے) اُس کے علم میں اضافہ ہوگا اور اسے کوئی ایسا شخص بھی سن لے گا، جس نے وہ پہلے نہیں سنی تھی۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۴/۲۶۳۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: جب تم ہم سے کوئی حدیث سنو تو اس کی آپس میں تکرار کیا کرو۔

اسے امام دارمی، خطیب بغدادی اور رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

۵/۲۶۴۔ حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: میں اپنی رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک تہائی حصہ سوتا ہوں، ایک تہائی حصہ نوافل ادا کرتا ہوں اور ایک تہائی حصہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث یاد کرنے میں صرف کرتا ہوں۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٦/٢٦٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: تَذَاكَرُوا الْحَدِيْثَ، فَإِنَّ الْحَدِيْثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيْثَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ جَعْدٍ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٧/٢٦٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: تَذَاكَرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ فَإِنَّ حَيَاتَهُ مُذَاكَرَتُهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

٨/٢٦٧. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى ﷺ قَالَ: تَذَاكَرُوْا فَإِنَّ إِحْيَاءَ الْحَدِيْثِ مُذَاكَرَتُهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٢٦٥: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٥، الرقم/٥٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٥، الرقم/٢٦١٣٣، وابن جعد في المسند/٢١٨، الرقم/١٤٤٩، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٣، الرقم/٣٢٣، وأيضًا في معرفة علوم الحديث/١٤٠، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٢٨٩، الرقم/٤٢٢، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١١١، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٦٧، الرقم/١٨١٩، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٦.

٢٦٦: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٨، الرقم/٦١٩، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٣، الرقم/٣٢٥، وأيضًا في معرفة علوم الحديث/١٤١، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٦، والسخاوي في فتح المغيث، ٢/٣٨١.

٢٦٧: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٦، ←

٦/٢٦٥۔ حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں: حدیث کا مذاکرہ کیا کرو، کیوں کہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلا دیتی ہے۔

اسے امام دارمی، ابن ابی شیبہ، ابن جعد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧/٢٦٦۔ حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ بیان کرتے ہیں: علمِ حدیث کی تکرار کرتے رہا کرو کیوں کہ علمِ حدیث کی زندگی اس کی تکرار میں ہے۔

اسے امام دارمی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٨/٢٦٧۔ ایک روایت میں ہے: حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ ﷺ نے فرمایا: حدیث کا مذاکرہ کیا کرو کہ یقیناً احادیث کا احیاء اِس کے مذاکرہ میں ہے۔

اسے امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

..... الرقم/٦٠٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٦، الرقم/٢٦١٣٨، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٣٨، الرقم/٤٧٠۔

٩/٢٦٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَرْوِيَ حَدِيْثًا فَلْيُرَدِّدْهُ ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

١٠/٢٦٩. عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ﷺ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَاكَرْنَا فَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِحَدِيْثِهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْفَسَوِيُّ وَأَبُوْ خَيْثَمَةَ.

١١/٢٧٠. عَنْ يُونُسٍ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي الْحَسَنَ ﷺ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَاكَرْنَا بَيْنَنَا.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٢٦٨: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٦، الرقم/٦٠٩، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٣٤، الرقم/٤٥٨ـ

٢٦٩: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٧، الرقم/٦١٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥/٤٨١، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٢/١٤، وأبو خيثمة في كتاب العلم/٢١، الرقم/٧٩، وابن عبد البر في التمهيد، ١٢/١٤٤، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٣٧، الرقم/٤٦٩، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٩/٣٩٢ـ

٢٧٠: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٦، الرقم/٦٠٨ـ

۹/۲۶۸۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص حدیث روایت کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اُس حدیث کو تین مرتبہ دہرائے۔

اسے امام دارمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۲۶۹۔ حضرت عطاء بیان کرتے ہیں، ہم حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے جب ان کے پاس سے اُٹھ کر باہر آتے تو پھر آپس میں تکرار کیا کرتے تھے۔ ابو زبیر ہم میں سے سب سے زیادہ ان کی احادیث کے حافظ تھے۔

اسے امام دارمی، ابن سعد، فسوی اور ابوخیثمہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۲۷۰۔ حضرت یونس بیان کرتے ہیں: ہم حضرت حسن (بصری) کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے اٹھ کر واپس آتے تھے تو آپس میں (حاصل شدہ علمِ حدیث) کا تکرار کرتے تھے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٢/٢٧١. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: إِحْيَاءُ الْحَدِيْثِ مُذَاكَرَتُهُ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: يَرْحَمُكَ اللهُ، كَمْ مِنْ حَدِيْثٍ أَحْيَيْتَهُ فِي صَدْرِي كَانَ قَدْ مَاتَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْفَسَوِيُّ وَأَبُوْ خَيْثَمَةَ.

١٣/٢٧٢. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَتَرْكُ الْمُذَاكَرَةِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

١٤/٢٧٣. عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ شِهَابٍ يُحَدِّثُ الْأَعْرَابَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١٥/٢٧٤. عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: كَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَجَاءٍ يَجْمَعُ صِبْيَانَ

٢٧١: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١٥٧/١، الرقم/٦١٠، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣٣٤/٢، وأبو خيثمة في كتاب العلم/١٩، الرقم/٧٢، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١٠٢/١، ١١١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩٢/٣٦ـ

٢٧٢: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١٥٨/١، الرقم/٦٢١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٥٨/١، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١٠٨/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٦٣/٥٥ـ

٢٧٣: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١٥٦/١، الرقم/٦٠٤ـ

٢٧٤: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١٥٦/١، ←

١٢/٢٧١۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے فرمایا: علمِ حدیث کا اِحیاء اُس کا مذاکرہ ہے۔ اِس پر حضرت عبد اللہ بن شداد نے ان سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ نے میرے سینے میں کتنی ایسی اَحادیث کو زندہ کیا جو فوت ہوچکی تھیں (یعنی فراموش ہوچکی تھیں)۔

اسے امام دارمی، فسوی اور ابوخیثمہ نے روایت کیا ہے۔

١٣/٢٧٢۔ امام زہری نے فرمایا: علم کی آفت اِسے بھول جانا اور اس کا تکرار ترک کر دینا ہے۔

اسے امام دارمی، ابونعیم اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

١٤/٢٧٣۔ زیاد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ امام ابن شہاب (زہری) دیہاتی لوگوں کے سامنے حدیث بیان کیا کرتے تھے۔

اسے امام دارمی نے بیان کیا ہے۔

١٥/٢٧٤۔ امام اعمش نے بیان کیا کہ امام اسماعیل بن رجاء ﷺ مدرسے کے بچوں کو اکٹھا کر

..... الرقم/٦٠٥، وابن جعد في المسند/١٣٥، الرقم/٨٦٠، وابن أبي الدنيا في العيال، ٢/٨٠١، الرقم/٦٠٠، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٠٣، الرقم/٣٥٩۔

الْكُتَّابِ يُحَدِّثُهُمْ يَتَحَفَّظُ بِذَاكَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ جَعْدٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

١٦/٢٧٥. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدِّثْ حَدِيْثَكَ مَنْ يَشْتَهِيْهِ وَمَنْ لَا يَشْتَهِيْهِ فَإِنَّهُ يَصِيْرُ عِنْدَكَ كَأَنَّهُ إِمَامٌ تَقْرَأُهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ.

١٧/٢٧٦. عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: تَذَاكَرَ ابْنُ شِهَابٍ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ حَدِيْثًا وَهُوَ جَالِسٌ، فَتَوَضَّأَ. قَالَ: فَمَا زَالَ ذَالِكَ مَجْلِسَهُ حَتّٰى أَصْبَحَ. قَالَ مَرْوَانُ: جَعَلَ يَتَذَاكَرُ الْحَدِيْثَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

١٨/٢٧٧. عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ﷺ: اَلْقُلُوْبُ تُرْبٌ، وَالْعِلْمُ غَرْسُهَا، وَالْمُذَاكَرَةُ مَاؤُهَا، فَإِذَا انْقَطَعَ عَنِ

٢٧٥: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٦، الرقم/٦٠٦، والمقدسي في الآداب الشرعية، ٢/١٠٩ـ

٢٧٦: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٧، الرقم/٦١٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٥/٣٣٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/٣٣٣ـ

٢٧٧: أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٧٨، الرقم/١٨٤٧ـ

کے ان کے سامنے (بار بار) حدیث بیان کیا کرتے تھے، یوں (تکرار کے ذریعے) وہ خود ان احادیث کو یاد رکھنے کا اِہتمام کرتے تھے۔

اسے امام دارمی، ابن جعد اور ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

۲۷۵/۱٦۔ امام ابراہیم (نخعی) نے فرمایا: ہر شخص کے سامنے حدیث بیان کیا کرو، خواہ کوئی خواہش رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ اِس طرح وہ حدیث تمہارے سامنے یوں ہوگی جیسے تمہارے سامنے کوئی تحریر ہے جسے تم پڑھ رہے ہو۔

اسے امام دارمی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

۲۷٦/۱۷۔ مروان بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے لیث بن سعد کو فرماتے ہوئے سنا: ایک رات عشاء کے بعد ابن شہاب زہری نے بیٹھے ہوئے اَحادیث کا مذاکرہ کیا۔ اِسی دوران آپ نے وضو کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ پھر اپنی نشست میں (مذاکرہ کرتے ہوئے) بیٹھے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ راوی مروان بن محمد نے بیان کیا کہ وہ اس حدیث کی تکرار کرتے رہے۔

اسے امام دارمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۷۷/۱۸۔ ہشام بن سالم بیان کرتے ہیں کہ امام ابوعبد اللہ جعفر بن محمد ﷺ نے فرمایا: دل مٹی کی مانند ہوتے ہیں، علم اس پر اُگنے والا پودا ہے اور مذاکرۂ علم اسے نشوونما دینے والا پانی ہے۔

التُّرْبِ مَاؤُهَا جَفَّ غَرْسُهَا.

رَواهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

١٩/٢٧٨. عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ: سِتَّةٌ كَادَتْ تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ عِنْدَ الْمُذَاكَرَةِ؛ يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَوَكِيْعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. قَالَ عَلِيٌّ: مِنْ شِدَّةِ شَهْوَتِهِمْ لَهُ.

رَواهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٢٠/٢٧٩. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: تَذَاكَرَ وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةً فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَلَمْ يَزَالَا حَتّٰى أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَذَانَ الصُّبْحِ.

رَواهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٢١/٢٨٠. عَنْ أَبِي مُسْهِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُعَاتِبُ أَصْحَابَ الْأَوْزَاعِيِّ يَقُوْلُ: مَا لَكُمْ لَا تَجْتَمِعُوْنَ مَا لَكُمْ لَا تَذَاكَرُوْنَ؟

رَواهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٢٧٨: أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٧٤، الرقم/١٨٣٦ـ

٢٧٩: أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٧٤، الرقم/١٨٣٧ـ

٢٨٠: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٨، ←

پس جب مٹی سے اُس کا پانی منقطع ہو جاتا ہے تو علم کا پودا خشک ہو جاتا ہے۔

اِسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۲۷۸۔ امام علی بن المدینی بیان فرماتے ہیں کہ چھ اَفراد ایسے ہیں، یوں لگتا ہے کہ مذکرۂ علم کے دوران وہ پاگل ہو جائیں گے (یعنی وہ اِس قدر کثرت سے اور اتنی دیر تک مذاکرۂ علم کرتے رہتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو ایسا گمان ہونے لگتا ہے): (۱) یحییٰ بن معین، (۲) عبد الرحمٰن بن مہدی، (۳) وکیع بن الجراح، (۴) ابن عیینہ، (۵) ابو داود اور (۶) عبد الرزاق۔ علی بن المدینی بیان کرتے ہیں کہ ایسا معمول اُن کی علم کے لیے شدید رغبت کی وجہ سے تھا۔

اِسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۷۹۔ امام علی بن المدینی بیان کرتے ہیں کہ وکیع بن الجراح اور عبد الرحمٰن بن مہدی نے ایک رات مسجد حرام میں مذاکرہ کیا اور وہ دونوں مذاکرہ میں اِس طرح مشغول رہے کہ مؤذن نے صبح کی اذان دے دی۔

اِسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۸۰۔ ابو مسہر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن عبد العزیز کو دیکھا کہ وہ امام اوزاعی کے اصحاب کو سرزنش کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے: تمہیں کیا ہے کہ تم نہ اکٹھے ہوتے ہو (یعنی نہ حلقہ کرتے ہو) اور نہ ہی مذکراہ کرتے ہو؟

اِسے رامہرمزی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

..... والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ۲/۲۷۳، الرقم/۱۸۳۳، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۱/۲۰۵۔

بَابٌ فِي ذَمِّ الْكَذِبِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

١/٢٨١. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٢٨٢. عَنِ الْمُغِيْرَةِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٨١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم/١٠٦، ومسلم في الصحيح، المقدمة، باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، ١/٩، الرقم/١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٣، الرقم/٦٢٩-٦٣٠، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في تعظيم الكذب على رسول الله ﷺ، ٥/٣٥، الرقم/٢٦٦٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٣، الرقم/٣١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٥٧، الرقم/٥٩١١.

٢٨٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يكره من النياحة على الميت، ١/٤٣٤، الرقم/١٢٢٩، ومسلم في الصحيح، المقدمة، باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٠، الرقم/٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٤٥، الرقم/١٨١٦٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٥٧، الرقم/٩٦٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٩٦، الرقم/٢٦٢٥٤.

﴿حضور ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی شدید مذمت﴾

۱/۲۸۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو۔ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا (یعنی میری طرف وہ بات منسوب کردی جو میں نے نہیں کہی) وہ ضرور جہنم میں داخل ہوگا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۲۸۲۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا (بلکہ کئی درجے شدید موجبِ عذاب ہے)۔ جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٢٨٣. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/٢٨٤. عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ: إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

٢٨٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم/١٠٨، ومسلم في الصحيح، المقدمة، باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٠، الرقم/٢.

٢٨٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم/١٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٥، الرقم/١٤١٣، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في التشديد في الكذب على رسول الله ﷺ، ٣/٣١٩، الرقم/٣٦٥١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٤، الرقم/٣٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٩٥، الرقم/٢٦٢٤٢، والبزار في المسند، ٣/١٨٦، الرقم/٩٧٠، والشاشي في المسند، ١/٩٨، الرقم/٣٧.

۳/۲۸۳۔ حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: تمہارے سامنے کثرت سے حدیثیں بیان کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنا لے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۲۸۴۔ حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد (حضرت عبداللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زبیر ؓ کی خدمت میں عرض کیا: میں نے آپ کو اس طرح (کثرت) سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسے فلاں فلاں بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں کبھی حضور ﷺ سے جدا نہیں رہا لیکن (میں حدیث بیان کرنے میں اس لیے بہت احتیاط کرتا ہوں کہ) میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو مجھ پر جھوٹ باندھے اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

اسے امام بخاری، اَحمد، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٨٥-٢٨٦/٥. عَنْ سَلَمَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(٢٨٦) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَقُوْلُ أَحَدٌ عَلَيَّ بَاطِلًا أَوْ مَا لَمْ أَقُلْ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٦/٢٨٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

٢٨٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم/١٠٩.

٢٨٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٥٠، الرقم/١٦٥٧٢.

٢٨٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم/١١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٠، ٤٦٩، الرقم/٩٣٠٥، ١٠٠٥٧، والروياني عن البراء بن عازب في المسند، ١/٢٩١، الرقم/٤٣٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٥٨.

۲۸۵-۲۸۶/۵۔ حضرت سلمہ (بن اکوع) ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو میری طرف منسوب کر کے ایسی بات کہے جو کہ میں نے نہ کہی ہو تو (اس کی سزا یہ ہے کہ اتنی بڑی جسارت پر) وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

اِس حدیث کی امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۲۸۶) ایک روایت میں حضرت سلمہ بن اکوع ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی غلط قول یا ایسی بات میری طرف منسوب کرے گا جو میں نے نہ کہی ہو تو اس نے (اس عمل کی وجہ سے) اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیا۔

اسے امام اَحمد نے روایت کیا ہے۔

۲۸۷/۶۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پہ نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

اِسے امام بخاری اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٧/٢٨٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِي شَرْحِ هَذَا الْحَدِيْثِ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ ﷺ: ﴿بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً﴾ أَمْرٌ قَصَدَ بِهِ الصَّحَابَةُ، وَيَدْخُلُ فِي جُمْلَةِ هٰذَا الْخِطَابِ مَنْ كَانَ بِوَصْفِهِمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي تَبْلِيْغِ مَنْ بَعْدَهُمْ عَنْهُ ﷺ، وَهُوَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ إِذَا قَامَ الْبَعْضُ بِتَبْلِيْغِهِ سَقَطَ عَنِ الْآخَرِيْنَ فَرْضُهُ، وَإِنَّمَا يَلْزَمُ فَرْضِيَّتُهُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُ مَا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدَ غَيْرِهِ، وَأَنَّهُ مَتَى امْتَنَعَ عَنْ بَثِّهِ، خَانَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَحِيْنَئِذٍ يَلْزَمُهُ فَرْضُهُ.

وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ السُّنَّةَ يَجُوْزُ أَنْ يُقَالَ لَهَا الْآيُ، إِذْ لَوْ كَانَ الْخِطَابُ عَلَى الْكِتَابِ نَفْسِهِ دُوْنَ السُّنَنِ لَاسْتَحَالَ لِاشْتِمَالِهِمَا مَعًا عَلَى الْمَعْنَى الْوَاحِدِ.

٢٨٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ٣/١٢٧٥، الرقم/٣٢٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٠٢، الرقم/٦٨٨٨، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحديث عن بني إسرائيل، ٥/٤٠، الرقم/٢٦٦٩، والدارمي في السنن، باب البلاغ عن رسول الله ﷺ وتعليم السنن، ١/١٤٥، الرقم/٥٤٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٦/١٠٩، الرقم/١٠١٥٧ـ

۲۸۸/۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے (سیکھ کر) دوسروں کو پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی ہو۔ اور بنی اسرائیل کے واقعات (عبرت و نصیحت کے لیے) بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

اِسے امام بخاری، اَحمد، ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

امام ابنِ حبان نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا: آپ ﷺ کا فرمان مبارک: ﴿بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً﴾ 'میری طرف سے پہنچاؤ خواہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو' یہ حکم (اگرچہ) آپ ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، تاہم ضمناً وہ تمام لوگ اس حکم کے مخاطبین میں شامل ہیں جو صحابہ کرام ﷺ کی طرح وصف اسلام کے حامل ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی جانب سے آپ ﷺ کے بعد آنے والے لوگوں تک (دین کے احکام) پہنچانے کے لیے یہ حکم قیامت تک کے لیے ہے۔ فریضۂ تبلیغ فرض کفایہ ہے جب بعض لوگ یہ فریضہ ادا کر لیں تو باقی لوگوں سے اس کی فرضیت ساقط ہوجاتی ہے۔ تبلیغِ دین ہر اس شخص پر لازم ہے جو یہ جانتا ہے کہ اس کے پاس دین کا ایسا علم موجود ہے جو کسی اور کے پاس نہیں ہے، اگر اس نے اس علم کو پھیلنے سے روک لیا تو وہ مسلمانوں کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوگا، لہٰذا ایسی صورت میں فریضۂ تبلیغ اس پر لازم ہو جاتا ہے۔

اس قولِ رسول ﷺ - ﴿بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً﴾ - میں یہ دلیل بھی موجود ہے کہ سنت کو آیات کہنا بھی جائز ہے۔ کیوں کہ اگر خطاب سنت کی بجائے صرف کتاب اللہ یعنی قرآن تک محدود ہوتا تو یقیناً کتاب و سنت کو ایک ہی معنی میں مراد لینا ممکن نہ ہوتا۔

وَقَوْلُهُ ﷺ: ﴿وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ﴾ أَمْرُ إِبَاحَةٍ لِهٰذَا الْفِعْلِ مِنْ غَيْرِ ارْتِكَابِ اثْمٍ يَسْتَعْمِلُهُ، يُرِيْدُ بِهِ حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَا فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ يَلْزَمُكُمْ فِيْهِ. وَقَوْلُهُ ﷺ: ﴿وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا﴾ لَفْظَةٌ خُوْطِبَ بِهَا الصَّحَابَةُ، وَالْمُرَادُ مِنْهُ غَيْرُهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا هُمْ، إِذِ اللهُ جَلَّ وَعَلَا نَزَّهَ أَقْدَارَ الصَّحَابَةِ عَنْ أَنْ يُتَوَهَّمَ عَلَيْهِمُ الْكَذِبُ، وَإِنَّمَا قَالَ ﷺ هٰذَا، لِأَنْ يَعْتَبِرَ مَنْ بَعْدَهُمْ، فَيَعُوا السُّنَنَ وَيَرْوُوْهَا عَلٰى سُنَنِهَا حَذَرَ إِيْجَابِ النَّارِ لِلْكَاذِبِ عَلَيْهِ ﷺ.(١)

٨/٢٨٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ **أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ: أَحْسِبُهُ قَالَ: مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

(١) ذكره ابن حبان في الصحيح، كتاب التاريخ، باب ذكر الإباحة للمرء أن يحدّث عن بني إسرائيل وأخبارهم، ١٤/١٤٩، الرقم/٦٢٥٦.

٢٨٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب التثبت في ←

آپ ﷺ کا یہ فرمان مبارک - ﴿وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ﴾ 'بنی اسرائیل سے روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں' - دراصل بنی اسرائیل سے روایت بیان کرنے کے عمل کو گناہ ہونے سے مبرا قرار دیتا ہے۔ نیز آپ ﷺ کے اِس فرمان سے یہ بھی مراد ہے کہ بنی اسرائیل سے وہ روایات بیان کرو جو کتاب وسنت کے مطابق ہوں اور ان سے تمہارا کوئی (دینی) حرج واقع نہ ہو۔ اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان مبارک - ﴿وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا﴾ 'جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا - لفظاً تو خطاب صحابہ کرام ؓ کو ہے، مگر (درحقیقت) اس سے مراد ان کے علاوہ قیامت تک آنے والے تمام لوگ ہیں نہ کہ صرف صحابہ کرام ؓ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام ؓ کی سرشت اور طبیعت کو اس چیز سے پاک کر دیا ہے کہ اُن کے بارے جھوٹ کا وہم وگمان بھی کیا جائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایسا اس لیے فرمایا ہے تاکہ اس سے بعد میں آنے والے لوگ عبرت حاصل کریں۔ وہ سنتوں کو سمجھیں اُن کو اُن کے طریق پر بیان کریں اور (احادیث بیان کرتے ہوئے وہ) اُس آگ سے ڈرتے رہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کے لیے واجب ہوگی۔

۸/۲۸۹۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری حدیث بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں، جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

اسے امام مسلم اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

..... الحديث وحكم كتابة العلم، ٤/٢٢٩٨، الرقم/٣٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٦، الرقم/١١٥٥٣۔

٩/٢٩٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَالتِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَابْنُ مَاجَه عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ، وَالدَّارِمِيُّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ ﷺ.

١٠/٢٩١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢٩٠: أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٠، الرقم/٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٧٨، الرقم/٥٨٤، وأيضًا، ١/٢٩٣، الرقم/٢٦٧٥، وأيضا، ٢/٤١٣، الرقم/٩٣٣٩، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في تعظيم الكذب على رسول الله ﷺ، ٥/٣٥-٣٦، الرقم/٢٦٥٩، ٢٦٦١ ، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٣، الرقم/٣٠، والدارمي في السنن، ١/٨٧-٨٨، الرقم/٢٣١-٢٣٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٢١٤، الرقم/٣١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٩٥، الرقم/٢٦٢٣٨-٢٦٢٤١.

٢٩١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٢٣، الرقم/٢٩٧٦، والترمذي ←

۹/۲۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص عمداً میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے، امام اَحمد نے حضرت علی، حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اور دیگر بہت سے صحابہ کرام ؓ سے الگ الگ طریق سے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے، امام ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو سعید خدری سے اور امام دارمی نے حضرت جابر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے۔

۱۰/۲۹۱۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے حدیث بیان کرنے میں محتاط رہو، ماسوائے اس بات کے جس کا تمہیں (مکمل) علم ہو (صرف اُسی کو میری طرف سے بیان کرو)۔ کیوں کہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہیے، اور جو قرآن کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے کرے اسے بھی چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

اسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

..... في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ما جاء في الذي يفسر القرآن برأيه، ١٩٩/٥، الرقم/٢٩٥١، وأبو يعلى في المسند، ١٠٩/٥، الرقم/٢٧٢١۔

١١/٢٩٢. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَسَمُرَةَ. وَرَوَى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَأَنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ أَصَحُّ. قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ قُلْتُ لَهُ: مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ إِسْنَادَهُ خَطَأٌ أَيُخَافُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ دَخَلَ فِي حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ إِذَا رَوَى النَّاسُ حَدِيْثًا مُرْسَلًا فَأَسْنَدَهُ بَعْضُهُمْ أَوْ قَلَبَ إِسْنَادَهُ يَكُوْنُ قَدْ دَخَلَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ فَقَالَ: لَا. إِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِذَا رَوَى الرَّجُلُ حَدِيْثًا وَلَا يُعْرَفُ لِذَالِكَ الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْلٌ فَحَدَّثَ بِهِ فَأَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ دَخَلَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ.

٢٩٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء فيمن روى حديثا وهو يرى أنه كذب، ٥/٣٦، الرقم/٢٦٦٢، وابن ماجه عن علي و جابر بن سمرة ﷺ في السنن، المقدمة، باب من حدث عن رسول الله ﷺ حديثا وهو يرى أنه كذب، ١/١٤-١٥، الرقم/٣٨-٣٩، وابن أبي شيبة عن جابر بن سمرة في المصنف، ٥/٢٣٧، الرقم/٢٥٦١٥، والبزار في المسند عن علي ﷺ، ٢/٢٢٥، الرقم/٦٢١ـ

۱۱/۲۹۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب اور سمرہ ﷺ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ شعبہ نے بواسطہ حکم اور عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت سمرہ ﷺ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی ہے۔ اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے بطریق حکم اور عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت علی ﷺ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور گویا عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حضرت سمرہ ﷺ سے روایت محدّثین کے نزدیک اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا: 'جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث بیان کی جبکہ وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے۔' میں نے اُن سے پوچھا: جو شخص ایک حدیث روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی سند غلط ہے تو کیا وہ شخص بھی اس میں داخل ہے، یا وہ حدیث جس کو لوگ مرسل روایت کریں اور کوئی ایک اُس حدیث کو مُسند (مرفوع) بیان کر دے یا اس کی سند کو اُلٹ دے تو کیا وہ اِس حدیث کے حکم میں شامل ہو گا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے ایسی حدیث روایت کی جس کی کوئی اصل حضور نبی اکرم ﷺ سے معروف نہ ہو مگر اس کے باوجود وہ اسے بیان کر دے تو مجھے ڈر ہے کہ وہ اس حدیث کے مطابق جھوٹا ہو گا۔

١٢/٢٩٣. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ: إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيْثِ عَنِّي فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلْيَقُلْ حَقًّا أَوْ صِدْقًا وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٣/٢٩٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَدِّثُوْا عَنِّي كَمَا سَمِعْتُمْ وَلاَ حَرَجَ إِلاَّ مَنِ افْتَرٰى عَلَيَّ كَذِبًا مُتَعَمِّدًا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

١٤/٢٩٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا لِيُضِلَّ بِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالشَّاشِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٢٩٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله ﷺ، ١٤/١، الرقم/٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٩٥/٥، الرقم/٢٦٢٤٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٣٨١/١، الرقم/١٥٣١، والهندي في كنز العمال، ٩٦/١٠، الرقم/٢٩١٧٠ـ

٢٩٤: أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/٦١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق الكبير، ٢١٣/١٣ـ

٢٩٥: أخرجه البزار في المسند، ٢٦٢/٥، الرقم/١٨٧٦، والشاشي في ـــ

۱۲/۲۹۳۔ حضرت ابوقتادہ ﷺ **سے مروی ہے** کہ آپ نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مجھ سے زیادہ احادیث بیان کرنے سے اجتناب کرو، جو میری طرف کوئی بات منسوب کرے تو اسے چاہیے کہ صرف حق اور سچ بات کہے اور جو شخص وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

اسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۲۹۴۔ حضرت انس بن مالک ﷺ **روایت کرتے ہیں** کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم مجھ سے اسی طرح آگے روایت کیا کرو جس طرح تم نے سنا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، مگر وہ شخص جس نے علم کے بغیر جان بوجھ کر مجھ پر افتراء باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تیار رکھے۔

اسے امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۲۹۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تاکہ اس سے لوگوں کو گمراہ کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

اِسے امام بزار، شاشی، ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال 'صحیح مسلم' کے رجال ہیں۔

المسند، ٢/٢١٢، الرقم/٧٧٩، وأبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح مسلم، ١/٥٠، وأيضًا في حلية الأولياء، ٤/١٤٧، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٢٩، الرقم/٥٦٠، والطبراني في طرق حديث من كذب علي/٦٤، الرقم/٤٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٤٤۔

١٥/٢٩٦. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: تَحَدَّثُوْا وَلْيَتَبَوَّأْ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَنَكْتُبُهَا، فَقَالَ: اُكْتُبُوْا وَلَا حَرَجَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ شَاهِيْنَ.

١٦/٢٩٧. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلٰى نَبِيِّهِ ..... لَمْ يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٢٩٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٧٦/٤، الرقم/٤٤١٠، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١٧٦/٢، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ٧٢/١-٧٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٠٣/٦٧، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ٤٧٠/١، الرقم/٦٢٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٥١/١، والهندي في كنز العمال، ١٠١/١٠، الرقم/٢٩٢١٨.

٢٩٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢١٧/١، الرقم/٥٩١، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢٣٨/٣، الرقم/٢١٦٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٨٣/٣، الرقم/٥٥٠٠، والقضاعي في مسند الشهاب، ٣٢٨/١، الرقم/٥٥٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ←

۱۵/۲۹۶۔ حضرت رافع بن خدیج ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا: میری احادیث (احتیاط سے) بیان کرو، جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے بہت ساری باتیں سنتے ہیں اور اُنہیں لکھ لیتے ہیں (اس کے بارے کیا حکم ہے؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لکھ لیا کرو، اِس میں کوئی حرج نہیں۔

اِسے امام طبرانی، ابن عبد البر، خطیب بغدادی، ابن عساکر اور ابن شاہین نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۲۹۷۔ حضرت اَوس بن اَوس ؓ سے مروی ہے آپ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے نبی پر جھوٹ باندھا، تو اُسے جنت کی خوشبو بھی میسر نہ ہوگی۔

اسے امام طبرانی، دیلمی، قضاعی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔

..... ٦٠/٣٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٨/١، والهندي في كنز العمال، ١٠٢/١٠، الرقم/٢٩٢٣٣۔

١٧/٢٩٨. وَذَكَرَ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ: فَمَنْ بَلَغَهُ عَنِّي حَدِيْثٌ فَكَذَّبَ بِهِ أَوْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

٢٩٨: الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/ ١١ـ

۲۹۸/۱۷۔ خطیب بغدادی نے یہ بیان کیا ہے: سو جس کو میری طرف سے کوئی حدیث پہنچی اور اس نے اس کو جھٹلایا یا جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تیار رکھے۔

بَابٌ فِي وُجُوْبِ تَعْظِيْمِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ

١/٢٩٩. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ ﷺ قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وُضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

٢٩٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط، ٢/٩٧٦، الرقم/٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، الرقم/١٨٩٤٨، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢٢١، الرقم/٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٢، الرقم/١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢٠، الرقم/١٨٥٨٧ـ

﴿حضور ﷺ کی حدیث وسنت کی تعظیم کا واجب ہونا﴾

۲۹۹/۱۔ حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے،** عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام کو بغور دیکھتا رہا۔ مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جب بھی رسول اللہ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا۔ اور جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی فوراً تعمیل کرتے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر دیکھتے بھی نہ تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے میری قوم! اللہ کی قسم! میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر وکسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن اللہ کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔

اِسے امام بخاری، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢/٣٠٠. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﷺ أَنَّهُ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: فِي كِتَابِ اللهِ مَا يُخَالِفُ هٰذَا. قَالَ: لَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَتُعَرِّضُ فِيْهِ بِكِتَابِ اللهِ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللهِ مِنْكَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالآجُرِيُّ وَالْخَطِيْبُ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٣/٣٠١. عَنْ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَسَأَلَهُ عَنْ حَدِيْثٍ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فَجَلَسَ، فَحَدَّثَهُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: وَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَتَعَنَّ، فَقَالَ: إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحَدِّثَكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْخَطِيْبُ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

٣٠٠: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب السنة قاضية على كتاب اللّٰه، ١/١٥٤، الرقم/٥٩٠، والآجري في كتاب الشريعة، ١/٤١٧-٤١٨، الرقم/٩٩، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٢٠٠، الرقم/٣٥٠، وذكره السيوطي في مفتاح الجنة/٦٣ـ

٣٠١: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٩٢، الرقم/٦٩٣، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٤٠٩، الرقم/٩٧٣، والقاضي عياض في الشفا/٥٢٤، وذكره السيوطي في مفتاح الجنة/٥٢، وأيضًا في تدريب الراوي، ٢/١٣١، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٨٠ـ

۲/۳۰۰۔ حضرت سعید بن جبیر ؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث بیان کی تو ایک شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس کے برعکس حکم موجود ہے۔ آپ ؒ نے فرمایا: میں تمہارے سامنے رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم اس میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ معارضہ کر رہے ہو، بے شک رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں تم سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

اِسے امام دارمی، آجری اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔ اِس کی اِسناد صحیح ہیں۔

۳/۳۰۱۔ امام مالک سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت سعید بن مسیّب ؒ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مریض تھے اور لیٹے ہوئے تھے، اُس نے آپ سے کسی حدیث کے متعلق پوچھا، آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور اسے حدیث بیان کی۔ اُس آدمی نے آپ سے عرض کیا: میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا، آپ ؒ نے فرمایا: میں نے نامناسب سمجھا کہ میں لیٹے ہوئے تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کروں۔

اسے امام بیہقی، خطیب بغدادی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

٣٠٢/٤. عَنْ مَطَرٍ، قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ، يَخْتَطِفُهُ اخْتِطَافًا. قَالَ: وَكَانَ إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ، يَأْخُذُهُ الْعَوِيْلُ وَالزَّوِيْلُ حَتّٰى يَحْفَظَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ جَعْدٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

٣٠٣/٥. عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ لَا تُقْرَأَ الْأَحَادِيْثُ الَّتِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَى الطَّهَارَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٣٠٤/٦. وَرُوِيَ كَانَ قَتَادَةُ يَسْتَحِبُّ أَلَّا تُقْرَأَ أَحَادِيْثُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ، وَلَا يُحَدَّثُ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

٣٠٥/٧. قَالَ مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: وَلَقَدْ كُنْتُ أَرٰى جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ، وَكَانَ كَثِيْرَ الدُّعَابَةِ وَالتَّبَسُّمِ، فَإِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ ﷺ اصْفَرَّ. وَمَا رَأَيْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ.

٣٠٢: أخرجه ابن جعد في المسند، ١/١٥٩، الرقم/١٠١٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٣٣٥، وذكره المزي في تهذيب الكمال، ٢٣/٥٠٧ـ

٣٠٣: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٩٣، الرقم/٦٩٥ـ

٣٠٤: ذكره القاضي عياض في الشفا/٥٢٧ـ

٣٠٥: القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ/٥٢١ـ

۴/۳۰۲۔ حضرت مطر سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ جب کوئی حدیث سنتے تو اسے فوراً اور اچھی طرح یاد کر لیتے، اور راوی نے بیان کیا: جب وہ حدیث سنتے تھے تو اُن پر گریہ طاری ہو جاتا۔ یہاں تک کہ وہ اس حدیث کو یاد کر لیتے۔

اِسے امام ابن جعد اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۵/۳۰۳۔ حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ یہ مستحب سمجھا جاتا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیثِ مبارکہ بغیر طہارت (وضو) کے نہ پڑھی جائیں۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶/۳۰۴۔ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت قتادہ مستحب جانتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو بغیر وضو کے نہ پڑھا جائے، اور نہ ہی بغیر طہارت کے بیان کیا جائے۔

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

۷/۳۰۵۔ حضرت مصعب بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: مجھے امام جعفر بن محمد الصادق کی زیارت کا موقع ملا اگرچہ وہ انتہائی خوش مزاج اور ظریف الطبع تھے، لیکن جب بھی ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکرِ جمیل کیا جاتا تو ان کا چہرہ (آپ ﷺ کا حق تعظیم کما حقہ ادا نہ ہوسکنے کے خوف سے) زرد ہو جاتا تھا۔ میں نے ان کو کبھی بے وضو حدیث بیان کرتے نہیں دیکھا۔

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

٨/٣٠٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا فَجَاءَ الْعَقْرَبُ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ سِتَّ عَشْرَةَ مَرَّةً، وَهُوَ يَتَغَيَّرُ لَوْنُهُ وَيَصْفَرُّ وَلَا يَقْطَعُ حَدِيثَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ عَجَبًا قَالَ: نَعَم، لَدَغَنِيْ عَقْرَبٌ سِتَّ عَشْرَةَ مَرَّةً وَأَنَا صَابِرٌ فِيْ جَمِيْعِ ذَالِكَ وَإِنَّمَا صَبَرْتُ إِجْلَالًا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٩/٣٠٧. عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ مَالِكٌ إِذَا ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَتَغَيَّرُ لَوْنُهُ، وَيَنْحَنِي حَتّٰى يَصْعَبَ ذَالِكَ عَلٰى جُلَسَائِهِ، فَقِيْلَ لَهُ يَوْمًا فِي ذَالِكَ، فَقَالَ: لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَمَا أَنْكَرْتُمْ عَلٰى مَا تَرَوْنَ، وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، وَكَانَ سَيِّدَ الْقُرَّاءِ، لَا نَكَادُ نَسْأَلُهُ عَنْ حَدِيْثٍ أَبَدًا إِلَّا يَبْكِي حَتّٰى نَرْحَمَهُ.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

٣٠٦: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٩٤، الرقم/٦٩٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٦/٣١٣، ذكره القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفٰى ﷺ/ ٥٢١ـ

٣٠٧: القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفٰى ﷺ/٥٢١ـ

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

۸/۳۰۶۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میں حضرت امام مالک کے پاس تھا اور آپ ہمیں احادیث بیان فرما رہے تھے۔ (کہ اس دوران) آپ کو سولہ مرتبہ بچھو نے ڈنگ مارا۔ (شدتِ اَلم سے ہر ڈنگ پر) آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا اور چہرہ مبارک زرد پڑ جاتا مگر رسول اللہ ﷺ کی حدیثِ مبارک (کے سلسلۂ بیان) کو منقطع نہ فرماتے۔ جب آپ مجلس سے فارغ ہوئے اور لوگ چلے گئے تو میں نے آپ سے عرض کیا: اے ابوعبد اللہ! آج میں نے آپ کی عجیب حالت دیکھی۔ آپ نے فرمایا: ہاں! اس لئے کہ مجھے بچھو نے سولہ مرتبہ ڈسا تھا لیکن میں اس سارے وقت میں صابر رہا (اور درسِ حدیث کو منقطع نہ کیا)، اور میرا یہ صبر صرف رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی عظمت وجلال کے سبب تھا۔

اسے امام بیہقی اور ابن عساکر اور قاضی عیاض نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹/۳۰۷۔ حضرت مصعب بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام مالک کا یہ حال تھا کہ جب ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو ان کا رنگ بدل جاتا اور خوب جھک جاتے حتیٰ کہ ان کے مصاحبوں (شرکاءِ مجلس) کو (آپ کا یہ عمل) گراں معلوم ہوتا۔ ایک دن اس بارے میں آپ سے گذارش کی گئی تو آپ نے فرمایا: اگر تم نے وہ دیکھا ہوتا جو میں نے دیکھا ہے تو تم میری اِس حالت پر تعجب کا اظہار نہ کرتے۔ میں محمد بن منکدر کو دیکھتا تھا - جو قراء کے امام تھے- ہم جب بھی ان سے حدیث کے بارے میں سوال کرتے تو وہ ہمیشہ (حدیث کے ادب اور تواضع میں) اتنا روتے کہ ہمیں اُن کی حالت پر رحم آتا۔

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

٣٠٨/١٠. عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحَدِّثَ تَوَضَّأَ، وجَلَسَ عَلَى صَدْرِ فِرَاشِهِ، وسَرَّحَ لِحْيَتَهُ، وتَمَكَّنَ فِي جُلُوْسِهِ بِوَقَارٍ وَهَيْبَةٍ وَحَدَّثَ، فَقِيْلَ لَهُ فِي ذَالِكَ، فَقَالَ: أُحِبُّ أَنْ أُعَظِّمَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا أُحَدِّثَ إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ مُتَمَكِّنًا، وكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُحَدِّثَ فِي الطَّرِيْقِ، أَوْ هُوَ قَائِمٌ، أَوْ مُسْتَعْجِلٌ. وقَالَ: أُحِبُّ أَنْ أَتَفَهَّمَ مَا أُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

٣٠٩/١١. عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ، قَالَ: كَانَ مَالِكٌ لَا يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا وهُوَ عَلَى طَهَارَةٍ، إِجْلَالًا لِحَدِيْثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي الْجَامِعِ لِأَخْلَاقِ الرَّاوِي.

٣١٠/١٢. عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَتَهَيَّأَ، وَلَبِسَ ثِيَابَهُ، ثُمَّ يُحَدِّثُ. قَالَ مُصْعَبٌ:

٣٠٨: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٩٢، الرقم/٦٩٢، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٦/٣١٨، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/١٧٨، والقاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ/٥٢٥ وذكره السيوطي في تدريب الراوي، ٢/١٣١، وأيضًا في مفتاح الجنة، ١/٥١ـ

٣٠٩: أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/٤١٠، الرقم/٩٧٧ـ

٣١٠: القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ/٥٢٤ـ

۱۰/۳۰۸۔ حضرت اسماعیل بن ابی اویس بیان کرتے ہیں کہ امام مالک بن انس جب حدیث روایت کرنا چاہتے تو وضو کرتے، اور اپنی مَسند پر بیٹھ جاتے، داڑھی میں کنگھی کرتے، وقار اور رعب کے ساتھ خوب جم کر بیٹھتے اور حدیث بیان فرماتے۔ جب آپ سے اس اہتمام کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی تعظیم پسند کرتا ہوں اور احادیث مصطفیٰ ﷺ کو مکمل طہارت کی حالت میں ہی بیان کرنا مجھے محبوب ہے۔ آپ ؒ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ راہ چلتے، کھڑے کھڑے یا عجلت میں حدیث بیان کریں۔ آپ ؒ فرماتے تھے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جو احادیث بھی بیان کروں اُنہیں اچھی طرح سمجھ بوجھ کر ہی بیان کروں۔

اِس کو امام بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۳۰۹۔ حضرت ابو مصعب بیان کرتے ہیں کہ امام مالک ؒ جب بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث روایت کرتے تو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تعظیم و توقیر کی خاطر اُس حدیث کو مکمل طہارت کی حالت میں ہی بیان کرتے۔

اسے خطیب بغدادی نے الجامع لأخلاق الراوي میں بیان کیا ہے۔

۱۲/۳۱۰۔ حضرت مصعب بن عبداللہ ہی بیان کرتے ہیں: حضرت مالک بن انس جب کوئی حدیث بیان فرماتے تو وضو کرتے، تیاری کرتے اور عمدہ لباس پہنتے، پھر حدیث بیان کرتے۔ مصعب

فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ: إِنَّهُ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضُ.

١٣/٣١١. عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: كَانَ إِذَا أَتَى النَّاسُ مَالِكًا خَرَجَتْ إِلَيْهِمُ الْجَارِيَةُ فَتَقُوْلُ لَهُمْ: يَقُوْلُ لَكُمُ الشَّيْخُ: تُرِيْدُوْنَ الْحَدِيْثَ أَوِ الْمَسَائِلَ؟ فَإِنْ قَالُوْا: اَلْمَسَائِلَ. خَرَجَ إِلَيْهِمْ، وَإِنْ قَالُوْا: اَلْحَدِيْثَ. دَخَلَ مُغْتَسَلَهُ، وَاغْتَسَلَ وَتَطَيَّبَ، وَلَبِسَ ثِيَابًا جُدَدًا، وَلَبِسَ سَاجَهُ وَتَعَمَّمَ، وَوَضَعَ عَلٰى رَأْسِهِ رِدَاءً، وَتَلَقّٰى لَهُ مِنَصَّةً، فَيَخْرُجُ فَيَجْلِسُ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِ الْخُشُوْعُ، وَلَا يَزَالُ يُبَخَّرُ بِالْعُوْدِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ يَجْلِسُ عَلٰى تِلْكَ الْمِنَصَّةِ إِلَّا إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

١٤/٣١٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: كَانَ مَالِكٌ وَاللَّيْثُ لَا يَكْتُبَانِ الْحَدِيْثَ إِلَّا وَهُمَا طَاهِرَانِ.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

٣١١: القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىﷺ/ ٥٢٤-٥٢٥.

٣١٢: القاضي عياض في الشفا/٥٢٧.

فرماتے ہیں: اس اہتمام کے بارے میں امام مالک سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے (لہٰذا عزت وتکریم کے ساتھ اسے بیان کرنا لازم ہے)۔

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

۱۳/۳۱۱۔ حضرت مُطَرِّف فرماتے ہیں کہ جب لوگ امام مالکؒ کے پاس حاضر ہوتے تو (آپ کے باہر تشریف لانے سے) پہلے آپ کی خادمہ اُن لوگوں کے پاس آ کر پوچھتی: شیخ نے آپ سے دریافت فرمایا ہے کہ کیا آپ حدیث کی سماعت کرنے آئے ہیں یا فقہی مسئلہ دریافت کرنے؟ اگر وہ کہتے کہ مسئلہ دریافت کرنے آئے ہیں تو آپ فوراً باہر تشریف لے آتے اور اگر وہ کہتے کہ حدیث کی سماعت کرنے آئے ہیں تو آپ (اہتماماً) پہلے غسل خانہ جاتے، غسل کرتے، خوشبو لگاتے اور نیا لباس پہنتے، شال اوڑھتے، عمامہ باندھتے، پھر اپنے سر پر چادر ڈال لیتے، آپ کے لیے تخت بچھایا جاتا، پھر آپ باہر تشریف لاتے اور اس تخت پر خشوع وخضوع کے ساتھ جلوہ افروز ہوتے۔ جب تک آپ درسِ حدیث سے فارغ نہ ہوتے برابر عود (صندل) کی خوشبو سلگتی رہتی۔ راوی نے بیان کیا کہ اس تخت پر آپ صرف اُس وقت تشریف فرما ہوتے جب آپ نے حدیثِ رسول اللہ ﷺ بیان کرنی ہوتی تھی۔

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

۱۴/۳۱۲۔ حضرت عبداللہ بن صالح نے کہا: امام مالکؒ اور لیثؒ کبھی بھی طہارت کے بغیر حدیث نہ لکھتے۔

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

١٥/٣١٣. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَرِيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ – قَاضِي الْمَدِيْنَةِ – قَالَ: مَرَّ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَلٰى أَبِي حَازِمٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ، فَجَازَهُ، فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَجِدْ مَوْضِعًا أَجْلِسُ فِيْهِ، فَكَرِهْتُ أَنْ آخُذَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَنَا قَائِمٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْمِزِّيُّ.

١٦/٣١٤. عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ، قَالَ: مَشَيْتُ يَوْماً مَعَ مَالِكٍ إِلَى الْعَقِيْقِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَدِيْثٍ، فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ لِي: كُنْتَ فِي عَيْنَيَّ أَجَلَّ مِنْ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْشِي.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضُ.

١٧/٣١٥. عَنْ هِشَامِ بْنَ هِشَامِ بْنِ الْغَازِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ مَالِكاً عَنْ حَدِيْثٍ وَهُوَ وَاقِفٌ، فَضَرَبَ عِشْرِيْنَ سَوْطاً، ثُمَّ أَشْفَقَ عَلَيْهِ، فَحَدَّثَهُ عِشْرِيْنَ حَدِيْثًا، فَقَالَ هِشَامٌ: وَدِدْتُ لَوْ زَادَنِي سِيَاطاً وَيَزِيْدُنِي حَدِيْثًا.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

٣١٣: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٣١٨/٦، والمزي في تهذيب الكمال، ١٢٧/٢، الرقم/١٩٥.

٣١٤: القاضي عياض في الشفا/٥٢٦.

٣١٥: القاضي عياض في الشفا/٥٢٦، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣٢/١٣.

۱۵/۳۱۳۔ حضرت ابراہیم بن عبد اللہ بن قریم انصاری، قاضی مدینہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن انس ابو حازم کے پاس سے گذرے جبکہ وہ حدیث بیان کر رہے تھے۔ آپ وہاں (رُکے بغیر) آگے گزر گئے، جب اُن (امام مالک) سے اس بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے (اس مجلس میں) کوئی ایسی جگہ نہ پائی جہاں میں بیٹھ سکتا، لہٰذا میں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ کو کھڑے کھڑے سننا پسند نہ کیا۔

اسے امام ابونعیم اور مزی میں روایت کیا ہے۔

۱۶/۳۱۴۔ حضرت ابن مہدی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک روز امام مالکؒ کے ساتھ عقیق کی طرف گیا، اور (راستہ میں) ان سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا۔ اس پر آپ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا: (اے ابن مہدی!) آپ کا مقام و مرتبہ میری نظروں میں اس سے بڑھ کر تھا کہ آپ مجھ سے راہ چلتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے بارے میں سوال کریں (یعنی مجھے آپ سے ایسی توقع نہ تھی)۔

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

۱۷/۳۱۵۔ حضرت ہشام بن ہشام بن غازی بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے اس حال میں حدیث پوچھی کہ وہ کھڑے تھے، تو امام مالک نے آپ کو بیس کوڑے مارے، پھر ان پر ترس آیا تو بعد ازاں اہتمام کے ساتھ انہیں بیس احادیث بیان کیں۔ ہشام نے کہا: میں نے چاہا کہ کاش وہ مجھے مزید کوڑے مار لیتے اور مجھے مزید احادیث بیان فرما دیتے۔

اِسے قاضی عیاض اور ابن حجر عسقلانی نے بیان کیا ہے۔

١٨/٣١٦. ذَكَرَ الْقَاضِي عِيَاضٌ: وَسَأَلَهُ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْقَاضِي عَنْ حَدِيْثٍ وَهُوَ قَائِمٌ، فَأَمَرَ بِحَبْسِهِ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهُ قَاضٍ. قَالَ: اَلْقَاضِي أَحَقُّ مِنْ أَدَبٍ.

١٩/٣١٧. قَالَ مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ رُبَّمَا يَضْحَكُ، فَإِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيْثُ النَّبِيِّ ﷺ خَشَعَ.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

٢٠/٣١٨. وَقَالَ أَيْضًا: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ إِذَا قَرَأَ حَدِيْثَ النَّبِيِّ ﷺ أَمَرَهُمْ بِالسُّكُوْتِ، وَقَالَ: ﴿لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ [الحجرات، ٢/٤٩]، وَيَتَأَوَّلُ أَنَّهُ يَجِبُ لَهُ مِنَ الْإِنْصَاتِ عِنْدَ قِرَاءَةِ حَدِيْثِهِ مَا يَجِبُ لَهُ عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِهِ.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

٢١/٣١٩. عَنْ ضَرَارَةَ بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يُحَدِّثُوْا بِحَدِيْثٍ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

٣١٦: القاضي عياض في الشفا/٥٢٦ـ

٣١٧: القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفٰى ﷺ/٥٢١ـ

٣١٨: القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفٰى ﷺ/٥٢١ـ

٣١٩: القاضي عياض في الشفا/٥٢٥ـ

۳۱۶/۱۸۔ قاضی عیاض نے بیان کیا کہ جریر بن عبدالحمید قاضی نے اس حال میں امام مالک سے کوئی حدیث پوچھی کہ وہ (جریر بن عبد الحمید) کھڑے تھے، تو آپ نے انہیں (اس جسارت پر) قید کرنے کا حکم دیا، آپ سے کہا گیا کہ یہ قاضی ہیں۔ آپ نے فرمایا: قاضی کا زیادہ حق ہے کہ وہ ادب کا خیال رکھے۔

۳۱۷/۱۹۔ حضرت مصعب مزید بیان کرتے ہیں کہ امام ابن سیرینؒ بعض اوقات ہنسی مزاح میں مصروف ہوتے لیکن جونہی ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی جاتی تو ان پر خشوع کی کیفیتی طاری ہوجاتی۔

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

۳۱۸/۲۰۔ مصعب بن عبداللہ ہی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد الرحمٰن بن مہدی جب حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث پڑھتے تو (لوگوں کو) خاموش رہنے کا حکم دیتے اور فرماتے: ﴿اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیِ مکرّم (ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو﴾ اس (آیت) کی تاویل کرتے ہوئے وہ فرماتے کہ آپ ﷺ کی حدیث پڑھتے وقت بھی خاموش رہنا واجب ہے جیسا کہ براہِ راست آپ ﷺ سے آپ ﷺ کا فرمان سنتے وقت سکوت واجب ہے۔

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

۳۱۹/۲۱۔ حضرت ضرارہ بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ محدثین بغیر وضو کے حدیث بیان کرنا ناپسند کرتے تھے۔

اِسے قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ: اِعْلَمْ أَنَّ حُرْمَةَ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَتَوْقِيْرَهُ وَتَعْظِيْمَهُ، لَازِمٌ كَمَا كَانَ فِي حَالِ حَيَاتِهِ، وَذَالِكَ عِنْدَ ذِكْرِهِ ﷺ، وَذِكْرِ حَدِيْثِهِ وَسُنَّتِهِ، وَسَمَاعِ اسْمِهِ وَسِيْرَتِهِ، وَمُعَامَلَةِ آلِهِ وَعِتْرَتِهِ، وَتَعْظِيْمِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَصَحَابَتِهِ.(١)

(١) القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ/٥١٩ـ

قاضی عیاض بیان کرتے ہیں: اس بات کو خوب یاد رکھو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی حرمت وتعظیم، عزت وتکریم آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی ایسے ہی واجب ہے جیسے کہ آپ ﷺ کی حیات ظاہری میں لازم تھی۔ اور یہ تعظیم و توقیر (یعنی اس بات کا لازماً اہتمام) آپ ﷺ کے ذکر کے وقت، آپ ﷺ کی حدیث وسنت کو بیان کرتے وقت، آپ ﷺ کے اسم گرامی اور سیرت مبارکہ کے سنتے وقت اور آپ ﷺ کی آل و اہل بیت اور صحابہ کرام ﷺ کا ذکر سنتے وقت بھی واجب ہے۔

بَابٌ فِي اقْتِدَاءِ الصَّحَابَةِ ﷺ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَسُنَّتِهِ

٣٢٠-١/٣٢١. عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُمَرَ ﷺ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ عُمَرُ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(٣٢١) وَفِي رِوَايَةِ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ ﷺ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٣٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب ما ذُكر في الحجر الأسود، ٢/٥٧٩، الرقم/١٥٢٠، وأيضًا في باب الرمل في الحج والعمرة، ٥٨٢، الرقم/١٥٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ٢/٩٢٥، الرقم/١٢٧٠، وأبو عوانة في المسند، ٢/٣٦١، الرقم/٣٤٤١.

٣٢١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ٢/٩٢٦، الرقم/١٢٧١، والسنائي في السنن، كتاب مناسك الحج، استلام الحجر الأسود، ٥/٢٢٦، ←

﴿صحابہ کرام ﷺ کا حضور ﷺ کے اَفعال وسنت کی پیروی کرنا﴾

۳۲۰-۳۲۱/۱۔ حضرت عابس بن ربیعہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ حجرِ اَسود کے پاس آئے، اسے بوسہ دیا اور کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے۔ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: یہ وہ کام ہے جسے خود حضور نبی اکرم ﷺ نے سرانجام دیا ہے، سو ہم بھی اُسے ترک کرنا پسند نہیں کرتے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۳۲۱) ایک روایت میں حضرت سوید بن غفلہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق ﷺ نے حجرِ اَسود کو بوسہ دیا، اس سے چمٹ گئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو تیرا اعزاز و اِکرام فرماتے دیکھا ہے۔

اِسے امام مسلم، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

..... الرقم/٢٩٣٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٣٤٢، الرقم/١٤٧٥٤۔

٢/٣٢٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ: إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣/٣٢٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ وَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ، فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ، انْتَفِعْ بِهِ. قَالَ: وَاللهِ، لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

٣٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بأفعال النّبي ﷺ، ٦/٢٦٦١، الرقم/٦٨٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في أول الإسلام، ٣/١٦٥٥، الرقم/٢٠٩١، ، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٦٠، الرقم/٥٢٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب الخاتم، باب ما جاء في اتخاذ الخاتم، ٤/٨٨، الرقم/٤٢١٨، والترمذي في السنن، كتاب اللباس، باب ما جاء في لبس الخاتم في اليمين، ٤/٢٢٧، الرقم/١٧٤١، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، باب طرح الخاتم وترك لبسه، ٨/١٩٥، الرقم/٥٢٩٠، ٥٢٩٢، ومالك في الموطأ، ٢/٩٣٦، الرقم/١٦٧٥ـ

٣٢٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في أول الإسلام، ←

۲/۳۲۲۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۳۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ ﷺ نے اسے اُتار کر پھینک دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے اور اسے اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: جاؤ اپنی انگوٹھی اُٹھا لو اور (اسے فروخت کر کے) فائدہ اُٹھاؤ، اس نے کہا: اللہ کی قسم! جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہے میں اُس کو کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔

اسے امام مسلم، ابن حبان اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

..... ۳/۱٦٥٥، الرقم/۲۰۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱/۱۹۲، الرقم/۱۵، وأبو عوانة في المسند، ۵/۲۵۱-۲۵۲، الرقم/۸٦۱۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/٤۱٤، الرقم/۱۲۱۷۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/٤۲٤، الرقم/٤۰۱٤، وأيضًا في شعب الإيمان، ۵/۱۹۵، الرقم/٦۳۳٤۔

٤/٣٢٤. عَنْ أَنَسٍ ﷺ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلاَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ: فَقَالَ لِي أَبُوْ طَلْحَةَ: اُخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَأَهْرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُوْنِهِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا﴾ (المائدة، ٥/٩٣).

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥/٣٢٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ﷺ يَفْعَلُهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم والغصب، باب صب الخمر في الطريق، ٢/٨٦٩، الرقم/٢٣٣٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر، ٣/١٥٧٠، الرقم/١٩٨٠، والدارمي في السنن، ٢/١٥١، الرقم/٢٠٨٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٠١، الرقم/٣٣٦٢ـ

٣٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب من أتى مسجد قباء كل سبت، ١/٣٩٩، الرقم/١١٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاة فيه وزيارته، ٢/١٠١٧، الرقم/١٣٩٩ـ

۴/۳۲۴۔حضرت انس ؓ سے روایت ہے: میں حضرت ابوطلحہ ؓ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور ان دنوں وہ کھجور کی شراب پیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے منادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ حضرت انس نے بیان کیا: حضرت ابوطلحہ ؓ نے مجھ سے کہا: باہر جا کر اسے بہا دو تو میں نے وہ بہا دی۔ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہہ رہی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا: بعض مقتول لوگوں (شہیدوں) کے پیٹوں میں یہ (شراب) تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اُن لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ (حرمتِ خمر کے حکم سے پہلے) کھا پی چکے﴾۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۳۲۵۔حضرت (عبداللہ) بن عمر ؓ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد قباء میں ہر ہفتہ کے روز (کبھی) پیدل اور (کبھی) سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٢٦-٦/٣٢٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ مُذْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

(٣٢٧) وَفِي رِوَايَةِ نَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٧/٣٢٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي

٣٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب الرمل في الحج والعمرة، ٢/٥٨٢، الرقم/١٥٢٩، مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين، ٢/٩٢٤، الرقم/١٢٦٨ـ

٣٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين، ٢/٩٢٤، الرقم/١٢٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٠٨، الرقم/٥٨٧٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٣١٦، الرقم/١٤٥٥٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٢١٣، الرقم/٢٧١٥، وابن حبان في الصحيح، ٩/١٣٢، الرقم/٣٨٢٤ـ

٣٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب ذات عرق لأهل ←

۳۲۶-۳۲۷/۶۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکنِ یمانی اور حجرِ اَسود کو محبت وتعظیم سے چھوتے ہوئے دیکھا ہے، تب سے میں نے خواہ مشکل ہو یا آسانی ان دو رکنوں کو محبت وتعظیم سے چھونے کو کبھی نہیں چھوڑا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(۳۲۷) ایک روایت میں حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ کو حجر اسود کو ہاتھ سے چھوتے دیکھا، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو چوم لیا اور فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے (طواف کے دوران) کبھی اس (عمل) کو ترک نہیں کیا۔

اِسے امام مسلم، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۲۸/۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ذو الحلیفہ کے مقام پر

..... العراق، ۲/۵۵٦، الرقم/۱٤٥۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب التعريس بذي الحليفة والصلاة بها إذا صدر من الحج أو العمرة، ۲/۹۸۱، الرقم/۱۲۵۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۱۲، الرقم/۵۹۲۲، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب زيارة القبور، ۲/۲۱۹، الرقم/۲۰٤٤، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب التعريس بذي الحليفة، ۵/۱۲۷، الرقم/۲٦٦۱، ومالك في الموطأ، ۱/٤۰۵، الرقم/۹۰۷۔

الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ﷺ يَفْعَلُ ذَالِكَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨/٣٢٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوْهَا، وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّأْمِ فَاسْتَدَارُوْا بِوُجُوْهِهِمْ إِلَى الْكَعْبَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩/٣٣٠. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ، وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ، لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ

٣٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب ولئن أتيت الذين أوتوا الكتاب بكل آية ما تبعوا قبلتك، ١٦٣٣/٤، الرقم/٤٢٢٠، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة، ٣٧٥/١، الرقم/٥٢٦-

٣٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التمنى، باب ما يجوز من اللَّو وقوله تعالى: لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً، [هود:٨٠]، ٢٦٤٥/٦، الرقم/٦٨١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ٧٧٦/٢، الرقم/١١٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٢٤/٣، الرقم/١٢٢٧٠، وابن حبان في الصحيح، ٣٢٥/١٤، الرقم/٦٤١٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٣٠/٢، الرقم/٩٥٨٥-

پتھریلی زمین پر اپنی اونٹنی بٹھائی اور وہاں نماز پڑھی۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸/۳۲۹۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھنے والوں کے پاس (دورانِ نماز) ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ (اب نماز میں) کعبہ کی طرف رخ فرمایا کریں۔ تم بھی اس حکم سے آگاہ ہوجاؤ اور اپنا رُخ اس (کعبہ) کی طرف کرلو۔ (راوی کا بیان ہے کہ) لوگوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا پھر انہوں نے (اطلاع ملتے ہی) اپنے منہ کعبہ کی جانب موڑ لیے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹/۳۳۰۔ حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہینے کے آخر میں سحری و افطاری کیے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے تو بعض دیگر لوگ بھی وصال کے روزے

الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٣١/١٠. عَنِ النَّزَّالِ قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ ﷺ عَلٰى بَابِ الرَّحَبَةِ بِمَاءٍ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي فَعَلْتُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

٣٣٢/١١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَبِّحُ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُوْمِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأشربة، باب الشرب قائمًا، ٥/٢١٣٠، الرقم/٥٢٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٢٣، الرقم/١٠٠٥، وأبو داود في السنن، كتاب الأشربة، باب في الشرب قائمًا، ٣/٣٣٦، الرقم/٣٧١٨، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء من غير حدث، ١/٨٤، الرقم/١٣٠، وأبو يعلى في المسند، ١/٢٦٢، الرقم/٣٠٩ـ

٣٣٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب من تطوع في السفر في غير دبر الصلوات، ١/٣٧٣، الرقم/١٠٥٤ـ

رکھنے لگے۔ حضور نبی اکرم ﷺ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لیے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تاکہ میری برابری کرنے و الے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے۔ میں قطعًا تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو میرا ربّ کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰/۳۳۱۔ حضرت نزال نے بیان کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جبکہ وہ باب الرحبہ کے پاس کھڑے تھے تو انہوں نے کھڑے کھڑے پانی نوش کیا اور فرمایا: اگر کوئی آدمی کھڑا ہوکر پانی پیئے تو کچھ لوگ اسے مکروہ جانتے ہیں حالانکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اسے امام بخاری، اَحمد، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۳۳۲۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری کی پیٹھ پر سر کے اشارے سے نفل نماز پڑھ لیا کرتے تھے، خواہ اس سواری کا رخ کسی بھی طرف ہوتا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی (آپ ﷺ کی اتباع میں) ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٢/٣٣٣. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ﷺ يَتَحَرّٰى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ فَيُصَلِّي فِيْهَا وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيْهَا وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ، وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ، وَسَأَلْتُ سَالِمًا فَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْأَمْكِنَةِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

١٣/٣٣٤. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ إِلٰى قَرْيَةٍ عَلٰى رَأْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ.

٣٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب المساجد التي على طرق المدينة والمواضع التي صلى فيها النبي ﷺ، ١٨٣/١، الرقم/٤٦٩، وأبو عوانة في المسند، ٤٢٦/٢، الرقم/٣٧٠٠، وابن تيمية في اقتضاء الصراط/٣٨٥.

٣٣٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب ←

۱۲/۳۳۳۔ حضرت موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ ﷺ کو دیکھا کہ راستے میں (مخصوص) مقامات کو تلاش کر کے ان میں نماز پڑھا کرتے اور بتایا کرتے تھے کہ ان کے والد ماجد (حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ) بھی ان جگہوں پر نماز پڑھا کرتے تھے، کیونکہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت نافع نے روایت بیان کی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ خود ان مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ (حضرت موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا:) میں نے حضرت سالم سے (ان مقامات کے بارے میں) پوچھا تو انہوں نے تمام مقامات کی نشان دہی کے حوالے سے حضرت نافع کے بیان کی تائید کی، البتہ شرفِ روحاء والی مسجد کے بارے میں ان دونوں کی رائے مختلف تھی۔

اسے امام بخاری اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۳۳۴۔ جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت شُرَحبیل بن سِمط کے ساتھ سترہ یا اٹھارہ میل کی مسافت پر ایک بستی میں گیا تو آپ نے وہاں دو رکعت نماز پڑھی، میں نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: میں نے حضرت عمر ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے ذو الحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی، میں نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا: میں وہی کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اسے امام مسلم، اَحمد، نسائی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

..... صلاة المسافرين وقصرها، ١/٤٨١، الرقم/٦٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩، الرقم/١٩٨، والنسائي في السنن، كتاب تقصير الصلاة في السفر، ٣/١١٨، الرقم/١٤٣٧، والبزار في المسند، ١/٤٤٧، الرقم/٣١٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٤٦، الرقم/٥٢٣٢۔

١٤/٣٣٥. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ.

١٥/٣٣٦. عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ: إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ ﷺ: يَا ابْنَ أَخِي، إِنَّ اللهَ ل بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ يَفْعَلُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَمَالِكٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

٣٣٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب كيف المسح، ١/٤٢، الرقم/١٦٢، والدار قطني في السنن، ١/٢٠٤، الرقم/٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٩٢، الرقم/١٢٩٢ـ

٣٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٦٥، ٩٤، الرقم/٥٣٣٣، ٥٦٨٣، والنسائي في السنن، كتاب تقصير الصلاة في السفر، باب تقصير الصلاة في السفر، ٣/١١٧، الرقم/١٤٣٤، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب تقصير الصلاة في السفر، ١/٣٣٩، الرقم/١٠٦٦، ومالك في الموطأ، ١/١٤٥، الرقم/٣٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٤/٣٠١، الرقم/١٤٥١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٧٢، الرقم/٩٤٦، والحاكم في المستدرك، ١/٣٨٨، الرقم/٩٤٦ـ

۱۴/۳۳۵۔ حضرت علی ﷺ **نے فرمایا:** اگر دین میں رائے کو دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر والے حصے کی نسبت نیچے کی طرف مسح کرنا بہتر ہوتا جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح فرماتے (لہٰذا ہم آپ ﷺ کے عمل کو ہی اپنائیں گے)۔

اِسے امام ابو داود اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۳۳۶۔ حضرت اُمیہ بن عبد اللہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے دریافت کیا: ہم قرآن میں حضر نماز اور نماز خوف کے اَحکام تو پاتے ہیں لیکن قصر نماز کے متعلق ہم قرآن میں حکم نہیں پاتے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ نے اُنہیں فرمایا: اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف حضرت محمد ﷺ کو (ہادی بنا کر) مبعوث فرمایا اس حال میں کہ ہم تو کچھ بھی نہ جانتے تھے، اور ہم تو صرف وہی کرتے ہیں جیسے ہم نے اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

اسے امام احمد، نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابن ماجہ اور مالک نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

١٦/٣٣٧. عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ أَبَا مُوْسٰى ﷺ كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً أَوْتَرَ بِهَا فَقَرَأَ فِيْهَا بِمِائَةِ آيَةٍ مِنَ النِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ: مَا أَلَوْتُ أَنْ أَضَعَ قَدَمَيَّ حَيْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدَمَيْهِ وَأَنَا أَقْرَأُ بِمَا قَرَأَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّيَالِسِيُّ.

١٧/٣٣٨. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَصُرِفَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ بَعْدَ دُخُوْلِهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَكْثَرَ تَقَلُّبَ وَجْهِهٖ فِي السَّمَاءِ وَعَلِمَ اللهُ مِنْ قَلْبِ نَبِيِّهٖ ﷺ أَنَّهُ يَهْوَى الْكَعْبَةَ فَصَعِدَ جِبْرِيْلُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ وَهُوَ يَصْعَدُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَنْظُرُ مَا يَأْتِيهِ بِهٖ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ﴾ الْآيَةَ (البقرة، ٢/١٤٤) **فَأَتَانَا آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ صُرِفَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ إِلٰى**

٣٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤١٩، الرقم/١٩٧٧٥، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب القرائة في الوتر، ٣/٢٤٣، الرقم/١٧٢٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٤٤٦، الرقم/١٤٢٤، والطيالسي في المسند، ١/٦٩، الرقم/٥١٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٥، الرقم/٤٥٦٦، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر/٤٩ـ

٣٣٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ـــ

۳۳۷/۱۶۔ حضرت ابو مجلز نے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان عشاء کے وقت دو رکعت نماز پڑھی پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز وتر ادا کی جس میں سورہ نساء کی سو (۱۰۰) آیات تلاوت کیں اور پھر فرمایا: میں نے (رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں) اپنی پوری پوری کوشش کی ہے کہ میرے قدم وہیں پڑیں جہاں رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک پڑتے تھے اور میں انہی آیات کی تلاوت کروں جن کی آپ ﷺ نے (اس مقام پر) تلاوت فرمائی تھی۔

اسے امام اَحمد، نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور طیالسی نے رویت کیا ہے۔

۳۳۸/۱۷۔ حضرت براء ﷺ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم نے اٹھارہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف (رُخ کر کے) نماز پڑھی اور یہ (تبدیلی قبلہ کا) واقعہ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے دو ماہ بعد کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے تو اکثر اوقات اپنا چہرۂ اقدس آسمان کی جانب اٹھاتے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب مکرم ﷺ کے قلبِ اَطہر کا حال معلوم تھا کہ آپ ﷺ کی دلی خواہش کعبہ ہے۔ ایک بار جب حضرت جبرائیل ﷺ اوپر چڑھے تو آپ ﷺ نے ان پر نگاہیں لگائے رکھیں جبکہ وہ آسمان و زمین کے درمیان چڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ انتظار میں تھے کہ کیا حکم لائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿(اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رُخِ اَنور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں۔﴾ (حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں: قبلہ کی تبدیلی کے بعد) ایک صاحب ہمارے پاس آئے اور کہا: قبلۂ (نماز)، کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا ہے اس وقت ہم دو رکعتیں

..... القبلة، ۱/۳۲۲، الرقم/۱۰۱۰، والطيالسي في المسند، ۱/۷۷، الرقم/٥٦٦، والدار قطني في السنن، ۱/۲۷۳، الرقم/۲، والطبراني في مسند الشاميين، ۲/٤۳۷، الرقم/۱٦٥۳، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱/۱۲۳، الرقم/۳٦۷۔

بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَنَحْنُ رُكُوْعٌ فَتَحَوَّلْنَا فَبَنَيْنَا عَلٰى مَا مَضٰى مِنْ صَلَاتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا جِبْرِيْلُ، كَيْفَ حَالُنَا فِي صَلَاتِنَا إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ﴾ [البقرة، ٢/١٤٣].

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالطَّيَالِسِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

١٨/٣٣٩. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمَرَّ بِمَكَانٍ، فَحَادَ عَنْهُ، فَسُئِلَ: لِمَ فَعَلْتَ ذَالِكَ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَعَلَ هٰذَا فَفَعَلْتُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

١٩/٣٤٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ ﷺ بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا كَانَ حِيْنَ رَاحَ رُحْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَتَى الإِمَامُ فَصَلّٰى مَعَهُ الْأُوْلٰى وَالْعَصْرَ،

٣٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢، الرقم/٤٨٧٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤٣، الرقم/٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٤، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٥٦، وأيضًا في شرحه على سنن ابن ماجه، ١/٢، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٢/١٩٥ـ

٣٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٣١، الرقم/٦١٥١، وذكره ـــ

بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے تھے اور رکوع میں تھے تو ہم (کعبہ کی طرف) پھر گئے اور جتنی نماز ہم پڑھ چکے تھے اُسی پر باقی نماز کی بناء کی (از سرِنو نماز شروع نہیں کی)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! ہماری ان نمازوں کا کیا ہوگا جو ہم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھیں (یعنی وہ بے کار ہو جائیں گی یا اُن کا اجر ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کر دے﴾۔

اسے امام ابن ماجہ، طیالسی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: یہ اسناد صحیح اور رجال ثقات ہیں۔

۱۸/۳۳۹۔ حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کے ساتھ کسی سفر میں تھے کہ وہ ایک جگہ کے پاس سے گزرے تو وہاں اصل راستہ سے ہٹ کر چلے۔ پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ (اس راستہ سے گزرتے ہوئے) آپ ﷺ نے بھی (اِس مقام پر) اِسی طرح کیا تھا۔ اس لیے میں نے بھی ایسا کیا ہے۔

اسے امام احمد نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس کی اسناد جید ہے۔

۱۹/۳۴۰۔ حضرت انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں میدانِ عرفات میں حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کے ساتھ تھا۔ جب وہ چلتے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑتا حتّٰی کہ امام صاحب آ گئے۔ اُنہوں (حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ) نے نمازِ ظہر و عصر باجماعت ادا فرمائی۔

..... المنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۴۳، الرقم/۷۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۱۷۴، والسيوطي في مفتاح الجنة/۵۶۔

ثُمَّ وَقَفَ وَأَنَا وَأَصْحَابٌ لِي حَتّٰى أَفَاضَ الإِمَامُ فَأَفَضْنَا مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الْمَضِيْقِ دُوْنَ الْمَأْزِمِيْنَ، فَأَنَاخَ وَأَنَخْنَا، وَنَحْنُ نَحْسَبُ أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ غُلَامُهُ الَّذِي يُمْسِكَ رَاحِلَتَهُ: إِنَّهُ لَيْسَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَلٰكِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا انْتَهٰى إِلٰى هٰذَا الْمَكَانِ قَضٰى حَاجَتَهُ فَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

٣٤١-٢٠/٣٤٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي شَجَرَةً بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَيَقِيْلُ تَحْتَهَا، وَيُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

(٣٤٢) وَفِي رِوَايَةٍ: رُئِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يُدِيْرُ نَاقَتَهُ فِي مَكَانٍ فَسُئِلَ عَنْهُ، فَقَالَ: لَا أَدْرِي إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ، فَفَعَلْتُهُ.

٣٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٩٩/٤، الرقم/٣٩٦٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤٣/١، الرقم/٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٥/١، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ٢/١، وأيضًا في مفتاح الجنة، ٥٧/١، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٩٥/٢ـ

٣٤٢: ذكره القاضي عياض في الشفا/٤٨٧ـ

پھر آپ کے ساتھ ہی میں نے اور میرے ساتھیوں نے وقوف بھی کیا۔ یہاں تک کہ امام صاحب عرفات سے واپس چلے گئے تو ہم بھی لوٹ آئے جب 'مازمین' (ایک جگہ کا نام) سے پرے ایک گھاٹی میں پہنچے تو آپ نے اپنی سواری کے اونٹ کو بٹھا دیا۔ ہم نے بھی اپنے اونٹ بٹھا دیے۔ ہمارا خیال تھا کہ آپ نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کے غلام نے، جو ان کی سواری پکڑا کرتا تھا، (ہمیں) بتایا کہ آپ (اس جگہ) نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اس نے کہا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ پہنچے تھے تو آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تھے لہٰذا (اسی وجہ سے اتباعِ رسول ﷺ میں) آپ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) بھی پسند کرتے ہیں کہ یہاں قضائے حاجت کریں۔

اسے امام اَحمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث میں حجت ہیں۔

۳۴۱-۳۴۲/۲۰۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک درخت کے پاس آیا کرتے تو اس کے نیچے قیلولہ (یعنی دوپہر کو آرام کیا) کرتے تھے اور بتایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی (اس درخت کے نیچے) قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔

اسے امام طبرانی اور بزار نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا جیسا کہ امام منذری نے فرمایا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام بزار نے روایت کیا ہے اور اِس کے راوی ثقہ ہیں۔

(۳۴۲) ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک مقام پر اپنی اونٹنی کو گھماتے ہوئے دیکھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس مقام پر) ایسا کرتے دیکھا لہٰذا میں نے بھی ویسا ہی کیا۔

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

٢١/٣٤٣. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﵂ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ ﵁ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ ﵂: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَسَنٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ.

٣٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٤٧/٢٤، الرقم/٣٩٠، والطحاوي في مشكل الآثار، ٩/٢، وأيضًا، ٣٨٨/٤ـ ٣٨٩، والقاضي عياض في الشفا/٤٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٩٧/٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٨٣/٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣١٤/٤٢، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١٣٧/٢، والحلبي في السيرة، ١٠٣/٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٩٧/١٥ـ

رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقهُ ابن حبان، ورواه الطحاوي في مشكل الآثار وللحديث طرق أخرى عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري ث ـ

وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد الله بن عبد الله الحسكا المتوفى سنة (٥٤٧٠) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس)ـ ←

اسے امام قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

۲۱/۳۴۳۔ حضرت اَسماء بنت عمیس ﷺ **سے مروی ہے:** رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی ﷺ کی گود میں تھا، وہ عصر کی نماز نہیں پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اَسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔

اسے امام طبرانی، طحاوی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں ماسوا ابراہیم بن حسن کے جو کہ ثقہ ہیں۔

..... وقال السيوطي في الخصائص الكبرى (۱۳۷/۲) : أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبراني بأسانيد بعضها على شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (۱۹۳/۱): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث ۔ الآثار۔ بإسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي في شرح مسلم (۵۲/۱۲): ذكر القاضي ص: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين..... ذكر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

ونقله عنه الحافظ ابن حجر في تلخيص الحبير، (۱۹۵/۱)، وحسّنه الحافظ أبو زرعة العراقي في تكملة كتاب والده "طرح التثريب" (۲۷٤/۷)۔

٢٢/٣٤٤. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ﷺ إِلٰى قُرَيْشٍ ..... فَدَعَوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ﷺ لِيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ، فَأَبٰى أَنْ يَّطُوْفَ وَقَالَ: مَا كُنْتُ لَأَطُوْفُ بِهٖ حَتّٰى يَطُوْفَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَرَجَعَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٢٣/٣٤٦-٣٤٥. عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: اِخْتَصَمَ رَجُلَانِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَضٰى بَيْنَهُمَا، فَقَالَ الْمُقْتَضٰى عَلَيْهِ رُدَّنَا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَعَمْ، اِنْطَلَقَا إِلَيْهِ، فَلَمَّا أَتَيَا إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰى لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا، فَقَالَ: رُدَّنَا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَرُدَّنَا إِلَيْكَ. فَقَالَ: أَكَذَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ: مَكَانَكُمَا حَتّٰى أَخْرُجَ إِلَيْكُمَا فَأَقْضِي بَيْنَكُمَا، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا مُشْتَمِلًا عَلٰى سَيْفِهٖ، فَضَرَبَ الَّذِي قَالَ: رُدَّنَا إِلٰى عُمَرَ، فَقَتَلَهُ فَأَدْبَرَ الْآخَرُ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَتَلَ عُمَرُ، وَاللهِ، صَاحِبِي، وَلَوْلَا أَعْجَزْتُهُ لَقَتَلَنِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

٣٤٤: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب الجزية، باب المهادنة على النظر للمسلمين، ٢٢١/٩، وأبو المحاسن في المعتصر من المختصر، ٣٦٩/٢.

٣٤٦-٣٤٥: ذكره الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢٣٢/١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥٢٢/١، والسيوطي في الدر المنثور، ـــ

۲۲/۳۴۴۔ حضرت موسیٰ بن عقبہ ؒ سے طویل روایت میں مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان ؓ کو (صلح حدیبیہ کے موقع پر اپنا سفیر بنا کر) کفار کی طرف روانہ کیا (مذاکرات کے بعد) انہوں نے حضرت عثمان ؓ کو طواف کعبہ کی دعوت دی تو انہوں نے طواف کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہیں کر لیتے اور پھر (بغیر طواف کیے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس آ گئے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۳۴۶-۳۴۵۔ حضرت ابو اسود بیان کرتے ہیں: دو آدمی اپنا جھگڑا (تصفیہ کی غرض سے) لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا: ہمیں حضرت عمر ؓ کے پاس (برائے تصفیہ) بھیج دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، اسی کے پاس چلے جاؤ۔ جب وہ دونوں حضرت عمر ؓ کے پاس آئے تو ایک شخص نے (سارا قصہ بیان کرتے ہوئے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف میرے حق میں فیصلہ فرمایا ہے۔ جس پر اس نے کہا: ہمیں عمر کے پاس بھیج دیں تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آپ کے پاس بھیج دیا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے (دوسرے آدمی سے) پوچھا: کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یہاں اپنی جگہ پر ہی رکے رہو، میں ابھی تمہارے پاس آ کر تمہارے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں۔ جب حضرت عمر ؓ دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں تلوار تھی آپ نے اس شخص کو قتل کر دیا جس نے کہا تھا کہ ہمیں حضرت عمر ؓ کے پاس بھیج دیں۔ (یہ حالات دیکھ کر) دوسرا شخص وہاں سے بھاگ نکلا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ، بخدا! عمر نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اور اگر میں وہاں سے نہ بھاگتا تو وہ مجھے بھی قتل کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نہیں

.....

۵۸۲/۲، ۵۸۵، والعيني في عمدة القاري، ۲۰۳/۱۲، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ۳۲۹/۱-۳۳۰، الرقم/۳۳۹۔

مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يَجْتَرِئَ عُمَرُ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ. فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ﴾ [النساء، ٤/٦٥].

(٣٤٦) وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ (عُمَرُ): هٰكَذَا أَقْضِي بَيْنَ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَاءِ اللهِ وَقَضَاءِ رَسُوْلِهِ ﷺ. فَأَتٰى جِبْرَئِيْلُ عليه السلام رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ عُمَرَ قَدْ قَتَلَ الرَّجُلَ وَفَرَّقَ اللهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ رضي الله عنه.

ذَكَرَهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ، وَالسُّيُوْطِيُّ.

٢٤/٣٤٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ رضي الله عنه قَمِيْصًا جَدِيْدًا ثُمَّ دَعَانِي بِشَفْرَةٍ، فَقَالَ: مُدَّ يَا بُنَيَّ كُمَّ قَمِيْصِي، وَالْزَقْ يَدَيْكَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِي، ثُمَّ اقْطَعْ مَا فَضَلَ عَنْهَا، فَقَطَعْتُ مِنَ الْكُمَّيْنِ مِنْ جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا، فَصَارَ فَمُ الْكُمِّ بَعْضَهُ فَوْقَ بَعْضٍ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتَهْ، لَوْ سَوَّيْتُهُ بِالْمِقَصِّ؟ فَقَالَ: دَعْهُ، يَا بُنَيَّ، هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ، فَمَا زَالَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقَطَّعَ، وَكَانَ رُبَّمَا رَأَيْتُ الْخُيُوْطَ تَسَاقَطُ عَلٰى قَدَمِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

٣٤٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٤٥، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٥/٢٠٣، الرقم/٤١٨٩٢ـ

خیال کہ عمر کسی مومن کو قتل کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿پس (اے حبیب!) آپ کے ربّ کی قسم! یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ (اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں) آپ کو حاکم بنا لیں﴾۔

(۳۴۶) ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا، اس کے درمیان میں اِسی طرح فیصلہ کرتا ہوں۔ اِس پر حضرت جبریل ﷺ (فوراً) بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک عمر نے ایک (منافق) شخص کو قتل کیا ہے (جس کے نتیجے میں) اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق و باطل کے درمیان فرق کر دیا ہے۔

اسے حکیم ترمذی، ابن کثیر اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

۲۴/۳۴۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر ﷺ نے نئی قمیص زیب تن فرمائی، پھر مجھے چھری لانے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا: اے بیٹے! میری قمیص کی آستین کو اپنی طرف کھینچو اور میری انگلیوں کے پوروں تک آستینیں اپنے ہاتھ سے پکڑ کر زائد حصہ کاٹ دو۔ (حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ فرماتے ہیں) میں نے دونوں آستینوں کا بڑھا ہوا حصہ کاٹ دیا۔ آستینوں کے کنارے (برابر کٹائی نہ ہونے کی وجہ سے) چھوٹے بڑے ہوگئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ نے عرض کیا: ابا جان! اگر آپ فرمائیں تو میں قینچی کے ساتھ اس کو برابر کر دوں؟ فرمایا: پیارے بیٹے رہنے دو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی (قمیص پہنے) دیکھا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ فرماتے ہیں: اس کے بعد وہ قمیص آپ (حضرت عمر ﷺ) ہمیشہ پہنتے رہے حتیٰ کہ وہ پھٹ گئی اور بعض اوقات میں دیکھتا کہ اس کے دھاگے آپ کے قدموں پر گر رہے ہوتے تھے۔

اِسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

١. **القرآن الحکیم۔**

٢. **آجری**، ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ٣٦٠ھ)۔ **الشریعة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

٣. **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی البغدادی (٢٠٨-٢٨١ھ)۔ **العیال**۔ السعودیہ: دار ابن القیم، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٤. **ابن ابی حاتم**، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابومحمد الرازی التمیمی (م٣٢٧ھ)۔ **الجرح والتعدیل**۔ بیروت، لبنان: **دار إحیاء التراث العربی**، ١٢٧١ھ۔

٥. **ابن ابی شیبہ**، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن إبراہیم کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٦. **ابو شامہ**، عبد الرحمٰن بن إسماعیل بن إبراہیم المقدسی (٥٩٩-٦٦٥ھ)۔ **مختصر المؤمل في الرد إلى الأمر الأوّل**۔ الکویت، مکتبۃ الصحوۃ الإسلامیہ، ١٤٠٣ھ۔

٧. **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٨. **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٩. **ابن اثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥-٦٣٠ھ/١١٦٠-١٢٣٣ء)۔ **أسد الغابة في معرفة الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٠. **ابن اثیر**، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری

(٥٤٤-٦٠٦ھ/ ١١٤٩-١٢١٠ء)۔ **النهاية فی غريب الحديث والأثر**۔قم، ایران: مؤسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان، ١٣٦٤ھ۔

١١. **ابن السُّنّی**، احمد بن محمد دینوری (٢٨٤-٣٦٤ھ)۔ **عمل اليوم والليلة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ھ/ ٢٠٠٤ء۔

١٢. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ **الاستقامة**۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب: جامعہ الامام محمد بن سعود، ١٤٠٣ھ۔

١٣. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ **اِقتضاء الصراط المستقيم**۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ١٩٧٨ء۔

١٤. **جزائری**، طاہر الجزائری الدمشقی (١٢٦٨-١٣٣٨ھ)۔ **توجيه النظر إلى أصول الأثر**۔ حلب: مکتبۃ المطبوعات الإسلامیہ، ١٤١٦ھ۔

١٥. **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠ھ/ ٧٥٠-٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٦. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **المنتظم في تاريخ الملوک والأمم**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ١٣٥٨ھ۔

١٧. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **زاد المسير فی علم التفسير**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

١٨. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **زاد المسير في علم التفسير**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

١٩. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔

صفوة الصفوة۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

٢٠. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ العلل المتناهية۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ۔

٢١. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ كشف المشكل۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤١٨ھ/ ١٩٩٧ء۔

٢٢. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/٨٨٤-٩٦٥ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥ھ/ ١٩٧٥ء۔

٢٣. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/٨٨٤-٩٦٥ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٢٤. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ المطالب العالية۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ/١٩٧٨ء۔

٢٥. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ الإصابة في تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

٢٦. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ تغليق التعليق على صحيح البخاري۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ١٤٠٥ھ۔

٢٧. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ تهذيب التهذيب۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٢٨. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٢٩. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔

لسان الميزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٣٠. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تلخیص الحبیر فی أحادیث الرافعی الکبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ/١٩٦٤ء۔

٣١. **ابن حجر ہیتمی**، ابو العباس احمد بن محمد بن حجر (٩٠٩-٩٧٣ھ/١٥٠٣-١٥٦٦ء)۔ **الصواعق المحرقة**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ١٣٨٥ھ/ ١٩٦٥ء۔

٣٢. **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (٣٨٤-٤٥٦ھ/٩٩٤-١٠٦٤ء)۔ **الاحکام فی اصول الاحکام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ١٤٠٤ھ۔

٣٣. **ابن حمید**، عبد بن حمید بن نصر ابو محمد (م٢٤٩ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٣٤. **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (٢٧٤-٣٦٩ھ)۔ **طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٢ھ۔

٣٥. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اِسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

٣٦. **ابن راشد**، معمر بن راشد الازدی (م١٥١ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٣٧. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (١٦١-٢٣٧ھ/٧٧٨-٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/ ١٩٩١ء۔

٣٨. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦-٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم**

والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٣٩. **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤٠. **ابن سليمان**، خیثمہ بن سلیمان القرشی الطرابلسی (٢٥٠-٣٤٣ھ)۔ **من حديث خيثمة بن سليمان القرشي الطرابلسي**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٤١. **ابن شاهين**، ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان (٢٩٧-٣٨٥ھ)۔ **ناسخ الحديث و منسوخه**۔ الزرقاء: مکتبۃ المنار، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٤٢. **ابن عابدين شامی**، محمد بن محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین دمشقی (١٢٤٤-١٣٠٦ھ)۔ **رد المحتار على درالمختار**۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ ماجدیہ، ١٣٩٩ھ۔

٤٣. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستذكار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٠ء۔

٤٤. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٤٥. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

٤٦. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **جامع بيان العلم وفضله**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤٧. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦-٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم والحكم فی شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ،

١٤٠٨ھ۔

٤٨. **ابن عدی**، ابو احمد عبداللہ بن عدی بن عبد اللہ محمد بن مبارک جرجانی (٢٧٧-٣٦٥ھ)۔ **الکامل فی معرفة ضعفاء المحدثین**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ، ١٩٩٣ء۔

٤٩. **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد جرجانی (٢٧٧ھ-٣٦٥ھ)۔ **الکامل فی ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

٥٠. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٥١. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاریخ مدینة دمشق**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

٥٢. **غزالی**، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی (م٥٠٥ھ)۔ **إحیاء علوم الدین**۔ مصر: مطبعہ عثمانیہ، ١٣٥٢ھ/١٩٣٣ء۔

٥٣. **ابن قتیبہ**، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (٢١٣-٢٧٦ھ)۔ **تأویل مختلف الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٣٩٣ھ/١٩٧٢ء۔

٥٤. **ابن قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (٤٤٨-٥٠٧ھ/١٠٥٦-١١١٣ء)۔ **تذکرة الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ١٤١٥ھ۔

٥٥. **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦٩١-٧٥١ھ/١٢٩٢-١٣٥٠ء)۔ **أعلام الموقعین عن رب العالمین**۔ مصر، مطبعۃ السعادۃ، ١٣٧٤ھ۔

٥٦. **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦٩١-٧٥١ھ/١٢٩٢-١٣٥٠ء)۔ **مدارج السالکین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٤ء۔

٥٧. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر (٧٠١-٧٧٤ھ/١٣٠١-١٣٧٣ء)۔

البداية والنهاية۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٥٨. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر (٧٠١-٧٧٤ھ/١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٥٩. **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ/٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٣٩٥ھ/١٩٧٥ء۔

٦٠. **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨-١٨١ھ/ ٧٣٦-٧٩٨ء)۔ **المسند**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٧ھ۔

٦١. **ابن مفلح**، برہان الدین ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد (م ٨٨٤ھ)۔ المقصد الارشد فی ذکر اصحاب الامام احمد۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الرشد للنشر والتوزیع، ١٩٩٠ء۔

٦٢. **ابن مفلح**، ابوعبد اللہ محمد بن مفلح مقدسی (م ٧٦٣ھ)۔ **الآداب الشرعیۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

٦٣. **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠-٣٩٥ھ/٩٢٢-١٠٠٥ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

٦٤. **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (٢١٣ھ/٨٢٨ء)۔ **السیرۃ النبویۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١١ھ۔

٦٥. **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک ہشام الحمیر ی (م٢١٣ھ/٨٢٨ء)۔ **السیرۃ النبویۃ**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ١٤٢٣ھ/٢٠٠٣ء۔

٦٦. **ابو خیثمۃ**، زہیر بن حرب نسائی (١٦٠-٢٣٤ھ)۔ **کتاب العلم**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٦٧. **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/ ٨١٧-٨٨٩ء)۔ کتاب المراسیل۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٨ھ۔

٦٨. **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/

٨١٧-٨٨٩ء)۔ کتاب المراسیل۔ لاہور، پاکستان: مکتبۃ العلمیہ۔

٦٩. **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/ ٨١٧-٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٧٠. **ابو طالب المکی**، محمد بن علی بن عطیہ الحارثی (م ٣٨٦ھ)۔ **قوت القلوب فی معاملة المحبوب ووصف طریق المرید إلی مقام التوحید**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٣٦ھ/ ٢٠٠٥ء۔

٧١. **ابو عبد اللہ**، احمد بن إبراہیم بن کثیر دورقی (١٦٨-٢٤٦ھ)۔ **مسند سعد بن أبي وقاص** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٧ھ۔

٧٢. **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٧٣. **ابو محاسن**، یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **المعتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

٧٤. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

٧٥. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **تاریخ أصبهان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٧٦. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **مسند الإمام أبي حنیفة**۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الکوثر، ١٤١٥ھ۔

٧٧. **ابو نعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/

٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بيروت، لبنان: دار الكتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٧٨. **ابونعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤٢٣ھ/ ٢٠٠٢ء۔

٧٩. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء) ۔**المسند**۔ بيروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٨٠. **ازدی**، معمر بن راشد (م ١٥١ھ)۔ **الجامع**۔ بيروت، لبنان: مكتبة الايمان، ١٩٩٥ء۔

٨١. **اسماعیلی**، ابو بکر احمد بن اِبراہیم بن اسماعیل اسماعیلی (٢٧٧-٣٧١ھ)۔ **معمجم الشيوخ أبي بكر الإسماعيلي**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مكتبة العلم والحكم، ١٤١٠ھ۔

٨٢. **المحاملی**، حسین بن اِسماعیل الضبی ابوعبد اللہ (٢٣٥-٣٣٠ھ)۔ **أمالي المحاملي**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ١٤١٢ھ۔

٨٣. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

٨٤. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **التاريخ الكبير**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه۔

٨٥. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الصحيح**۔ بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٨٦. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/

٨١٠-٨٧٠ء)۔ الکنی۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٨٧. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/٨٢٥-٩٠٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٨٨. **بغوی**، ابو محمد بن فراء حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦-٥١٦ھ/١٠٤٤-١١٢٢ء)۔ شرح السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٨٩. **بغوی**، ابو محمد بن فراء حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦-٥١٦ھ/١٠٤٤-١١٢٢ء)۔ معالم التنزیل۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

٩٠. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان: دارالآ فاق، ١٤٠١ھ۔

٩١. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ المدخل إلی السنن الکبری۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

٩٢. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ الزهد الکبیر۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٩٩٦ء۔

٩٣. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤١٠ھ/١٩٨٩ء۔

٩٤. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٩٥. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/

٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الصغرى**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤١٠ھ/١٩٨٩ء۔

٩٦. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **معرفة السنن والآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٩٧. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

٩٨. **حارث**، ابن ابی اسامہ (١٨٦-٢٨٣ھ)۔ **مسند الحارث**۔ المدینۃ المنورۃ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنہ والسیرۃ النبویہ، ١٤١٣ھ/١٩٩٢ء۔

٩٩. **حارث**، ابن ابی اسامہ (١٨٦-٢٨٢ھ)۔ **بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ، ١٤١٣ھ/ ١٩٩٢ء۔

١٠٠. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ اسلامی، ١٣٩٨ھ۔

١٠١. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/ ٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **معرفة علوم الحديث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٧ھ/١٩٧٧ء۔

١٠٢. **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

١٠٣. **حسینی**، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤-١١٢٠ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

١٠٤. **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (٣١٨ھ/ ٩٣٠ء میں حیات تھے)۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

١٠٥. **حلبی**، علی بن برہان الدین (١٤٠٤ھ)۔ **إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون**۔ بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ۔

١٠٦. **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (٢١٩ھ/ ٨٣٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

١٠٧. **خطابی**، ابو سفیان احمد بن محمد بن ابراہیم بستی (م ٣٨٨ھ)۔ **غریب الحدیث**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: جامعہ ام القری، ١٤٠٢ھ۔

١٠٨. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٠٩. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٣-٤٦٣ھ/ ١٠٠٣-١٠٧١ء)۔ **تقیید العلم**۔ بیروت، لبنان: المکتبہ العصریہ، ١٤٢٢ھ۔

١١٠. **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **تلخیص المتشابہ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ١٤١٧ھ۔

١١١. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبہ المعارف، ١٤٠٣ھ۔

١١٢. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **الرحلة في طلب الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٥ء۔

١١٣. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **شرف أصحاب الحدیث**۔ انقرہ، ترکی: دار احیاء السنہ۔

١١٤. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **الفقیه والمتفقه**۔ سعودی عرب: دار ابن الجوزی، ١٤٢١ء۔

١١٥. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٢-٤٦٣ھ/

١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **الكفاية في علم الرواية**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبہ العلمیہ۔

١١٦. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **موضح أوهام الجمع والتفريق**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ١٤٠٧ء۔

١١٧. **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م٧٤١ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

١١٨. **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابو بکر (٣١١-٣٣٤ھ)۔ **السنۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: ١٤١٠ھ۔

١١٩. **خوارزمی**، ابو المؤید محمد بن محمود (٥٩٣-٦٦٥ھ)۔ **جامع المسانید لأبی حنیفۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٢٠. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/ ٩١٨-٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

١٢١. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١-٢٥٥ھ/٧٩٧-٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

١٢٢. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/ ١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

١٢٣. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/ ١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٧ھ/١٩٩٧ء۔

١٢٤. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

١٢٥. **ذهبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذهبی (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ **تذكرة الحفاظ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٢٦. **رامهر مزی**، حسن بن عبد الرحمٰن (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ **المحدث الفاصل بين الراوي والواعي**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٤ھ۔

١٢٧. **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

١٢٨. **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ٧٦٢ھ)۔ **تخريج الاحاديث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ١٤١٤ھ۔

١٢٩. **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر، دارالحدیث، ١٣٥٧ھ۔

١٣٠. **زین الدین**، ابو الفضل عبد الرحیم بن حسین بن ابراہیم العراقی (٨٠٦ھ)۔ **المغني عن حمل الأسفار في الأسفار في تخريج ما في الإحياء من الأخبار**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبہ طبریہ، ١٤١٥ھ۔

١٣١. **سخاوی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد (٨٣١-٩٠٢ھ/ ١٤٢٨-١٤٩٧ء)۔ **فتح المغيث شرح الفية الحديث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٣٢. **سخاوی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد (٨٣١-٩٠٢ھ/ ١٤٢٨-١٤٩٧ء)۔ **المقاصد الحسنة فى بيان كثير من الاحاديث المشتهرة على الألسنة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی۔

١٣٣. **سعید بن منصور**، ابو عثمان الخراسانی، (٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

١٣٤. **سعید بن منصور**، ابو عثمان خراسانی (م ٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ بھارت: الدارالسّلفیہ،

١٩٨٢ء۔
١٣٥. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **التدریب الراوی**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔
١٣٦. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن (٨٤٩-٩١١ھ/ ١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
١٣٧. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔
١٣٨. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔
١٣٩. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **شرح سنن ابن ماجہ**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔
١٤٠. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **مفتاح الجنۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: الجامعۃ الإسلامیۃ، ١٣٩٩ھ۔
١٤١. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **تدریب الراوي في شرح تقریب النواوي**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔
١٤٢. **سُلَمی**، ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین نیشاپوری (٣٢٥-٤١٢ھ/٩٣٦-١٠٢١ء)۔ **طبقات الصّوفیۃ**۔ قاہرہ، مصر: مبطعۃ المدنی، ١٤١٨ھ/١٩٩٧ء۔
١٤٣. **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (٣٣٥ھ/٩٤٦ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤١٠ھ۔
١٤٤. **شاطبی**، ابراہیم بن موسی اللخمی الشاطبی (م٧٩٠ھ)۔**الموافقات في أصول الشریعۃ**۔قاہرہ، مصر مطبع المدنی، ١٩٦٩ء۔

۱۴۵. **شاطبی،** ابراہیم بن موسی اللخمی الشاطبی (م۷۹۰ھ)۔ **الاعتصام**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفۃ، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۱۴۶. **شافعی،** ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/ ۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **الأم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفۃ، ۱۳۹۳ھ۔

۱۴۷. **شافعی،** ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/ ۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **السنن المأثورۃ**۔ بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۴۸. **شافعی،** ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/ ۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۴۹. **شعرانی،** عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (۸۹۸-۹۷۳ھ/ ۱۴۹۳-۱۶۶۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۱۵۰. **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ **إرشاد الفحول إلی تحقیق علم الأصول**۔ بیروت لبنان مطبع دار ابن کثیر ۲۰۰۰ء۔

۱۵۱. **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۱۵۲. **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ **القول المفید**۔ الکویت: دار القلم، ۱۹۹۶ء۔

۱۵۳. **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۱۵۴. **شہاب الدین،** ابو حفص عمر بن محمد بن عبد اللہ **السُّہرَوردی** (۵۳۹-۶۳۲ھ)۔ **عوارف المعارف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۹ء۔

۱۵۵. **شہاب الدین،** ابو حفص عمر بن محمد بن عبد اللہ **السُّہرَوردی** (۵۳۹-۶۳۲ھ)۔

عوارف المعارف۔ قاہرہ، مصر: دار المعارف۔

١٥٦. **صدر الدین**، ابن ابی العز الحنفی (٧٩٢ھ)۔ الاتباع۔ لبنان: عالم الکتب، ١٤٠٥ھ۔

١٥٧. **صیمری**، ابوعبداللہ حسین بن علی (م٤٣٦ھ)۔ أخبار أبي حنيفة وأصحابه۔ حیدرآباد، بھارت، مطبعۃ المعارف الشرقیۃ، ١٣٩٤ھ/ ١٩٧٤ء۔

١٥٨. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ الأوائل۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ دار الفرقان، ١٤٠٣ھ۔

١٥٩. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ طرق حديث من كذب علي۔ عمان، الأردن: دار عمار، ١٤١٠ھ۔

١٦٠. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ المعجم الصغير۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٦١. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ المعجم الكبير۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

١٦٢. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

١٦٣. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٦٤. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ المعجم الأوسط۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

١٦٥. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ مسند الشاميين۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

١٦٦. **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ تاريخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

١٦٧. **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ **تهذیب الآثار**۔ القاہرہ، مصر: مطبعۃ المدنی۔

١٦٨. **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٦٩. **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٧٠. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

١٧١. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ **مَشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١٧٢. **طیالسی**، ابوداود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/٧٥١-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

١٧٣. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **الأمالي في آثار الصحابة**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القرآن۔

١٧٤. **عبد الرزاق صنعانی**، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

١٧٥. **عبد القادر جیلانی**، ابو صالح شیخ محی الدین عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ الجیلانی (٤٧٠-٥٦١ھ)۔ **الفتح الرباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

١٧٦. **عبد اللہ بن احمد**، ابن حنبل (٢١٣-٢٩٠ھ)۔ **السنۃ**۔ دمام: دار ابن قیم، ١٤٠٦ھ۔

١٧٧. **عبد اللہ بن احمد**، ابن حنبل الشیبانی (٢١٣-٢٩٠ھ)۔ **السنۃ**۔ دمام، ایران: دار ابن قیم، ١٤٠٦ھ۔

١٧٨. **عبد بن حميد**، ابو محمد بن نصر الكسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

١٧٩. **عجلونی**، ابو الفداء إسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (١٠٨٧-١١٦٢ھ/١٦٧٦-١٧٤٩ء)۔ **کشف الخفا ومزیل الألباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

١٨٠. **ابن عجیبہ**، صالح بن محمد بن نوح العمری (١٢١٨ھ)۔ **إیقاظ الہمم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٩٨ھ۔

١٨١. **عدنی**، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر (١٥٠-٢٤٣ھ)۔ **کتاب الایمان**۔ کویت: الدار السّلفیہ، ١٤٠٧ھ۔

١٨٢. **عظیم آبادی**، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

١٨٣. **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/١٣٦١-١٤٥١ء)۔ **عمدۃ القاري شرح علی صحیح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

١٨٤. **غزالی**، ابو حامد محمد بن محمد (٤٥٠-٥٠٥ھ)۔ **إحیاء علوم الدین**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

١٨٥. **فاکہی**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/٨٨٥ء)۔ **أخبار مکۃ في قدیم الدھر وحدیثۃ**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ۔

١٨٦. **ابن فتوح**، محمد بن فتوح الحمیدی (٤٨٨ھ)۔ **الجمع بین الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٣ھ۔

١٨٧. **قاسمی**، محمد جمال الدین (١٣٣٢ھ)۔ **قواعد التحدیث من فنون مصطلح الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

١٨٨. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦-٥٤٤ھ/١٠٨٣-١١٤٩ء)۔ **الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

١٨٩. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦-٥٤٤ھ/١٠٨٣-١١٤٩ء)۔ **الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی ﷺ**۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

١٩٠. **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (٢٨٤-٣٨٠ھ/ ٨٩٧-٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٩١. **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین في أخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

١٩٢. **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦-٤٦٥ھ/ ٩٨٦-١٠٧٣ء)۔ **الرسالة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

١٩٣. **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦-٤٦٥ھ/ ٩٨٦-١٠٧٣ء)۔ **الرسالة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥ء۔

١٩٤. **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م٤٥٤ھ/١٠٦٢ء)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٦ء۔

١٩٥. **کتانی**، ابو عبد اللہ محمد بن ابی الفیض جعفر بن اِدریس الحسنی (١٣٤٥ھ)۔ **نظم المتناثر من الحدیث المتواتر**۔ مصر، دار الکتب السّلفیہ۔

١٩٦. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اِسماعیل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد**

ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

١٩٧. **ماوردی**، ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب البصری البغدادی (٤٥٠ھ)۔ **الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي وهو شرح مختصر المزني** ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ۔

١٩٨. **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م٤١٨ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دارطیبہ، ١٤٠٢ھ۔

١٩٩. **مالک**، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اَصبحی (٩٣-١٧٩ھ/ ٧١٢-٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

٢٠٠. **مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (١٢٨٣-١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢٠١. **محب طبری**، ابوجعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦١٥-٦٩٤ھ/١٢١٨-١٢٩٥ء)۔ **الرياض النضرة في مناقب العشرة**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٦ء۔

٢٠٢. **محمد بن عبد الوہاب بن سلیمان تمیمی نجدی** (١٢٠٦ھ)۔ **أصول الإيمان**۔ سعودی عرب: وزارۃ الشؤن الإسلامیہ والأقاف والدعوۃ والإرشاد، ١٤٢٠ھ۔

٢٠٣. **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابوعبد اللہ (٢٠٢-٢٩٤ھ)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٤٠٨ھ۔

٢٠٤. **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابوعبد اللہ (٢٠٢-٢٩٤ھ)۔ **تعظيم قدر الصلاة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ١٤٠٦ھ۔

٢٠٥. **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی

(٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٢٠٦. **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تهذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٢٠٧. **مسلم**، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٢٠٨ **مقدسی**، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (٥٦٩-٦٤٣ھ/١١٧٣-١٢٤٥ء)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضۃ الحدیثہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٢٠٩. **مقریزی**، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (٧٦٩-٨٤٥ھ/١٣٦٧-١٤٤١ء)۔ **مختصر کتاب الوتر**۔ اُردن: مکتبۃ المنار، ١٤١٣ھ۔

٢١٠. **مقری**، ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر اُموی مقری (٣٧١-٤٤٤ھ/٩٨١-١٠٥٢ء)۔ **السنن الوارده فی الفتن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ١٤١٦ھ۔

٢١١. **مناوی**، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢-١٠٣١ھ/١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٢١٢. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ **الترغیب والترهیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

۲۱۳. **موفق**، الموفق بن احمد المکی الکردری (۸۲۷ھ)۔ **مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة**۔ کوئٹہ: پاکستان، مکتبۃ الاسلامیۃ، ۱۴۰۷ھ۔

۲۱۴. **نحاس**، احمد بن محمد بن اِسماعیل المرادی ابوجعفر (۳۳۹ھ)۔ **الناسخ والمنسوخ**۔ کویت: مکتبہ الفلاح، ۱۴۰۸ھ۔

۲۱۵. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۱۶ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۲۱۷. **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۲۱۸. **نعیم بن حماد**، المروزی، ابوعبد اللہ (م ۲۸۸ھ)۔ **الفتن**۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۱۹. **نووی**، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ **المجموع**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۲۲۰. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ **تهذيب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۲۲۱. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

۲۲۲. **نیشاپوری**، ابوبکر محمد بن ابراہیم۔ **الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: دارطیبہ، ۱۹۸۵ء۔

٢٢٣. **نیشاپوری**، عبد الملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی نیشاپوری (م ٤٠٦ ھ)۔ **شرف المصطفٰی** ﷺ۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

٢٢٤. **واسطی**، اسلم بن سہل رزاز (م٢٩٢ھ)۔ **تاریخ واسط**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ١٤٠٦ھ۔

٢٢٥. **ہروی**، شیخ الإسلام ابو إسماعیل عبد اللہ بن محمد انصاری (٣٩٦-٤٨١ھ)۔ **ذم الکلام وأھلہ**۔ المدینۃ المنورۃ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤١٨ھ/١٩٩٨ء۔

٢٢٦. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار الثقافۃ العربیہ، ١٤١١ھ/١٩٩٠ء۔

٢٢٧. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوئد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٢٢٨. **یحیٰی بن معین**، ابو زکریا (١٥٨-٢٣٣ھ)۔ **التاریخ**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مرکز البحث العلمی و إحیاء التراث الاسلامی، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٢٢٩. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰی بن عیسٰی بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔